www.KitaboSunnat.com

# اسلامی نظریہ حیات

ڈاکٹر حافظ محمد زبیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

# محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (**Upload**) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

**PDF** کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

# اسلامی نظریہ حیات

ڈاکٹر حافظ محمد زبیر
اسسٹنٹ پروفیسر، کامساٹس انسٹی ٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی، لاہور
ریسرچ فیلو، مجلس تحقیق اسلامی، ۹۹-جے، ماڈل ٹاؤن، لاہور
ریسرچ فیلو، شعبہ تحقیق اسلامی، قرآن اکیڈمی، لاہور
ریسرچ فیلو، الاحیاء ادارہ علم وادب، لاہور

مکتبہ رحمۃ للعالمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں!
مرکزی انجمن خدام القرآن، لاہور کو مصنف کی جملہ کتب کی اشاعت کی اجازت ہے۔


| | |
|---|---|
| نام کتاب: | اسلامی نظریہ حیات |
| مصنف: | ڈاکٹر حافظ محمد زبیر |
| تہذیب وٹائیٹل: | ابوالحسن علوی |
| ناشر: | مکتبہ رحمۃ للعالمین |
| صفحات: | 90 |
| قیمت: | 100روپے |
| طبع اول: | جولائی،2015ء |

ملنے کا پتہ:

☆ عبدالمتین مجاہد: K-36، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ 0300-4199099
☆ مجلس تحقیق اسلامی، J-99، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ 042-35839404
☆ قرآن اکیڈمی، یسین آباد، فیڈرل بی ایریا، کراچی۔ 021-36337361


مصنف کی دیگر کتب:

☆ اسلام اور مستشرقین
☆ مولانا وحیدالدین خان: افکار ونظریات
☆ فکر غامدی: ایک تحقیقی وتجزیاتی مطالعہ
☆ عصر حاضر میں تکفیر، خروج، جہاد اور نفاذ شریعت کا منہج
☆ اسلام میں زوجین کے حقوق

جملہ کتب کے پی ڈی ایف ورژن کا ڈاؤن لوڈ لنک:

http://kitabosunnat.com/musannifeen/muhammad-zubair-temi.html

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ ﴿2﴾ [الملك]

”پروردگار نے موت اور زندگی کو اس لیے پیدا کیا تاکہ وہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں سے کون ہے جو بہترین عمل کرنے والا ہے۔ اور وہ غالب بخشنے والا ہے۔“

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# انتساب

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ علیہ الرحمۃ کے نام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# فہرست مضامین


تمہید ———————— I

مبدا اور معاد (Alpha and Omega)........ 1

روایت اور فہم (Tradition and Hermeneutic)........ 2

علم اور قوت (Knowledge and Power)........ 5

ایمان اور اخلاق (Belief and Ethics)........ 9

حواشی........ 10


محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مقدمہ

اسلامی نظریہ حیات ہی وہ واحد نظریہ ہے کہ جس میں انسانی زندگی کی ابتداء وانتہاء (Alpha and Omega)، مقصد زندگی، طرز حیات، تاریخ، لسانیات (Linguistics)، علمیت (Epistemology) اور اخلاقیات وغیرہ کے بارے اس قدر تفصیلی اور واقعی معلومات موجود ہیں کہ اس پر " Theory of Everything" کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ اس تحقیقی مضمون میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ اسلامی ضابطہ حیات کی روشنی میں اسلام کا عالمی نقطہ نظر (world view) اصولی انداز میں اس طرح پیش کر دیا جائے کہ یہ دین کی روایتی فکر کا ایک جامع اور مختصر بیانیہ (narrative) بن جائے۔

اعتزال، جدیدیت، مابعد جدیدیت، دہریت، خوارجیت اور انتہا پسندی کے عوامل کے نتیجے میں پچھلے دس سالوں میں دور جدید کے علمی وفکری فتنوں کو گہرائی میں پڑھنے سننے کا موقع ملا کہ جس سے عقیدہ کا جدید اسلوب میں ایک ایسا مختصر اور جامع متن تیار کرنے کا جذبہ پیدا ہوا کہ جس میں ان فتنوں کا بھرپور استدلالی جواب موجود ہو۔ معلوم نہیں یہ مقصد کس حد تک پورا ہو پایا ہے؟ لیکن مصنف نے اس کے لیے محنت ضرور کی ہے کہ جس کا احساس اس مضمون کے مطالعے کے بعد ان لوگوں کو ضرور ہو گا جو ان فتنوں اور ان کے پیدا ہونے والے اثرات سے بخوبی آگاہ ہیں۔

اس بیانیے کا ہر ہر جملہ ایک ایسی فکر کا حامل ہے کہ جس میں کسی فتنے کا رد موجود ہے یا کسی اہم سوال کا جواب پوشیدہ ہے۔ اور متن کا ہر جملہ دوسرے کے ساتھ نہ صرف لفظاً ومعناً مربوط ہے بلکہ اس کے لیے ایک دلیل بھی ہے۔ بیانیے کا متن اگرچہ مختصر ہے لیکن حواشی میں بیانیہ کی دلیل اور استدلال تفصیل کے ساتھ کتاب وسنت سے نقل کر دیا گیا ہے۔ بعض مقامات پر اہل علم کی آراء بھی منقول ہیں لیکن ان کا عربی سے اردو ترجمہ نہیں کیا گیا، نہ ہی دلالت کی نوعیت کو واضح کیا گیا ہے جبکہ بعض مقامات پر محض اشارات کر دیے گئے ہیں تا کہ اہلیت نہ رکھنے والے افراد بحث کو اس کے علمی معیار



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے نیچے نہ لا سکیں۔ صفحہ 12 تا 24 میں ارتقاء، بگ بینگ اور دہریت (atheism) کے بارے فزکس اور بیالوجی کے علوم کی روشنی میں اور صفحہ 24 تا 29 پر وحدت الوجود کے بارے کچھ تجزیاتی ابحاث شامل کی گئی ہیں جو جدید تعلیم یافتہ طبقے اور قدیم میں رسوخ رکھنے والے طلباء کے لیے مفید ثابت ہوں گی، ان شاء اللہ!۔

امر واقعہ یہ ہے کہ اہل مغرب نے اپنے ہر علم، خواہ وہ سائنسی ہو سماجی، تاریخی ہو یا لسانی، کو نظریہ ارتقاء (theory of evolution) کی روشنی میں مرتب کر کے دکھا دیا ہے جبکہ اہل مشرق پر یہ فرض ہے کہ وہ ہر علم کو، چاہے وہ تاریخ ہو سائنس، نظریہ تخلیق کی روشنی میں مرتب کر کے دکھا دیں۔ اور جب تک ہمارے محققین فلسفہ، سائیکالوجی، بیالوجی، نظریاتی فزکس، عمرانیات، لسانیات اور تاریخ کے مضامین میں نظریہ تخلیق (Creationism) کی روشنی میں بحث و تحقیق کی بنیاد نہیں رکھ دیتے، اس وقت تک دنیاوی علوم سے مذہب کا مقدمہ ثابت کرنا ممکن نہیں ہے۔

مابعد جدیدیت (postmodernism) کی یہ خوبی ہے کہ اس نے نہ صرف فلسفہ، ادب، معاشیات، لسانیات اور تاریخ وغیرہ کو اپنے نقطہ نظر سے نہ صرف نئے سرے سے بیان کر دیا بلکہ اپنا میوزک اور آرٹ بھی پیدا کر کے دکھا دیا جبکہ اہل مذہب کو تو نئے سرے سے کچھ بھی تخلیق کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ صرف پہلے سے موجود کام کو مرتب کرنا ہے۔ مثلاً نظریہ تخلیق کی روشنی میں اگر آپ نے انسان کی تاریخ کا مطالعہ کرنا ہے تو "تاریخ الرسل والملوک" اور "دیوان المبتدا والخبر" کو دیکھا جا سکتا ہے۔ اور اگر نظریہ تخلیق ہی کی روشنی میں معاشیات پر تحقیق کرنی ہے تو "الاموال" اور "الخراج" کو دیکھ لیں۔ خوارزمی نے "وراثت" کے مسائل حل کرنے کے لیے "الجبرا" (Algebra) ایجاد کیا اور اس بارے اس کی کتاب "الکتاب المختصر فی حساب الجبر والمقابلۃ" کا آخری باب دیکھا جا سکتا ہے۔ اسی طرح کیا "خطاطی" (Calligraphy) آرٹ میں اور "مقامات" (Quranic Rhythms) میوزک کے بالمقابل ایسے اسلامی فنون نہیں ہیں جو انسان کی آنکھوں کو ٹھنڈک اور دل کو حقیقی



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سکون بخشیں؟

راقم کی تجویز میں اس کتاب کو مدرسہ ویونیورسٹی کے وہ طلباء بطور نصاب مطالعہ کریں کہ جنہیں شعوری غوروفکر (intellectual thought) سے دلچسپی ہو۔ اگر آپ کو یہ کتاب مفید معلوم ہو تو اس کا ایک پرنٹ نکال کر یا فوٹو کاپی کروا کے اسے کسی قریبی مدرسہ، کالج، یونیورسٹی یا پبلک لائبریری میں رکھوادیں۔

میں اپنی یونیورسٹی کے ان جمیع ڈاکٹرز صاحبان کا شکر گزار ہوں، خاص طور فزکس اور ریاضی کے، کہ جنہوں نے اس کتاب میں شامل بعض موضوعات پر گفت وشنید کے لیے وقت نکالا۔ اور جناب ریکٹر پروفیسر ڈاکٹر ایس ایم جنید زیدی، ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر محمود احمد بودلہ اور ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ ڈاکٹر فلذہ وسیم کا بھی انتہائی شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے یونیورسٹی میں بحث اور تحقیق کے لیے مطلوبہ وسائل اور ماحول کی فراہمی میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رکھی ہے۔

جزاکم اللہ خیرا

ابوالحسن علوی



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# اسلامی نظریہ حیات[1]

خالق اور مخلوق دونوں حقیقت ہیں۔[2] دہریت (atheism) علماً اندھا ایمان[3] (blind faith) اور منہجاً سوفسطائیت[4] (sophism) ہے جبکہ "تنزلات"[5] جہل مرکب[6] اور بدعت[7] ہیں۔

## 1- مبدا اور معاد (Entry and Exit):

انسان کے مبدا اور معاد کے بارے سب سے جامع اور منطقی جواب مذہب کے پاس ہے۔[8] ازل سے خالق تھا اور اس کے ساتھ کچھ بھی نہ تھا یہاں تک کہ اس نے سب سے پہلے پانی کو پیدا کیا اور اس کے بعد اس پر اپنا عرش بنایا۔[9] پانی اور عرش کے بعد سب سے پہلے جسے خالق نے پیدا کیا، وہ قلم ہے۔ اور اسے پیدا کرنے کے بعد خالق نے اسے قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا، اس کے لکھنے کا حکم دیا۔ اور اس لکھے ہوئے کو ہم تقدیر کے نام سے جانتے ہیں۔[10] اس کے بعد خالق نے زمین، پہاڑوں، سات آسمانوں، ستاروں اور دیگر مخلوقات کو چھ دنوں میں پیدا کیا[11] اور اپنے عرش پر مستوی ہوا۔[12] خالق اور مخلوق کا باہمی تعلق عبد و معبود کا ہے نہ کہ وہم وخیال یا عکس وظلال کا۔[13]

اس دنیا میں انسان کا وجود کسی اتفاق (chance) یا حادثے (accident) کا نتیجہ نہیں بلکہ خالق وحدہ لاشریک کی ایک بامقصد تخلیق کا ظہور ہے۔[14] اور انسان کی پیدائش کا اصل مقصد یہ ہے کہ وہ اپنی عبادت اور بہترین عمل کے ذریعے اپنے خالق کا شکر ادا کرے۔[15] کائنات کے خالق نے مادہ نور سے فرشتوں، آگ سے جنات اور مٹی سے انسان کی تخلیق کی۔[16] اس نے فرشتوں اور جنات کی تخلیق کے بعد ایک تیسری مخلوق انسان کو پیدا کرنے اور اسے زمین میں خلیفہ[17] اور مسجود ملائک بنانے کا اعلان کیا۔[18] اور زمین کی مٹھی بھر مٹی[19] کے گارے کا جوہر[20] لے کر اپنے دونوں ہاتھوں سے[21] پہلے انسان [آدم] کا پتلا (statue) بنایا اور اسے جنت میں رکھا۔[22] اس کی



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نوک پلک سنوارنے کے بعد اس میں اپنی روح پھونکی،[23] اسے خلیفہ ہونے کے مقام پر سرفراز کرنے کا اعلان فرمایا[24] اور مسجودِ ملائک ٹھہرایا۔[25] فرشتوں نے سجدہ کر کے آدم کے عالی مقام کو قبول کیا جبکہ جنات میں سے ابلیس نے آدم کے مرتبے سے حسد کیا اور اللہ کے دربار میں تکبر کا اظہار کرتے ہوئے نہ صرف سجدہ کرنے سے انکار کر دیا بلکہ آدم اور ان کی ذریت کے خلاف ابدی دشمنی کا بھی اعلان کر دیا۔[26]

خالق نے آدم کی پسلی ہی سے ان کے لیے جنس مخالف حوا کا جوڑا پیدا کیا اور پھر اس زمین میں ان دونوں سے کثیر تعداد میں نسل انسانی کو پھیلا دیا۔[27] مخلوقات کی پیدائش کے بعد ان کی افزائش نسل کے لیے خالق نے ہر جاندار شیء میں اصل "پانی" کو بنایا۔[28] شروع میں آدم اور حوا دونوں کو "آسمانوں کی جنت" میں رکھا گیا[29] جبکہ بعد ازاں اسی جنت کے حصول کے لیے امتحان کی غرض سے متعین مدت کے لیے زمین پر اتارا گیا[30] اور ایک "آسمانی ضابطہ حیات" عطا کیا گیا کہ جس کے مطابق زندگی گزارنے کو دنیاوی امتحان میں کامیابی کی شرط لازم قرار دیا گیا۔[31] دنیا کے امتحان میں کامیابی اور ناکامی کے اعلان کے لیے آخرت کا دن مقرر کیا گیا اور کامیاب لوگوں کے لیے ہمیشہ کی جنت کا وعدہ اور ناکام کے لیے جہنم کی وعید سنائی گئی۔[32]

قدیم انسان کی تاریخ پانچ ادوار میں منقسم ہے۔[33] پہلا دور آدم سے نوح، دوسرا نوح سے ابراہیم، تیسرا ابراہیم سے موسیٰ، چوتھا موسیٰ سے عیسیٰ اور پانچواں عیسیٰ سے محمد رسول اللہ تک ہے۔[34] آدم کو آسمانوں کی جنت[35] سے "ارض ہند" میں اتارا گیا[36] اور انہیں صنعت[37] اور زبان[38] دونوں سکھا کر دنیا میں بھیجا گیا۔ میدان عرفات میں "عہد الست" ہوا[39] اور آدم کی اولاد "مشرق" میں "شام" (Mesopotamia) میں آباد ہوئی۔[40]

آدم اور نوح کے مابین دس نسلیں ہیں[41] جو "توحید" پر ایمان رکھنے والی تھیں۔[42] آدم کی اولاد میں پہلی مرتبہ "شرک" کا ظہور نوح کے زمانے میں ہوا[43] جبکہ وہ "شام" (Mesopotamia) کے علاقے میں آباد تھے۔[44] "قوم نوح" کے شرک، سرکشی



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور بغاوت کے نتیجے میں "طوفان نوح" کے ذریعے نسل انسانی ہلاک ہوئی اور اہل کشتی میں سے صرف نوح ہی کی نسل آگے جاری ہوئی۔[45] موجودہ نسل انسانی نوح کے تین بیٹوں سام، حام اور یافث کی اولاد ہیں۔[46] عرب سام، حبشی حام اور اہل روم یافث کی اولاد ہیں۔[47]

نوح اور ابراہیم کے مابین بھی دس نسلیں ہی ہیں۔[48] "قوم نوح" کی ہلاکت کے بعد "قوم عاد" ان کی جانشین بنی۔[49] "قوم عاد" کی ہلاکت کے بعد "قوم ثمود" ان کی جانشین ٹھہری۔[50] "قوم ثمود" کی ہلاکت کے بعد "قوم ابراہیم"، "قوم لوط" اور "قوم شعیب" ان کی جانشین قرار پائیں۔[51] ابراہیم کی بعثت کے بعد نبوت ان ہی کی ذریت میں رکھ دی گئی۔[52] ابراہیم سے موسیٰ اور موسیٰ سے عیسیٰ تک "نبوت اور کتاب" بنو اسحاق کے پاس رہی[53] اور محمد رسول اللہ سے بنو اسماعیل کو منتقل ہو گئی۔[54] اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے "جدید انسان" (modern age) کی تاریخ کی ابتداء ہوئی۔

یہ اس دنیا کی ابتداء اور انتہاء ہے۔ پس سائنسی، انسانی اور عمرانی علوم (Humanities and Social Sciences) میں ہر وہ نقطہ نظر (worldview) کہ جس کی بنیاد اصول ثلاثہ "توحید"، "رسالت" اور "آخرت" نہ ہو، ظلمت ہے[55] اور ہر وہ علم کہ جس کا معلوم "اصول ثلاثہ" کا انکار ہو، جاہلیت ہے۔[56]

## 2-روایت اور فہم (Tradition and Hermeneutic):

خالق کی طرف سے دنیاوی زندگی گزارنے کے لیے نازل کیے گئے ابدی اور آسمانی ضابطہ حیات کو "دین اسلام" کا نام دیا گیا[57] اور اس کے علاوہ کسی بھی ضابطہ حیات کو قبول کرنے یا اس کے مطابق زندگی گزارنے کا انکار کر دیا گیا۔[58] ہر قوم کی طرف نبی اور رسول بھیجے گئے۔[59] آدم علیہ السلام سے لے کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء کا ضابطہ حیات ایک ہی تھا اور وہ "اسلام" ہے اگرچہ اس ضابطہ حیات کی تشریحات اور توضیحات کہ جسے "شریعت" کہتے ہیں، احوال وظروف میں تبدیلی کی



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وجہ سے مختلف ادوار اور اقوام میں متنوع رہی ہے۔[60] "شریعت" یعنی ضابطہ حیات کی تفصیلات اور جزئیات (code of life) کی طرح "منہاج" یعنی شریعت کو فرد و معاشرے میں جاری وساری کرنے کا طریق کار (way of life) بھی ہر قوم کے لیے مختلف رہا ہے۔[61] محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد قیامت تک کے لیے اللہ کا دین "اسلام"، شریعت "محمدی" اور منہاج "دعوت وجہاد" ہے۔[62] اور اب ان تینوں پر عرفاً "اسلام" کے لفظ کا اطلاق درست ہے۔

اس دین کے دو پہلو ''روایت'' اور ''فہم'' ہیں۔ جہاں تک ''دین کی روایت'' کی بحث ہے[63] تو حصول علم کے ذرائع (Means of Knowledge) میں سے مستند ترین اور جامع ترین ذریعہ ''خبر'' ہے اور ''وحی'' خبر ہی کی ایک قسم ہے۔[64] اگرچہ سابقہ آسمانی کتب میں آج بھی بعض مقامات پر اللہ کا حکم موجود ہے[65] لیکن چونکہ ان قوموں نے اپنی الہامی کتب اور نبیوں کی تعلیمات میں اخفاء اور اضافے[66] کے رستے لفظی و معنوی تحریفات کر لی تھی[67] لہذا اب قیامت تک کے لیے، انسانوں کی اخروی نجات کی لازمی شرط، دین اسلام کو جاننے کا واحد محفوظ ذریعہ خالق کے آخری پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔[68] محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد گزشتہ پیغمبروں کی اقوام کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی اتباع اخروی نجات کی لازمی شرط ہے[69] اور اللہ کے دین کو بیان کرنے میں آخری کتاب قرآن مجید سابقہ جمیع آسمانی صحائف پر نہ صرف حاکم ہے[70] بلکہ ان کی ناسخ بھی ہے۔[71] محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دین، قرآن مجید اور سنت نبوی دو صورتوں میں، بذریعہ خبر اس امت کو منتقل ہوا ہے اور ''خبر صحیح''[72] کے ذریعے اس دین کا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے امت کے کسی فرد تک پہنچ جانا اس پر حجت قائم ہو جانے میں کافی ہے۔[73] قرآن مجید کی خبر کا ثبوت ''اصول قراءات''، حدیث کا ''اصول حدیث''، تفسیری اقوال کا ''اصول تفسیر''، سیرت کا ''اصول سیرت'' اور تاریخ کا ''اصول تاریخ'' کی روشنی میں طے ہو گا۔[74]



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور رہی بات "دین کے فہم" کی تو لفظ و معنی کا تعلق لازم وملزوم کا ہے لہٰذا اس سے زیادہ لغو بات کوئی نہیں ہے کہ لفظ کا کوئی معنی نہیں ہوتا۔[75] زبان ابتداء میں "توقیف"[76] اور استعمال میں "وضع" ہے۔[77] اور قرآن مجید اور سنت نبوی دونوں وحی الٰہی ہیں اور دین اسلام کے بنیادی مصادر ہیں[78] اور عقیدہ و عمل یا حلال وحرام کے بیان میں ان دونوں سے ایسی حجت قائم ہوتی ہے کہ جس کی بنیاد پر انسان آخرت میں مسؤل قرار پائے۔[79] قرآن وسنت کا باہمی تعلق لفظ و معنی کا ہے۔[80] قرآن مجید اللہ کے الفاظ ہیں جبکہ سنت منشائے متکلم کے مطابق ان کا بیان ہے۔[81] قرآن مجید میں الفاظ تلقی وتلاوت[82] جبکہ سنت نبوی میں معنی تحمل واداء[83] کی صورت میں، قراءات اور حدیث کی اصطلاحات کے ساتھ، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم تک نسل در نسل منتقل ہوا ہے۔ قرآن مجید روایت باللفظ ہے جبکہ حدیث کہیں روایت باللفظ اور کہیں روایت بالمعنی ہے۔[84] قرآن مجید یا حدیث نبوی کے فہم میں سلف صالحین کا "منہج استدلال" حجت (binding) ہے[85] اور اگر نص کے کسی معنی پر مسلمان اہل علم کا اتفاق ہو جائے تو اس سے اختلاف گمراہی کا رستہ ہے۔[86] اجماع اور قیاس مظہر حکم ہیں نہ کہ مثبت شریعت۔[87] کلام میں اصل حقیقت ہے اور مجاز کے لیے قرینہ چاہیے۔[88] کلام کبھی محکم ہوتا ہے اور کبھی متشابہ[89] اور اس کی اپنے معنی پر دلالت کہیں قطعی ہے اور کہیں ظنی۔[90] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر اور اجتہاد دونوں حجت ہیں[91] جبکہ مفسر صحابہ کی "درایت تفسیری" حجت ہے[92] جبکہ "درایت اجتہادی" نہیں۔[93] اور فقہاء صحابہ کا اجتہاد اور فتوی معتبر ہے۔[94] خیر القرون میں ہی کتاب وسنت کے فہم کے دو اجتہادی مناہج دو مکاتب فکر، اہل الاثر اور اہل الرائے، کی صورت میں حجاز اور عراق میں وجود میں آئے۔[95] اہل الاثر کی ریاست امام مالک رحمہ اللہ اور اہل الرائے کی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے حصے میں آئی۔[96] اہل الاثر سے مالکی، شافعی، حنبلی اور ظاہری مکاتب فکر جبکہ اہل الرائے سے حنفی مکتبہ فکر کی ابتداء پڑی۔[97] اور عصر حاضر کے حالات وتقاضوں کے مطابق دین کی تعبیر وتشریح کے بیان میں کسی علمی روایت سے



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تمسک ضروری ہے[98] ورنہ تو ہر اس تعبیر دین یا بیانیے کی مثال ایک کٹی پتنگ کی سی ہو گی کہ جس کی سند دو چار واسطوں کے بعد منقطع ہو جاتی ہو۔[99] علماء کے لیے "اجتہاد"[100] جبکہ عوام کے لیے "اتباع"[101] واجب ہے۔[102]

## 3- علم اور قوت (Power and Knowledge):

علم، توحید کی معرفت ہے[103] اور جس کا نتیجہ توحید کا انکار ہو، وہ علم نہیں جہالت ہے۔[104] پیغمبروں کی بعثت کا مقصد خالق کے دیے ہوئے ضابطہ حیات کی نہ صرف تبلیغ تھی کہ فرد اپنے خالق کی بندگی اختیار کرے، طاغوت سے اجتناب کرے[105] اور اس پر آخرت میں اس بارے مسؤل (accountable) ہونے کے باب میں حجت قائم ہو[106] بلکہ اس کا نفاذ بھی تھا تا کہ معاشرے سے ظلم کا خاتمہ ہو اور اس میں عدل کا نظام قائم ہو۔[107] لہٰذا دلیل اور قوت دونوں صورتوں میں پیغمبروں کا غلبہ مقصود رہا ہے۔[108]

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے دو مقاصد تھے: تلاوت آیات اور تعلیم کتاب وسنت کے ذریعے فرد کا تزکیہ نفس[109] اور جہاد وقتال کے ذریعے بقیہ جمیع ادیان پر دین اسلام کا غلبہ۔[110] اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی علمی وراثت، علماء[111] اور خلافت، امراء کو منتقل ہوئی۔[112] "اجتہاد" اور "جہاد" دین کی دو بنیادی اصطلاحات ہیں اور اجتہاد کا مطلوب دلیل میں اسلام کا غلبہ[113] ہے جبکہ جہاد کا مقصود قوت میں اسلام کو غالب کرنا ہے۔[114]

اور دین کی حفاظت اور فروغ کے دو ذرائع ہیں: علم[115] اور قوت۔[116] خالق نے علم کے ذریعے دین کی حفاظت فرمائی[117] اور قوت کے ذریعے اہل دین کی۔[118] دین کے فروغ کا منہج دعوت وجہاد ہے اور یہ دونوں قیامت تک جاری رہیں گے۔[119] اہل دین مغلوب ہوں تو دعوت وتبلیغ اصل منہج ہے[120] اور اگر غالب ہوں تو مسلم معاشرے میں پیدا شدہ بگاڑ کی اصلاح کے لیے ہر مومن سے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا تقاضا ہے[121] جبکہ غیر مسلم معاشروں کو مغلوب ومفتوح کرنے کے لیے جہاد



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وقتال کا تا کہ اس کے نتیجے میں مخلوق کا مخلوق پر ظلم ختم ہو اور خالق کا عدل قائم ہو۔[122] معروف وہ ہے کہ جس کا شارع نے مطالبہ کیا ہو اور منکر وہ ہے کہ جس سے شارع نے منع کیا ہو۔[123] مسلمانوں کے لیے امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے[124] جبکہ جہاد غیر مسلموں سے ہے لہٰذا نہ تو مسلمانوں کی باہمی لڑائی جہاد ہے[125] اور نہ ہی مسلمان حکمران کے خلاف خروج جائز ہے۔[126] مسلمانوں کا باہمی علمی وسیاسی افتراق وانتشار مذموم جبکہ اتفاق واتحاد مطلوب ہے لہٰذا اجماع کے حصول اور ریاست ہائے متحدہ اسلامی کے قیام کے جدوجہد دین کا بنیادی تقاضا ہے۔[127]

حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت ارضی اور آسمانوں سے نزول کے بعد اس کرہ ارضی پر جب نسل انسانی کا آغاز ہوا[128] تو سب انسان ایک ہی ضابطہ حیات "اسلام" کے پیرو تھے جبکہ بعد ازاں اپنی خواہش نفس اور شیطان کے بہکاوے میں آکر بعض انسانوں نے خالق کے دین سے اختلاف کا رستہ اختیار کیا۔[129] آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں میں جب کسی مسئلے میں باہمی اختلاف ہوا اور ایک نے غصے میں آکر دوسرے کو قتل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تو مقتول نے قتل کے فعل کو نہ صرف گناہ بلکہ جہنم میں داخلے کا سبب بھی قرار دیا[130] کہ جس سے سورۃ بقرۃ کی آیت مبارکہ[131] میں معہود ضابطہ حیات کی موجودگی اور اس سے انحراف کے نقطہ آغاز کا علم ہوتا ہے۔[132]

پس خالق نے اپنے ابدی ضابطہ حیات کی حفاظت اور فروغ کے لیے انبیاء ورسل کی بعثت اور آسمانی صحف وکتب کے نزول کا سلسلہ جاری فرمایا کہ جس کے دو مقاصد تھے؛ ایک مقصد تو انذار وتبشیر اور دعوت وتبلیغ کے رستے انسانوں کو خالق کے ضابطہ حیات کے بارے آگاہ کرنا اور دوسرا انسانوں کے باہمی اختلافات میں خالق کے حکم کے مطابق فیصلہ فرماتے ہوئے اس کے ابدی دین کو انسانی معاشروں میں جاری وساری کرنا۔[133] حضرت آدم علیہ السلام اسی معنی میں خالق کے نبی اور خلیفہ تھے۔[134] اور حضرت داؤد علیہ السلام کے بیان میں تو نص صریح موجود ہے کہ نبی کے خلیفہ ہونے سے خالق کی مراد یہ ہے کہ وہ خالق کے حکم کو اس کی مخلوق میں نافذ اور



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لاگو کریں۔[135]

پس خالق کی طرف سے پیغمبر دو حیثیتوں سے دنیا میں بھیجے جاتے تھے ایک نبی اور دوسرا خلیفہ ہونے کی۔ پہلی حیثیت میں وہ خالق کے حکم کو اس کی مخلوق تک پہنچانے کے لیے واسطہ ہوتے ہیں جبکہ دوسری حیثیت میں وہ خالق کے حکم کو اس کی مخلوق کے مابین جاری وساری کرتے ہیں اور اللہ کے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نبوت اگرچہ ختم ہو گئی لیکن علم میں وراثت اور قوت میں خلافت جاری ہے۔[136] حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ قرار دیا۔[137] ان کے بعد صحابہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خلیفہ قرار دیا۔[138] پس خلافت اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے "خلفائے راشدین" (632-661) کو منتقل ہوئی اور یہ دور خلافت، نبوت کے منہاج پر قائم تھا۔[139]

"خلافت راشدہ" سے یہ خلافت بنو امیہ (661-750) کو منتقل ہوئی جبکہ اس میں "ملوکیت" کی بھی آمیزش ہو چکی تھی۔ ملوکیت کی آمیزش کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو امیہ کے حکمرانوں کو خلفاء قرار دیا کیونکہ وہ خلیفہ کے منصب پر فائز تھے۔[140] بنو امیہ (661-750) سے یہ خلافت بنو عباس (750-1517) نے اور ان سے عثمانی ترکوں (1517-1924) نے بزور شمشیر حاصل کی۔[141] 1924ء میں انگریزوں کی سازش کی سبب سے خلافت کا ادارہ ختم کر دیا گیا اور اس وقت سے امت مسلمہ میں اس ادارے کی بحالی کے لیے اسلامی تحریکیں برپا ہونا شروع ہوئیں۔

جس طرح ابتداء میں حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت ارضی میں تمام انسان ایک ہی دین پر تھے، بالکل اسی طرح انتہاء میں حضرت عیسی علیہ السلام کی خلافت ارضی میں تمام انسان ایک ہی دین پر ہوں گے۔[142] بہر حال یہ تو خالق کا تو "تکوینی امر" ہے جو پورا ہو کر رہنے والا ہے جبکہ "امر شرعی" یہ ہے کہ ابتداء اور انتہاء کے



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



درمیان کی مدت میں خالق کے مومن بندے خالق کے دین کی حفاظت، فروغ اور غلبہ کے لیے دعوت وجہاد کا کام کریں۔[143] اللہ عزوجل اس دنیا میں اپنے بندوں پر "حجت" قائم کرتے ہیں تا کہ قیامت والے دن ان کے لیے کوئی عذر باقی نہ رہے۔[144] یہ حجت دو طرح سے قائم ہوتی ہے، ایک رسول کی دعوت سے اور دوسرا خالق کی کتاب سے۔[145] محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ آخری نبی ہیں، لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد قیامت تک کے لیے خالق کے بندوں پر خالق کی کتاب کو "حجت" بنایا گیا۔[146]

مشرکین ہوں یا اہل کتاب، دونوں کے بارے اللہ کی کتاب کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ یا تو اسلام قبول کریں یا پھر جزیہ دے کر رہیں۔[147] اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین عرب کے مقابلہ کے لیے جب بھی صحابہ کا کوئی لشکر روانہ کرتے تھے تو انہیں تین چیزوں اسلام، جزیہ یا قتال کی دعوت دینے کی نصیحت فرماتے۔[148] مشرکین اور اہل کتاب کو مفتوح ومغلوب کرنے کی غرض سے "جہاد کا حکم" قیامت تک کے لیے باقی ہے[149] جبکہ ان پر جزیہ عائد کرنے کا حکم نزول مسیح ابن مریم علیہ السلام تک قائم رہے گا۔[150]

جہاد وقتال کی حکمت اسلام میں ایک ہی ہے اور وہ "ظلم وعدوان" ہے۔[151] اور اس کی دلیل نص صریح ہے۔[152] قرآن مجید میں بظاہر جن منضبط اوصاف کی بنیاد پر جہاد وقتال کا حکم دیا گیا ہے وہ دراصل "ظلم وعدوان" ہی کی صورتیں ہیں۔ اسلام "ظلم وعدوان" کی کسی صورت کو کسی طور برداشت نہیں کرتا، چاہے اہل ایمان پر ہو یا خواہ انسانوں پر ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ عزوجل نے "ظلم وعدوان" کے خاتمہ کے لیے ظالموں کے خلاف قتال کو مشروع قرار دیا ہے، چاہے وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہوں۔[153]

اب اگر سوال یہ ہو کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے زمانے میں مشرکین عرب، یہود عرب، اہل فارس اور اہل روم سے جہاد وقتال کیوں



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہوا؟ اور اگر "اتمام حجت" وجہ نہیں تھی[154] تو اس جہاد و قتال کی کیا وجہ تھی؟ تو اس جہاد و قتال کی ایک ہی وجہ ہے اور وہ "ظلم و عدوان" ہے جیسا کہ ہم بیان کر چکے، چاہے یہ ظلم ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر کرے یا خواہ ایک انسان دوسرے انسان پر کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے زمانے میں مشرکین عرب، اہل کتاب اور اہل فارس نے اپنے مذہبی عقائد کی روشنی میں جو ایک ظالمانہ اور استحصالی اجتماعی یا ریاستی نظام قائم کر رکھا تھا، دراصل اس ظالم اور استحصالی ریاست کے خلاف جہاد و قتال کیا گیا ہے۔[155] پس ایک اسلامی ریاست کی اقوام عالم کے حوالہ سے دو خارجی ذمہ داریاں ہیں: ایک عالم دنیا تک پیغام رسالت کو پہنچانا اور دوسرا عالم دنیا سے ظلم کا خاتمہ۔ پہلی ذمہ داری کے لیے دعوت و تبلیغ کے عمل کو ریاست کی سرپرستی حاصل ہو گی جبکہ دوسری کے لیے جہاد و قتال کو ریاست کی بنیادی ذمہ داری قرار دیا گیا ہے[156] بشرطیکہ ریاست اس کی اہلیت رکھتی ہو اور خارج میں حالات اس کی اجازت دیتے ہوں۔

## 4-ایمان اور اخلاق (Belief and Ethics):

اسلام دین فطرت ہے کہ ہر بچہ مسلمان پیدا ہوتا ہے اور اس کے والدین اسے یہودی، عیسائی یا مجوسی وغیرہ بنا دیتے ہیں۔[157] ایمان محض اندھے یقین (blind faith) کا نام نہیں بلکہ ایک تجربہ (experiment) ہے۔

مخلوق کافر اور مومن میں تقسیم ہے۔[158] خالق کی نظر میں کافر اور مومن برابر نہیں ہیں۔[159] اس کی نظر میں کافر بدترین انسان اور مومن بہترین انسان ہیں۔[160] کافر حربی کا حکم قتل،[161] ذمی کا جزیہ،[162] مستامن کا امن[163] اور معاہد کا صلح[164] ہے۔ مومن کے لیے کافر سے تعلق ولایت حرام[165] جبکہ تقیہ،[166] انصاف،[167] حسن سلوک[168] اور معاملہ[169] جائز ہے۔ اسلامی ریاست میں مومن اور کافر کے حقوق برابر نہیں ہیں۔[170]



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دین فطرت میں "اسلام" ظاہر، "ایمان" باطن اور "احسان" دونوں کی تکمیل کا نام ہے۔[171] اسلام میں داخل ہونے کے لیے کلمہ شہادت کا اقرار ضروری ہے[172] جبکہ کفر اکبر یا شرک اکبر کے ارتکاب سے ایک شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔[173] کسی کلمہ گو کی "تکفیر" گناہ کبیرہ ہے[174] اور معین کی تکفیر اس وقت جائز ہو گی جبکہ کبار اور عادل اہل علم کی جماعت کا اس پر اتفاق ہو جائے۔[175] "کفر دون کفر" گناہ کبیرہ ہے نہ کہ "خارج عن الملۃ"۔[176] ایک شخص میں اسلام و کفر،[177] ایمان و نفاق[178] اور اطاعت و معصیت جمع ہو سکتے ہیں۔[179]

اور عمل سے ایمان میں کمی بیشی ہونا حق ہے۔[180] اور ہم معین شخص کے بارے نہ جنت کی شہادت دیتے ہیں اور نہ ہی جہنم کی گواہی۔[181] جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو گا وہ جنت میں ضرور داخل ہو گا اور جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو گا وہ جہنم میں ضرور داخل ہو گا۔[182]

اخلاق انسان کی باطنی صورت ہے کہ اچھی ہو تو اسے "حسن خلق" کہتے ہیں۔ افعال کا حسن و قبح عقلی ہے[183] لیکن ان کا خیر و شر ہونا شرعی ہے۔[184] خیر وہ ہے جسے خالق نے خیر قرار دیا ہو اور شر وہ ہے جسے خالق نے شر کہا ہو۔[185]

خالق کے فرمانبردار سے محبت کرنا اور اس کے باغی سے نفرت رکھنا اس پر ایمان کا حق ہے۔[186] لہٰذا دعوت کے اخلاق اور جہاد کے اخلاق میں فرق ہے۔[187] نیکی "حسن اخلاق" پیدا کرتی ہے جبکہ بدی "بدترین اخلاق" کو جنم دیتی ہے۔[188]

بعض اخلاق جبلی ہیں اور اکثر ایمان سے پیدا ہوتے ہیں۔[189] ایمان اور اخلاق کا تعلق لازم و ملزوم کا ہے۔[190] حسن اخلاق، کمال ایمان کا نتیجہ ہے۔[191] "حسن اخلاق" کی تکمیل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں ہوئی۔[192] لہٰذا بہترین اخلاق وہ ہیں جو "اسوہ حسنہ" کی اتباع سے پیدا ہوتے ہیں۔[193]



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## حواشی:

[1] Islam: A Theory of everything

[2]خدا ناشناس (atheists) مخلوق کے وجود کو مانتے ہیں اور خالق کے انکاری ہیں جبکہ وجودی (panentheists) صرف خالق کا وجود مانتے ہیں اور مخلوق کو خالق کا خیال قرار دیتے ہیں۔ خالق اور مخلوق دونوں کا وجود حقیقت (reality) ہے کیونکہ "صفت خلق" (creation) اور مخلوق (creature) کا تعلق علت ومعلول (cause and effect) کا ہے کہ جس میں ایک کے اقرار سے دوسرے کا انکار ناممکن ہے۔

صفات باری تعالیٰ "ذاتیہ/خبریہ" اور "فعلیہ" میں تقسیم ہیں۔ پہلی کی مثال حیات، علم، ارادہ، قدرت، سماعت، بصارت، کلام، عزت، حکمت، ملک، عظمت، جلال، جمال، کمال، رحمت، علو، ید، عین، وجہ، قدم وغیرہ ہیں۔ دوسری قسم وہ ہے جو مشیئت سے متعلق ہے جیسا کہ استواء، اتیان، مجیء، نزول، خلق، رزق، قبض، بسط، اماتہ، احیاء، احسان اور عدل وغیرہ۔ یہ سب صفات "ازلی" ہیں، صرف اس فرق کے ساتھ کے دوسری قسم "قدیم النوع" اور "حادث الآحاد" ہے۔ یہ تقسیم محض "نقل" کے مطابق ہے۔

جبکہ "عقل ونقل" کے امتزاج سے ایک اور تقسیم کے مطابق صفات کی چار اقسام ہیں: "معانی"، "معنویہ"، "سلبیہ" اور "نفسیہ"۔ پہلی قسم میں حیات، علم، قدرت، ارادہ، سمع، بصر، کلام اور تکوین جبکہ دوسری میں حی، علیم، قدیر، مرید، سمیع، بصیر اور کلیم شامل ہیں۔ تیسری میں قدم، بقاء، مخالفت حدوث، وحدانیت اور قیام بالنفس جبکہ چوتھی میں صفت وجود شامل ہے۔

[3]منکرین خدا (atheists) کے پاس خدا کے انکار کی جو سائنسی دلیل ہے وہ دو علوم، فزکس اور بیالوجی، سے پیدا کی گئی ہے۔ "نظریاتی فزکس" میں کائنات کی ابتداء کو متعین کرنے کے لیے بگ بینگ (Big Bang) کا نظریہ پیش کیا گیا جبکہ "نظریاتی بیالوجی" میں انسان کی ابتداء کو جاننے کے لیے ارتقاء کا نظریہ (Theory of Evolution) سامنے آیا۔ یہاں ہم نہ صرف دونوں قسم کے نظریات کا ایک تجزیہ پیش کریں گے بلکہ متبادل نظریہ تخلیق (Creationism) کا بھی ذکر کریں گے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ منکرین خدا نے فزکس میں بگ بینگ اور بیالوجی میں ارتقاء کے نظریات پر کمال ایمان کا مظاہرہ کرتے ہوئے کسی سیاسی پارٹی کے جیالوں کے سے رویے کے ساتھ اہل مذہب کے خلاف ایک فکری جنگ



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(intellectual war) کا آغاز کر دیا ہے۔ اہل سائنس اور اہل مذہب دونوں بالترتیب سائنس اور مذہب پر نہ صرف اندھا ایمان (blind faith) لاتے ہیں بلکہ اس کے پرجوش مبلغ بھی ہیں۔ اور دونوں ہی ایمان اور جذبات کی بنیاد پر آپس میں مکالمہ (dialogue) کر رہے ہیں۔ ایک کا پیغمبر پر ایمان ہے جبکہ دوسرے کا سائنسدان پر۔

فزکس میں بیگ بینگ کا نظریہ "کائنات کی ابتداء کیسے ہوئی؟" [How] کا تو جواب دیتا ہے لیکن "کیوں ہوئی؟" [Why] کو واضح نہیں کرتا۔ بعض سائنسدانوں کا خیال ہے کہ انہوں نے ایم۔تھیوری (M-Theory) کی صورت میں ایک ایسا نظریہ بیان کر دیا ہے کہ جس نے کائنات کے وجود کے بارے بنیادی سوالات کا جواب دے دیا ہے اور وہ اسے " A Theory of Everything" کا نام دیتے ہیں۔ ان کا خیال یہ ہے کہ وہ ایک ریاضیاتی مساوات (mathematical equation) کے ساتھ اس کائنات کی ہر شیء کی تشریح کر سکتے ہیں۔ ہماری نظر میں یہ ممکن ہے کہ ہم ایک ہی مساوات (equation) کے ساتھ ساری کائنات کی تشریح کر سکیں لیکن وہ مساوات "خالق اور مخلوق کا باہمی تعلق" کی مساوات ہے۔

فزکس کی "A Theory of Everything" نے عمدہ سوالات تو خوبصورت طریقے سے اٹھا دیے لیکن ساتھ ہی اس سوال کو غیر متعلق قرار دیا ہے کہ بگ بینگ سے پہلے کیا تھا؟ یا قوانین فطرت کا مبدا (origin of laws of nature) کیا ہے؟ وہ اس بارے کچھ بات کرنے کو تیار ہی نہیں سوائے اس انفارمیشن کے کہ گلیگلیو (Galileo)، کاپرنیکس (Copernicus) اور نیوٹن (Newton) ان قوانین کو خدا کا کام (Work of God) مانتے تھے۔ یہ سب سائنسدان تو خدا (personal God) پر ایمان رکھتے ہی ہیں بلکہ ان کے علاوہ آئن اسٹائن (Einstein)، آرتھر کامٹن (Arthur Compton)، پاسکل (Blaise Pascal)، ارنسٹ ہیکل (Ernst Haeckel)، جیمز میکس ویل (James Maxwell)، ڈیکارٹ (Rene Descartes)، بیکن (Francis Bacon)، کیپلر (Johannes Kepler)، لوئیس پاسچر (Louis Pasteur)، گریگر (Gregor Mendel)، گاٹ فریڈ (Gottfried Leibniz)، مارکونی (Guglielmo Marconi)، میکس پلانکس (Max Planck)، تھامسن کیلون (Thomson Kelvin)، ہیزنبرگ (Werner Heisenberg)، ایرون شیلڈیز (Erwin Schrodinger)، فرانسس کولنز (Francis Collins)، جان ایکلز (John



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



Eccles) وغیرہ بھی خدا کے وجود پر ایمان اور یقین رکھتے ہیں لیکن عصر حاضر میں جو تھیوری بھی اپنے بارے میں "A Theory of Everything" ہونے کا دعوی کرے گی تو اسے توان سارے سوالات کا جواب دینا پڑے گا۔

چلیں! اگر بفرض محال ہم اس نظریے پر ایمان لے آئیں کہ قوانین فطرت (laws of nature) نے کائنات کو پیدا کیا ہے تو اگلا سوال یہ پیدا ہوا کہ قوانین فطرت کا مبدا (origin) کیا ہے؟ یا ہم اس کو مان لیں کہ اس کائنات کی ابتدا بگ بینگ (Big Bang) سے ہوئی ہے تو اگلا سوال یہ پیدا ہوا کہ اس سے پہلے کیا ہے؟ پہلی بات تو یہ ہے جب تک آپ کا نظریہ ان بنیادی سوالات کی وضاحت نہیں کرتا اس وقت تک یہ نامکمل اور ناقص ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ بگ بینگ وغیرہ ابھی نظریہ (theory) ہے نہ کہ مشاہدہ (observation) یا تجربہ (experiment) اور کسی سائنسی نظریہ پر ایمان لانا، کسی مذہبی نقطہ نظر پر ایمان لانے سے کس طرح مختلف ہو سکتا ہے؟ کیا دونوں "blind faith" نہیں ہیں؟ تیسری بات یہ ہے کہ اگر کائنات کی ابتدا کے بارے کوئی سائنسی نظریہ مشاہدہ یا تجربہ (observation or experiment) سے ثابت ہو بھی جائے تو دنیا میں کتنے لوگ ہیں جو سائنسی مشاہدے یا تجربات کو متعلقہ علوم کی اصطلاحی زبان میں (in terms of concerned sciences) سمجھنے کی صلاحیت اور اہلیت رکھتے ہیں؟ "ایم ۔ تھیوری" سے اگر آپ کائنات کی تشریح کر دیں تو اس تھیوری کو دنیا میں سمجھنے والے کتنے لوگ ہوں گے؟ اپنی اہلیت اور تعلیم دونوں پہلوؤں سے؟ "ایم۔ تھیوری"، ماہرین فزکس کی سمجھ میں جتنی آئے سو آئے، بقیہ دنیا کے لیے یہ سائنس نہیں بلکہ سائنسدانوں پر ایمان بالغیب کا سوال ہی رہے گا۔ چوتھی بات یہ ہے کہ ابھی تو بگ بینگ پر تحقیقات سامنے آ رہی ہیں اور کچھ سائنسدانوں نے اسے چیلنج کرنا شروع کر دیا ہے جیسا کہ حال ہی میں جرمن یونیورسٹی ہائیڈل برگ (Heidelberg University) کے ایک نظریاتی ماہر طبیعیات (theoretical physicist) نے "A Universe without Expansion, 2013" کے نام سے ایک ریسرچ آرٹیکل پیش کیا ہے۔

بگ بینگ (Bif Bang)، ارتقاء (Theory of Evolution)، بلیک ہولز (Black Holes) اور کثیر کائناتی (Multiverse) نظریات اس سے زیادہ ایمان بالغیب کے متقاضی ہیں کہ جتنا "کتاب مقدس" اپنے ماننے والوں سے کرتی ہے۔ایک دہریے نے مسلمان سے کہا: کیا آپ نے دی گرینڈ ڈیزائن "The Grand Design" پڑھی ہے؟



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مسلمان نے کہا: کیا آپ نے دی گرینڈ پلان "The Grand Plan" پڑھی ہے؟ دہریے نے کہا: نہیں! ویسے یہ کتاب کس کی ہے؟ مسلمان نے کہا: دی گرینڈ ڈیزائن میں تو صرف ڈیزائن کا ذکر ہے، ڈیزائنر غائب ہے جبکہ دی گرینڈ پلان میں گرینڈ ڈیزائن کے ساتھ ڈیزائنر کا بھی ذکر ہے۔ دہریہ کہنے لگا: واہ، کمال کی بات ہے۔ لیکن پھر بھی بتاؤ تو سہی کہ لکھی کس نے ہے؟ مسلمان نے کہا: خود ڈیزائنر نے۔

اس مکالمہ میں "دی گرینڈ پلان" سے مراد "لوح محفوظ" ہے کہ جس میں کائنات کا ماضی، حال اور مستقبل سب کچھ لکھا ہوا ہے۔ "دی گرینڈ ڈیزائن" تو کسی کو دیکھنا شاید ہی نصیب ہو لیکن "دی گرینڈ پلان" کا مشاہدہ (observation) اور تجربہ (experience) تو ہم روزانہ آفاق وانفس (Horizons of the Universe and own selves) میں کرتے ہیں۔ سائنسدان اس "پلان" کے انسانی ذات اور کائنات دونوں پر واقع ہونے کے سامنے کس قدر بے بس، محتاج، عاجز اور مسکین ہے؟ قوانین قدرت (laws of nature) کو دریافت اور تسخیر کر لینے کے بعد بھی نہ اس دنیا میں آنے میں انسان کی مرضی غالب ہے اور نہ جانے میں اس کی خواہش کا احترام ہے اور نہ ہی آنے جانے کے درمیانی وقت میں کسی خوشی کا حصول یا تکلیف سے نجات میں اس کا ارادہ (will) غالب ہے۔ ڈیزائن عظیم ہے تو ڈیزائنر بھی عظیم ہو گا اور نہ صرف عظیم ہو گا بلکہ اپنی مرضی (will) کو غالب رکھے گا۔

اب کیا اشرف المخلوقات اس قدر گر جائے گا کہ سمیع وبصیر وحدہ لاشریک کے مقابلے میں اندھے بہرے مادی قوانین فطرت کے نہ صرف خالق اور مدبر (creator and organizer) بلکہ رازق (sustainer) اور قدیر (powerful to will anything) ہونے پر بھی ایمان لے آئے گا؟ اتنی سیدھی سی بات ہے لیکن اس کو سمجھ نہیں آسکتی کہ جس پر اپنی "سمجھ" دہریوں کے پاس رہن رکھوانے کا طعن لگ جائے۔

أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ ﴿35﴾ [الطور]

We will describe how M-theory may offer answers to the question of creation. According to M-theory, ours is not the only universe. Instead, M-theory predicts that a great many universes were created out of nothing. Their creation does not require the intervention of some



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



supernatural being or god. Rather, these multiple universes arise naturally from physical law. [Stephen W. Hawking and Leonard Mlodinow, (Bantam Books: New York, 2010), p. 14]; Bodies such as stars or black holes cannot just appear out of nothing. But a whole universe can…Because there is a law like gravity, the universe can and will create itself from nothing…It is not necessary to invoke God to light the blue touch paper and set the universe going. [Stephen W. Hawking and Leonard Mlodinow, p. 144]

قوانین فطرت کائنات کو پیدا کر سکتے ہیں لیکن ایک جیٹ انجن نہیں بنا سکتے؟ دہریوں کی یہ عجیب تر منطق ہے؟ پہلی بات تو یہ ہے کہ "عدم" (nothing) سے "عدم" (nothing) ہی نکل سکتا ہے نہ کہ "کچھ" (something)۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر ہم یہ کہیں کہ "X" نے "Y" کو بنایا ہے تو "X" پہلے ہو گا اور "Y" بعد میں۔ اور اگر ہم یہ دعوی کریں کہ "X" نے "X" کو پیدا کیا ہے تو "X" اپنی پیدائش (creation) سے پہلے موجود ہو گا اور یہ عدم (nothing) سے پیدا نہیں ہوا۔ تیسری بات یہ ہے کہ جب کائنات کے عدم سے وجود میں آنے کے لیے "قانون کشش ثقل" (law of gravity) کا ہونا ضروری ہے تو یہ عدم سے تو وجود میں نہیں آئی۔ امر واقعہ یہ ہے، جبکہ بہت سے ماہرین فزکس نے بھی اس کا اقرار کیا ہے، کہ الٰہیات (theology) فزکس کا میدان نہیں تھا لیکن بعض نامور سائنسدانوں نے نظریاتی فزکس (theoretical physics) کے رستے اس میں گھس کر اپنی تحریروں میں سطحیت پیدا کر لی ہے۔ پس قوانین فطرت بیانیہ (descriptive) اور خبریہ (predictive) ہو سکتے ہیں لیکن خالق (creator) نہیں۔

مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْمَىٰ وَالْأَصَمِّ وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ ۚ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿24﴾ [هود]؛ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ ۗ أَمْ جَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوا كَخَلْقِهِ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۚ قُلِ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿16﴾ [الرعد]؛ وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ﴿19﴾ وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ ﴿20﴾ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ ﴿21﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَن يَشَاءُ ۖ وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ ﴿22﴾ إِنْ



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



أَنتَ إِلَّا نَذِيرٌ ﴿23﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ﴿24﴾ وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ﴿25﴾ [الفاطر]؛ إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ ۙ إِن فِي صُدُورِهِمْ إِلَّا كِبْرٌ مَّا هُم بِبَالِغِيهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴿56﴾ [غافر]

اور فزکس میں خود (quantum mechanics) اور (general relativity) کے میدانوں (disciplines) کے باہمی اختلاف نے فزکس کے رستے حقیقت (reality) تک رسائی کو تقریباً ناممکن بنا دیا ہے۔ پہلی شاخ کی بنیاد electromagnetic، strong nuclear اور weak nuclear قوتوں پر ہے جبکہ دوسری میں اصل کشش ثقل (gravity) ہے۔ اور اس موضوع پر مطالعہ یہ بتلاتا ہے کہ " quantum gravity" کے رستے اسٹرنگ تھیوری (string theory) وغیرہ جیسی کوششوں سے انہیں جمع کرنا تا حال ایک خواہش سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ علاوہ ازیں کوانٹم میکانکس میں اصول لا یقینیت (uncertainty principle) اور موج وذرہ دوگانگی (wave-particle duality) نے تو اس مقدمے کو کچھ اور یقینی بنا دیا ہے کہ فزکس کے رستے حقیقت (reality) تک رسائی ناممکن ہے۔ اگر بگ بینگ کو مان بھی لیا جائے تو بھی ڈیزائن کی دلیل (Design Argument) اس بات کی متقاضی ہے کہ خالق کو مانا جائے ۔ مثلاً کیا وجہ ہے کہ بگ بینگ میں توسیع کائنات کا تناسب (rate of expansion of the universe) اتنا ہی کیوں ہے کہ جو زندگی کے لیے معاون (supporting for life) ہو؟ اسی طرح اس تھیوری میں سینکڑوں مقامات پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے اور ہر جگہ اس کا جواب اتفاق (chance) سے دینا ناممکن بلکہ نظریہ احتمال (probability theory) کے بھی خلاف ہے۔ اس "اتفاق" کے اعتراض کا جواب دینے کے لیے دہریوں کی طرف سے "کثیر کائناتی" (Multiverse) کا نظریہ پیش کیا گیا ہے اور ہمارے سادہ لوح مسلمان سائنسدان اس نظریے کو قرآن مجید سے ثابت کرنے کی کوششیں فرما رہے ہیں۔ معلوم نہیں ہمیں کیا ہو گیا ہے؟ کیا ہم مغرب کے جملہ سائنسی اوہام (superstitions) کو قرآن مجید سے ثابت کر کے ہی کتاب اللہ اور سائنسی نظریہ دونوں کی حقانیت (authenticity) ثابت کر سکتے ہیں؟

اور اب تو "متوازی کائنات" (parallel universe)، "مخالف زمین" (counter earth)، اور "تاریک توانائی" (dark energy) وغیرہ جیسی ابحاث کا مطالعہ کرنے



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے یہ "سائنس" کم اور "افسانہ" (fiction) زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ اور اللہ نہ کرے کہ ہمارے ہاں کسی مخلص مسلمان سائنسدان کو یہ خیال سوجھے کہ وہ اس "افسانوی سائنس" (theoretical physics) سے "عالم مثال" کا وجود ثابت کرنے کی کوشش کرے۔

اور خدا کے وجود کے بہت سے دلائل ہیں کہ جو اس وقت ہمارا موضوع نہیں ہیں۔ مثال کے طور مذہبی تجربہ (religious experiment) اس کے وجود کی ایک صریح دلیل ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ذکر ہے:

اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ۖالْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ ۖ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۚ نُّورٌ عَلَىٰ نُورٍ ۗ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ ۚوَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿35﴾ [النور]

اور ایمان محض اندھے یقین (blind faith) کا نام نہیں بلکہ ایک تجربہ (experiment) بھی ہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلاَثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلاَوَةَ الإِيمَانِ: مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لاَ يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الكُفْرِ، بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ، مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ. [البخاري، أبو عبد الله محمد بن إسماعيل، الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه = صحيح البخاري، كِتَابُ الإِيمَانِ، بَابٌ مَنْ كَرِهَ أَنْ يَعُودَ فِي الكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ مِنَ الإِيمَانِ، دار طوق النجاة، الأولى، 1422هـ، 13/1]

اسی طرح دنیا میں لاکھوں انسانوں کو اس کا تجربہ ہوتا ہے کہ وہ وہ کسی مشکل گھڑی میں اپنے رب کو پکارتے ہیں تو ان کی مصیبت دور ہو جاتی ہے اور اکثر اوقات تو دنیاوی علوم کے مطابق آزمائش کے ٹل جانے یا دعا کے پورا ہو جانے کی سوائے "خدا کی مدد" (Intervention of God) کے اور کوئی توجیح ممکن نہیں ہوتی مثلاً کینسر کے آخری مرحلے کے مریض دعا کے نتیجے میں صحت یاب ہو جاتے ہیں۔

شیخ بن باز رحمہ اللہ کے پاس ایک دہریہ (atheist) آیا اور ان سے کافی دیر تک خدا کے وجود کے بارے سوالات کرتا رہا اور شیخ اس کے سوالات کے جوابات دیتے رہے یہاں تک کہ اس نے تنگ آ کر کہا: کیا آپ کو کبھی خدا کے وجود کے بارے شک نہیں ہوا؟ شیخ نے کہا: نہیں، اور یہ تمہاری بدبختی ہے کہ تمہیں خدا کے وجود کے بارے شک پیدا ہوا ہے۔



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِي اللَّـهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ قَالُوا إِنْ أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا تُرِيدُونَ أَن تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿10﴾ [إبراهيم]

شیخ کے اس جواب میں کوئی بناوٹ یا مصنوعیت نہیں تھی۔ آپ آج بھی پاکستان کے کسی بھی گاؤں کی مسجد میں پنج وقتہ نمازی ان پڑھ بوڑھے بابا جی سے سوال کر لیں کہ انہیں اپنی زندگی میں کبھی خدا کے نہ ہونے کے بارے سوال پیدا ہوا تو جواب نفی میں ہو گا۔ دنیا میں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں لوگ ہیں جنہیں زندگی بھر میں نہ تو کبھی شک ہوا اور نہ ہی کوئی سوال پیدا ہوا۔ یہ کیا ہے؟ یہ ایمان کا تجربہ ہے جو ہر "مخلص" بندہ مومن کو حاصل ہوتا ہے جبکہ "مداری" اس سے محروم رہتا ہے۔

علاوہ ازیں خالق کے وجود پر اس کی مخلوق ہی دلالت کرنے کے لیے کافی ہے جیسا کہ فن پارے کا وجود فنکار (artist)، عالیشان عمارت کا وجود اپنے معمار اور جیٹ انجن کا وجود اپنے انجینئر کے حسن تخلیق کی دلیل ہے۔ارشاد باری تعالی ہے:

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ ۚ ثُمَّ اللَّهُ يُنشِئُ النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿20﴾ [العنكبوت]؛ وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِّلْمُوقِنِينَ ﴿20﴾ وَفِي أَنفُسِكُمْ ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿21﴾ [الذاريات]؛ سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿53﴾ [فصلت]؛ قيل لبَعض الاعراب بِمَ عرفت رَبك فَقَالَ البعرة تدل على الْبَعِير وآثار الخطا تدل على الْمسير فسماء ذَات أبراج وَأَرْض ذَات فجاج كَيفَ لَا تدل على الْعلي الْكَبِير. [إيثار الحق على الخلق في رد الخلافات إلى المذهب الحق من أصول التوحيد، ابن الوزير، محمد بن إبراهيم بن علي بن المرتضى الحسني القاسمي، دار الكتب العلمية – بيروت، الثانية، 1987م، 52]

رہی بیالوجی کی بات تو زمین پر حیات کی ابتدا (Origin of Life on Earth) سے ہٹ کر کائنات کے مبدا (Origin of the Universe) کے بارے کچھ پشین گوئی (predict) اس کے بس سے باہر ہے کیونکہ یہ اس کا موضوع اور میدان ہی نہیں ہے۔ تو یہ نظریہ بھی نامکمل اور ناقص ہے اور اس قابل نہیں ہے کہ "A Theory of Everything" بن سکے۔ دوسری بات یہ ہے کہ نظریہ ارتقاء کو مان لینے کا لازمی نتیجہ خدا کا انکار (atheism) نہیں ہے۔ "نظریہ تخلیق" (creationism) نے جو مکاتب فکر (schools of thought) پیدا کیے ہیں ان میں "Theistic Evolution" اور



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"Intelligent Design" نے ارتقاء کو خدا کے وجود کی دلیل کے طور بیان کیا ہے۔امریکن ماہر جینیات (geneticist) ڈائریکٹر این آئی ایچ (NIH) کی کتاب "The Language of God: A Scientist Presents Evidence for Belief" اسی سلسلے کی کوشش ہے۔پھر ارتقاء ایک نظریہ (theory) ہے یا امر واقعہ (fact)، اس بارے ماہرین حیاتیات (biologists) کا اختلاف ہے۔ ڈاکنز (Dawkinz) کے نزدیک یہ ایک امر واقعہ (fact) ہے، فٹشیو (Kirk Fitzhugh) نے اسے نظریہ (theory) کہا ہے۔اور جولین ہکسلے (Julian Huxley)، رچرڈ لینسکی (Richard Lenski) وغیرہ کا کہنا ہے کہ یہ کچھ نظریہ (theory) ہے اور کچھ امر واقعہ (fact)۔ اور جسے امر واقعہ کہا جا سکتا ہے وہ وقت کے ساتھ حیاتیات میں تبدیلی (change in organism during the history) ہے جبکہ اس کے علاوہ ابھی نظریہ ہے۔ چوتھی بات یہ ہے کہ نظریہ ارتقاء کو امر واقعہ (fact) ماننے کا جواب "Irreducible Complexity" کے نظریہ میں مکمل طور موجود ہے۔اس کا جواب بعض لوگوں نے "The Blind watchmaker" سے دینے کی کوشش کی ہے لیکن المیہ یہ ہے کہ دہریے سنتے دیکھتے خالق کا انکار کرتے کرتے اندھے بہرے خدا کا اقرار کر بیٹھے۔ عصر حاضر کے دہریوں نے خدا کے انکار کے نتیجے میں جو "جہالت" پیدا کر دی ہے، اس کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ یا تو آپ ارتقاء پر ایمان لاتے ہوئے فطری انتخاب "Natural Selection" کو اندھے بہرے خدا کے طور پر مان لیں یا پھر بگ بینگ پر ایمان رکھتے ہوئے خدائی ذرے "God Particle" کی کھوج کی صورت میں اندھے بہرے خدا کی تلاش کی مہم جاری رکھیں۔ اور پانچویں بات یہ ہے کہ اگر ڈارون کے نظریہ ارتقاء کو بفرض محال امر واقعہ (fact) مان بھی لیا جائے تو پھر بھی ایک عام شخص کے لیے یہ ماہرین حیاتیات (biologists) پر اندھا ایمان (blind faith) لانے کا سوال ہی بنتا ہے کیونکہ عامی کے پاس نہ تو اس نظریے کے جمیع پیچیدہ اور تفصیلی مراحل کو سمجھنے کی صلاحیت ہے اور نہ ہی اتنا علم کہ ان کا تنقیدی یا تجزیاتی جائزہ (critical and analytic study) لے سکے۔ چھٹی بات یہ ہے کہ ڈی این اے میں تبدیلی (change in DNA) ارتقاء کے حق میں جتنی دلیل بنتی ہے، اس سے زیادہ اس کے خلاف دلیل بنتی ہے۔ رینگنے والے جانوروں (reptiles) کے ڈی این اے (DNA) میں پرندوں کے پروں کے بارے کوئی معلومات (information) نہیں ہوتی تو یہ اضافی انفارمیشن (additional information)



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کہاں سے آ گئی؟امر واقعہ یہ ہے کہ جنیاتی تبدیلی (genetic mutation) سے جنیاتی انفارمیشن (genetic information) پیدا نہیں ہوتی بلکہ کم ہی ہوتی ہے۔ اور اضافی انفارمیشن کے لیے "intellect" کا ہونا ضروری ہے۔

آج کل کچھ مسلم بیالوجسٹ ارتقاء کے حق میں یہ دلیل دیتے نظر آتے ہیں کہ قرآن مجید میں بھی تو بچے کی پیدائش کے مراحل بیان ہوئے ہیں۔پہلی بات یہ ہے کہ بچے کی پیدائش کے مراحل میں جو تبدیلی ہے، وہ ایک ہی نوع (species) کے متنوع مراحل ہیں جبکہ ارتقاء پسند تو "چھچھوندر" سے "انسان" بننے کی بات کر رہے ہیں۔ اسی طرح "مالٹے" اور "کنو" سے "سنگترہ" بنانے یا ان سے "ناریل" اور "تربوز" بنانے یا "آم" اور "کیلا" بنانے میں کیا کوئی فرق نہیں ہے؟"کتے" کی ایک نسل سے دوسری نسل کے پیدا ہو جانے کے امکان اور "کتے" سے "بلی" بن جانے کے امکان میں کیا کوئی فرق نہیں ہے؟ "ارتقائی درخت" (evolutionary tree) اسی قسم کے لطیفوں سے بھرا پڑا ہے کہ جس کے مطابق "کتا" اور "ریچھ" آپس میں چچازاد (cousin) ہیں لیکن دلیل اس کی "غائب ربط" (missing link) ہے۔ اور اب تو علمی دیانتداری اور ارتقائی مذہب پر ایمان کا یہ عالم ہے کہ بیالوجسٹ "بندر" (apes) اور "انسان" کے مابین "غائب ربط" (missing link) تلاش کرنے کی بجائے اسے "بنانے" کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

رہے پاکستانی دہریے (Pakistani Atheists) تو ان سے بات چیت اور انہیں پڑھنے سننے کے بعد ایک شخص کا احساس یہ ہوتا ہے کہ وہ کسی مذاق (joke) سے کم نہیں ہیں۔ان میں کچھ تو نوجوان ہیں جو اپنے دہریے (atheist) ہونے پر بڑا فخر کرتے ہیں اور ان کی زندگی کا کل مقصود یہ ہے کہ انہیں اپنے خیالات جیسی کوئی لڑکی (female atheist) مل جائے اور اس کے بعد کی کہانی واضح ہے۔ان میں بعض وہ بھی ہیں جو بات بات پر ان شاء اللہ یا "thank God" کہیں گے یا عید کی نماز پڑھ لیں گے یا کسی کی نماز جنازہ میں شریک ہو جائیں گے۔ ان میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس نے مرنے سے پہلے اپنے ورثا کو یہ وصیت کی ہو کہ میرا جنازہ نہ پڑھانا یا جو اپنی ماں، بیٹی یا بہن سے نکاح کو جائز سمجھتا ہو۔ان میں بعض وہ ہیں جو اپنے آپ کو مفکر (intellectual) ثابت کرنے لیے ایسی حرکتیں کرتے ہیں جبکہ بعض وہ ہیں جو مولوی کا ردعمل (reaction) ہیں۔ اور اگر زیادہ کسی نے علمی میدان میں کوئی تیر مار لیا تو کسی انگریز دہریے کی کتاب کا اردو ترجمہ کر دیا اور اس فخر کے ساتھ جیسے اندھیروں میں علم کی "مشعل" روشن کر دی ہو۔اور دلچسپ بات یہ ہے کہ



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اگر اصل کتاب اگر فنی ہو تو اردو ترجمے سے زیادہ انگریزی میں کتاب زیادہ سمجھ آتی ہے۔ ان سب رویوں کے بارے ہمارے پاس پریشان خیال دہریہ "confused atheist" کی ایک اصطلاح موجود ہے۔

بعض ماہرین حیاتیات (biologist) کا کہنا ہے کہ ڈارون نے یہ ممکن بنا دیا ہے کہ ہم ایک مسلح فکری دہریے (intellectual fulfilled atheist) کی طرح زندگی گزار سکیں جبکہ دوسری طرف ہمارے بعض مسلم بیالوجسٹ قرآن مجید سے ارتقاء کو ثابت کرنے کی مذہبی خدمت سرانجام دینے میں مصروف عمل ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ ڈارون سے پہلے ان دہریوں (Atheists) کے پاس تخلیق کائنات اور انسان کی ابتداء کی کوئی توجیہ موجود نہ تھی اور مذہب اور خدا کا انکار کرنے کے بعد اہل مذہب کی طرف سے متبادل کے سوال پر یہ بغلیں جھانکنا شروع کر دیتے تھے۔ ڈارون کے نظریہ ارتقاء نے تو گویا ان کی چاندی لگا دی ہے، اور اب ان کے پاس خدا اور مذہب کے انکار کے بعد اس کائنات کے موجود ہونے کی کوئی واحد کمزور، نامکمل، گھسی پٹی، غیر منطقی، غیر سائنسی توجیہ اگر موجود ہے تو وہ ڈارون کا نظریہ ارتقاء ہے۔ اور ڈارون کے نظریہ ارتقاء کا گر جانا دہریت کی عمارت دھڑام سے گرنے کے مترادف ہے۔

"Darwin made it possible to be an intellectually fulfilled atheist." [The Blind Watchmaker, (New York: Norton, 1986), pp. 6-7.]

مسلم معاشروں کی ایک انتہا تو اس قسم کے "جیالے دہریے" (Pro Active Atheists) ہیں جن کا ذکر اوپر گزر چکا جبکہ دوسری طرف "مذہبی جیالے" ہیں جو ان دہریوں کے رد عمل میں پیدا ہوئے ہیں یا یہ دونوں انتہائیں ایک دوسرے کا رد عمل ہیں۔ ہم میں بعض لوگ بگ بینگ کی تھیوری کو قرآن مجید سے ثابت کرتے ہیں اور بعض ڈارون کا نظریہ ارتقاء، اور اس طرح ثابت کرتے ہیں جیسے بنیادی ایمانیات (fundamental beliefs) قرآن مجید سے ثابت ہو رہے ہوں۔ اب یہ "مذہبی جیالے پن" کا ہی یہ نتیجہ ہو سکتا ہے کہ کافی عرصہ پہلے پاکستان کی ایک معروف یونیورسٹی کے فزکس ڈیپارٹمنٹ سے متعلق پروفیسرز کے ایک گروپ نے ایک ایسے پراجیکٹ پر کام شروع کیا کہ جس کا مقصد جنات سے انرجی پیدا کرنا تھا تاکہ پاکستان میں انرجی کا بحران (energy crises) کم کیا جا سکے، اللہ اکبر! ۔ اس منہج کے مطابق لکھی گئی بعض تفاسیر کا مطالعہ کریں تو قرآن مجید کتاب



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہدایت (Book of Guidance) کم اور سائنس کی کتاب (Book of Science) زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ گویا کہ اب قرآن مجید کی حقانیت اس وقت تک ثابت نہیں ہو گی جب تک کہ وہ مغرب کے جملہ اوہام اور منگھڑت نظریات کی کسوٹی پر پورا نہ اترے۔

آج سے تقریباً چالیس سال پہلے ایک سائنسدان نے بلیک ہولز کا نظریہ پیش کیا اور اس کے بعد سے بعض مسلمان سائنسدانوں نے قرآن مجید کی سورۃ الواقعہ کی بعض آیات سے بلیک ہولز کو ثابت کرنا شروع کر دیا۔ اب 2014ء میں وہ صاحب تو اپنی تھیوری سے رجوع کر رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ میں نے چالیس سال پہلے غلط سمجھا تھا کہ بلیک ہولز سے کسی قسم کی انفارمیشن نہیں نکل سکتی اور جو نکلتی ہے وہ نئی ہوتی ہے۔ اور اب وہ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ ضروری نہیں ہے کہ بلیک ہولز ہر چیز کو اپنے اندر جذب کر لیں اور یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ ہمیں "event horizons" کی بجائے "apparent horizons" پر سوچنا چاہیے کیونکہ کوانٹم میکانکس بھی پہلی صورت کو قبول نہیں کرتی ہے کہ جس میں انفارمیشن ختم ہو جاتی ہے۔

ہماری نظر میں یہ رویہ بالکل بھی درست نہیں ہے بلکہ نقصان دہ ہیں کیونکہ آج ہم اگر نظریہ ارتقاء اور بگ بینگ تھیوری کو قرآن مجید سے ثابت کر کے مسلمانوں سے اس پر ایمان لانے کا مطالبہ کریں گے تو کل کلاں اہل سائنس نے ہی اگر ان نظریات سے رجوع کر لیا تو پھر امت سے کیا کہیں گے؟ کہ خدا غلط تھا؟ سائنس میں نظریہ (theory) اور چیز ہے جبکہ امر واقعہ (fact) بالکل اور شیء ہے۔ اسی طرح کسی شیء کے سائنسی امر واقعہ (scientific fact) ہونے کا ہر گز یہ مطلب نہیں ہے کہ قرآن مجید بھی اسے لازماً ہی بیان کرے۔ قرآن مجید کا موضوع فزکس، بیالوجی، کیمسٹری، ریاضی نہیں بلکہ ہدایت کا بیان ہے۔ البتہ یہ بات درست ہے کہ کتاب اللہ میں بعض ایسی باتیں موجود ہیں کہ جو دیگر علوم کا بھی موضوع ہے لیکن ان میں بھی پروردگار کا اصل مقصود ہدایت کا پہلو ہے جیسا کہ سابقہ قوموں کے حالات وواقعات نقل کیے گئے ہیں یا ماں کے پیٹ میں بچے کی پیدائش کے مراحل بیان کیے گئے ہیں وغیرہ۔

قرآن مجید کے بیان میں کچھ باتیں محکمات میں سے ہیں جبکہ کچھ متشابہات ہیں۔ کچھ آیات کا مفہوم صریح (explicit) ہے جبکہ کچھ میں ایک سے زائد آراء کی گنجائش ہے۔ بچے کی پیدائش کے جو مراحل قرآن مجید نے بیان کیے ہیں، وہ صریح ہیں۔ انہیں بیان کرنے یا ان کو سائنسی امر واقعہ کے ساتھ ملا کر بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قرآن مجید صحابہ کی زبان میں نازل ہوا اور پروردگار نے ان سے ایسا کلام کیا ہے جو ان کو سمجھ آئے۔ یہ تو کلام الٰہی کا نقص شمار ہو گا کہ وہ نہ تو مخاطبین اولین کو سمجھ آیا کہ جنہیں سمجھانے ہی کے لیے وہ نازل کیا گیا تھا اور مزید یہ کہ خدا کا کلام سمجھنے کے لیے ہمیں چودہ صدیاں انتظار بھی کرنا پڑا۔ قرآن مجید کا وہی مفہوم درست ہے جو صحابہ رضوان اللہ علیہم نے سمجھا اور سمجھایا کیونکہ ارشاد باری تعالی ہے: إِنَّا أَنزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿2﴾ [یوسف]

4 بعض ماہرین طبیعیات تو اس بات کو دبا ہی گئے کہ "عدم" (nothing) سے اگر کائنات خود وجود میں آ سکتی ہے تو ان کی "عدم" سے مراد کیا ہے جبکہ بعض نے "عدم" سے "quantum vacuum" مراد لیا ہے اور اس پر کافی بحث ہے کہ اب عامۃ الناس کو دھوکا دینے کے لیے الفاظ کے معانی بھی اپنے ہی مراد لیے جائیں گے۔

اہل مغرب نے اپنے ہر علم، خواہ وہ سائنسی ہو سماجی، تاریخی ہو یا لسانی، کو نظریہ ارتقاء کی روشنی میں مرتب کر کے دکھا دیا ہے اور اہل مشرق کا یہ فریضہ ہے کہ وہ ہر علم کو، چاہے وہ تاریخ ہو سائنس، نظریہ تخلیق کی روشنی میں مرتب کر کے دکھا دیں۔ اور جب تک ہمارے محققین فلسفہ، سائیکالوجی، بیالوجی، نظریاتی فزکس، عمرانیات، لسانیات اور تاریخ کے مضامین میں نظریہ تخلیق کی روشنی میں بحث و تحقیق کی بنیاد نہیں رکھ دیتے، اس وقت تک دنیاوی علوم سے مذہب کا مقدمہ ثابت کرنا ممکن نہیں ہے۔

5 تنزلات ستہ مراد ہیں کہ جس کی کوئی دلیل نص میں صراحتاً تو کجا اشارتاً بھی موجود نہیں ہے۔ اس فلسفہ کے مطابق خالق کے وجود سے مخلوق کے وجود تک کا سفر چھ تنزلات [وحدت/حقیقت محمدیہ، وحدیت/اعیان ثابتہ، روح/عالم امر، مثال/عالم کلی، جسم/عالم خلق، انسان/عالم انسان] میں طے ہوا۔ بعض کے نزدیک "احدیت" پہلا تنزل ہے اور وہ "انسان" کو شامل نہیں کرتے۔ ان کا کہنا ہے کہ "حقیقت" اپنی ذات اور جوہر کے اعتبار سے "واحد" جبکہ اسماء اور صفات کے اعتبار سے "کثرت" ہے کہ "اعیان ثابتہ" نے وجود کی بو بھی نہیں چکھی۔ "وجود مطلق" اور "عدم مطلق" کے مابین حد فاصل "عالم برزخ" ہے۔ "اسماء و صفات" سے "عدم" میں "اعیان ثابتہ" پر تجلی سے "حقائق ممکنات" کا ظہور ہوا۔ اور عالم متجلی "عالم غیب"، "عالم خیال" اور "عالم شہادۃ" میں منقسم ہے۔ "وجود" سے ان کی مراد "مابہ الموجودیۃ" ہے نہ کہ "مصدری معنی" کہ جو محض ذہنی انتزاع ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ "فلاسفہ" کے نزدیک وہ "وجود مطلق بشرط الاطلاق" ہے جبکہ "ان"



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے نزدیک "وجود مطلق لابشرط" ہے۔ پہلی صورت میں خالق کا وجود محض "ذہنی" ہے کہ خارج میں "مطلق" کا وجود ممکن نہیں ہے بلکہ "معین" ہی ہو گا جبکہ دوسری صورت میں مخلوق بھی خالق ہی ہے کہ یہ "مجرد وجود" ہے کہ جس میں واجب، ممکن، قدیم، حادث، واحد، کثیر، ذہنی، خارجی، عالم، جاہل، قادر، عاجز وغیرہ کی کوئی قید نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ان کا کہنا یہ بھی ہے کہ "معدومات" کے "اعیان" عدم میں "ثابت" ہے جبکہ عدم "شیء" ہے۔ پس "وجود" اور "ثبوت" کے مابین فرق کرنے کے باوجود ان میں "اتحاد" ماننے کی وجہ سے یہ "اتحادیہ" میں شامل ہیں کہ ان کے نزدیک "واجب الوجود"، "ممکن الوجود" کا "عین ثابت" ہے۔

اس فلسفے کی معروف بنیادیں دو ہیں ایک یہ کہ "معدوم" بھی "شیء" ہے کہ جس کی "حقیقت"، "ماہیت" یا "عین" ثابت ہے کیونکہ "معلوم" سے تمیز اس کے "شیء" ہونے کو مستلزم ہے۔اور "معدومات" کے "اعیان" ہی "عین وجود حق" ہیں۔ پس "اعیان ثابتہ" قدیم ہیں یعنی جمیع عالم کا "مادہ" قدیم ہے جبکہ "صورت" حادث ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ کسی "شیء" کے ذہنی اور خارجی وجود میں زمین وآسمان کا فرق ہے اور درجہ علم میں کسی شیء کا ذہنی ثبوت، اس کے خارجی ثبوت کو مستلزم نہیں ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

قُل لَّوْ كَانَ مَعَهُ آلِهَةٌ كَمَا يَقُولُونَ إِذًا لَّابْتَغَوْا إِلَىٰ ذِي الْعَرْشِ سَبِيلًا ﴿42﴾ [الإسراء]
لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿22﴾ [الأنبياء]

پس اگر یہ کہا جائے کہ "معدوم" درجہ علم میں "شیء" ہے تو یہ بات درست ہے لیکن یہ کہنا غلط ہے کہ "معدوم" فی نفسہ "شیء" ہے، چاہے وہ درجہ کتابت میں ہی کیوں نہ ہو جیسا کہ ایک روایت کے الفاظ ہیں:

"إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ، فَقَالَ لَهُ: اكْتُبْ قَالَ: رَبِّ وَمَاذَا أَكْتُبُ؟ قَالَ: اكْتُبْ مَقَادِيرَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ" [سنن أبي داود، كِتَاب السُّنَّةِ، بَابٌ فِي الْقَدَرِ، 225/4]

اور یہ بھی واضح رہے کہ "فلاسفہ" کے نزدیک "معدومات" مخلوق ہیں جبکہ "ان" کے نزدیک "عین" ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ "معدوم" کا نہ تو کوئی "ثبوت" ہوتا ہے اور نہ ہی "وجود" جیسا کہ ان کا کہنا ہے کہ "معدوم" کا "ثبوت" تو ہوتا ہے لیکن "وجود" نہیں اور "ثبوت" سے ان کی



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مراد علمی وجود ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِن قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا ﴿9﴾ [مریم]؛ أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ ﴿35﴾ [الطور]

اور ان کا یہ کہنا کہ "وجود" ماہیت اور حقیقت سے زائد ایک صفت ہے، بھی غلط ہے کیونکہ کسی شیء کی "ماہیت" اور "حقیقت" اس کا "عین وجود" ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَن نَّقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿40﴾ [النحل]

اس آیت مبارکہ میں "معدوم" کو درجہ علم میں "شیء" قرار دیا گیا ہے۔اور اگر وہ خارج میں "شیء" ہو تو یہ "تحصیل حاصل" ہے۔اور "معدوم" سے خطاب "طلب جازم" کا اظہار ہے جیسا کہ انسان کا یہ کہنا کہ "ایسا ہی ہونا چاہیے"۔

ان کی دوسری بنیاد یہ ہے کہ "اعیان ثابتہ"، "عین حق" ہیں اور فرعون کے قول کی بھی یہی "حقیقت" ہے۔ دونوں وجود میں "مشترک" ہیں جبکہ "ماہیت" اور "عین" میں فرق ہے کہ "وجود" ان کے نزدیک صفت زائد ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس قول کے ذریعے انہوں نے "خالق" اور "مخلوق" دونوں کا انکار کیا کیونکہ "مراتب وجود" چار ہیں: علمی، عینی لفظی اور رسمی کہ جنہیں خالق نے درج ذیل آیات میں جمع کر دیا ہے:

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ﴿1﴾ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ ﴿2﴾ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ﴿3﴾ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ﴿4﴾ عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ﴿5﴾ [العلق]

اور اشتراک صرف ذہنی وجود میں ہوتا ہے، خارجی وجود میں اشتراک ممکن نہیں ہے لہٰذا "وجود مطلق" اور "حقائق کونیہ" کا مشترک ہونا غلط ہے کیونکہ یہ "حق" کے خارجی وجود کے انکار کو مستلزم ہے اور اسے صرف ذہنی وجود تک محدود کر دیتا ہے۔اس قول کے قائل "ظاہر" اور "مظاہر" اور "مجلی" اور "متجلی" میں فرق کرتے ہیں جبکہ ان میں سے بعض کے نزدیک تو وہ ایسا "وجود مطلق" ہے کہ جس میں "تمیز" اور "تعین" نہیں ہے اور جہاں "تمیز" اور "تعین" ہو جائے وہاں "مخلوق" ہے، چاہے "مرتبہ الٰہیہ" میں ہو جائے۔اور اس قول کا فساد پہلے والے سے بڑھ کر ہے کہ "وجود مطلق" علمی وجود ہے نہ کہ خارجی۔ اور ان میں سے بعض "مطلق" اور "معین" اور "وجود" اور "ماہیت" میں فرق کے بھی قائل نہیں ہیں جیسا کہ سمندر کی موجیں، سمندر اور شعر کے اجزاء، شعر میں داخل ہیں۔اور اس قول کا فساد پہلے دو سے بھی بڑھ کر ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ "اعیان" کے "ظہور" کے بارے ان کا کہنا یہ ہے کہ "حقائق کونیہ" جو کہ "معدوم" ہیں لیکن ان کے "اعیان" علم الٰہی میں اس "تجلی مطلق" میں "ثابت" ہیں



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کہ جو ذات الٰہی کے ساتھ متحد ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ حقائق "معدوم" ہیں یا "مخلوق" ہیں۔ اگر تو "معدوم" ہیں تو کچھ موجود نہیں ہے جو عقلاً مستحال ہے اور اگر "معدوم" ہونے کے بعد "موجود" ہیں تو وہ "حق" نہیں ہو سکتے کہ وہ کبھی "معدوم" نہیں رہا۔

تیسری بات یہ ہے کہ جب انہوں نے "اعیان" کو "مظہر حق" یا "مجلی الٰہی" کہا تو کیا یہ "عین ذات" ہیں، جیسا کہ ان کا کہنا ہے، تو اس صورت میں مخلوق کا "عین ثابت"، اللہ کی "ذات" ہی ہے۔ یا "حق" نے ان "اعیان" کو روشن کر دیا تاکہ وہ اسے جان سکیں تو اس صورت میں ذات باری تعالیٰ "معدوم" کا "معلوم" بن گئی۔

چوتھی بات یہ ہے کہ ان کا یہ جو کہنا ہے کہ "حق" کے ساتھ کچھ نہیں تھا اور وہ اپنی ذات میں "متجلی" تھا کہ "خلیت الٰہیہ" کے "نزول" کے ساتھ "حقیقت نبوت" کی گرہ ظاہر ہوئی جو "وجود" کے لیے آئینہ بن گئی اور "حق" اس میں ظاہر ہوا۔ پس ان کے نزدیک "ظاہر" اور "مظہر" ایک ہی ہیں اور اگر "ظہور" سے مراد "وجود" ہے تو "حق" کا ظہور تکرار کے ساتھ ہوا اور اگر "ظہور" سے مراد "وضوح" ہے تو "مخلوق" تو ہے نہیں تو "وضوح" کس کے لیے ہے۔

پانچویں بات یہ ہے کہ ان کے نزدیک "اعیان ثابتہ" کو چاہے "حق" کہہ لو، چاہے "خلق" کہہ لو، چاہے "حق" اور "خلق" دونوں کہہ لو اور چاہے تو نہ تو "من کل وجہ خلق" اور نہ ہی "من کل وجہ حق" کہہ لو یا کچھ بھی کہہ لو، یا چاہے کسی مقام حیرت میں حیران و پریشان رہو، یہ سب برابر ہے۔

چھٹی بات یہ ہے کہ جسے وہ "سر قدر" کہتے وہ دراصل "جہالت" ہے کہ حق "اعیان" کا محتاج ہے کہ ان پر ایسی ہی "تجلی" ہوتی ہے جیسا کہ ان کی "اقتضاء" ہے لہٰذا ان کے سامنے "عاجز" اور "مجبور" ہے۔ اور ان کے قول کے مطابق "حق" نے وہ جانا جس کا اسے پہلے "علم" نہ تھا حالانکہ وہ ان "ممکنات" کو جانتا ہے جو اس نے پیدا نہیں کیں۔

ساتویں بات یہ ہے کہ ان کا کہنا ہے کہ اسماء، "وجود حق" اور "اعیان" کے مابین "نسبت" اور "اضافت" ہیں۔ اسماء کے احکام، "اعیان ثابتہ" ہیں جو "عدم" میں ہیں۔ اور یہ احکام "اعیان" میں "تجلی حق" کی صورت میں ظاہر ہوئے۔ اور "اعیان" حق کا آئینہ ہیں کہ جن میں وہ اپنے "اسماء" کو دیکھتا ہے۔ جب وہ "اعیان" میں ظاہر ہوا تو "اسماء کی نسبت" قائم ہوئی اور ظاہری کثرت اسی "نسبت" کی ہے کہ اسماء کے احکام "اعیان" کی صورت میں ظاہر ہوئے



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور "وجود" اعیان پر "فائض" ہو کر ان میں "ظاہر" ہوا تو "اعیان" کے پہلو سے "تفرق" حاصل ہوا حالانکہ "وجود مطلق" وہ ہے جو "اذہان" میں "معقول" ہوتا ہے نہ کہ "اعیان" میں "ثابت"۔

اور آخری بات یہ ہے کہ اس فلسفے کے قائلین کا کہنا یہ ہے کہ اس کا مصدر "وحی الٰہی" نہیں بلکہ "کشف والہام" ہے اور کسی متعین شخص کا "کشف والہام" امت کے حق میں "حجت" کیسے ہو سکتا ہے جبکہ خود صاحب کشف کے حق میں بھی اس کے "حجت" ہونے کی کوئی دلیل "نص" میں موجود نہیں ہے۔

ان میں سے وہ بھی ہیں جو اپنے آپ کو "خاتم اولیاء" سمجھتے ہیں اور "خاتم اولیاء" تو "خاتم انبیاء" سے افضل قرار دیتے ہیں اور ان کا یہ خیال ہے کہ تمام انبیاء "خاتم اولیاء" کے "مشکاۃ" سے مستفید ہوتے ہیں۔ یہ اپنی اس "جہالت" کو "توحید خالص" قرار دیتے ہیں جو ان سے پہلے امت میں کسی فقیہہ تو کجا کسی صوفی کو بھی حاصل نہ ہوئی یہاں تک ان کا کہنا یہ بھی ہے کہ جنید بغدادی بھی اس توحید تک نہیں پہنچ پائے تھے جو ہمیں حاصل ہوئی ہے۔ اور یہی "جہل مرکب" ہے۔

ان کے محبین میں سے بعض نے ان کے پہلے قول کی یہ تاویل کی ہے کہ نبی کی ولایت اس کی نبوت سے افضل ہوتی ہے جو کہ خود ایک دوسری جہالت پر مبنی قول ہے۔ نبی ہر "حال" میں اللہ کا ولی ہوتا ہے، چاہے وہ حال "عبادت" کا ہو یا "رسالت" کا۔ کیا نبی فریضہ رسالت کی ادائیگی میں اللہ کا دشمن ہوتا ہے؟ معاذ اللہ!

جس طرح "ارتقاء" کے نظریے نے خدا کے وجود کے انکار کو سائنس بنانے کی ناکام کوشش کی ہے، اسی طرح "تنزل" کے فلسفے نے مخلوق کے وجود کے انکار کو علم بنانے کی سعی لاحاصل کی ہے۔

6جس طرح سائنس کے میدان میں کچھ "مذہبی جیالہ پن" موجود ہے اسی طرح بعض مسلمان ماہر انسانیات اور عمرانیات (Humanists and Social Scientists) میں بھی کچھ ایسے رویہ موجود دیکھنے کو ملتا ہے جیسا کہ بعض مسلم اسکالرز کا یہ وہم ہے کہ مسلم معاشروں میں مغربی الحاد سے پیدا شدہ فساد کا حل "تنزلات ستہ" کے دقیانوسی فلسفے "The Unity of the Being" کو قبول کر لینے میں ہی نظر آتا ہے۔ بعض تو وہ ہیں جنہوں نے اس فلسفے کو انگریزی میں پڑھا ہے، جیسا کہ ملائشیا اور یورپ میں آباد بعض مسلمان مفکرین، کہ جنہوں نے سائیکالوجی کی کچھ جدید بحثوں کو اس کے ساتھ ملا کر ایک عجیب معجون مرکب بنا



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رکھا ہے۔ اور بعض وہ ہیں کہ جنہوں نے اردو، فارسی یا عربی میں مطالعہ کیا ہے لیکن اس مفروضے کے ساتھ کہ اس جیسی اعلی فکر (intellectual thought) مسلمان امت تو کجا دنیا میں ہی پیدا نہیں ہوئی۔ یہ عقیدہ رکھنا کہ مخلوق کا وجود اُس کا وہم یا خالق کا خیال ہے اور وجود صرف خالق ہی کا ہے، مذہب اور سائنس دنوں کے اعتبار سے "جہل مرکب" ہے۔ اور دوسرا اس مقدمے کو ثابت کرنے کے لیے مذہب اور سائنس کا سہارا لینا ایک ذہنی عیاشی کی مشق سے زیادہ کی حیثیت نہیں رکھتا ہے۔ "The Unity of the Being" کے فلسفے کی کوئی ایسی تعبیر کہ جس میں مخلوق کا وجود بھی مانا گیا ہو، چاہے "مثل معدوم" کے درجے میں سہی، تو اس کا حکم الگ ہے۔ اگرچہ ایسی تعبیر اس فلسفے کا معیاری ورژن (standard version) نہیں ہے اور اس کا معیاری ورژن وہی ہے کہ جس میں مخلوق کے وجود کا انکار کیا گیا ہے۔ لیکن اس کے علاوہ بھی اس فلسفے کو مختلف معانی میں استعمال کیا گیا ہے کہ جس کا انکار ممکن نہیں ہے۔ علمی اعتبار سے اگرچہ " The Unity of the Being" کی ہر تعبیر کا حکم ایک نہیں ہے لیکن منہج کے پہلو سے ایک ہی حکم جاری ہو گا۔

[7] منہج کے اعتبار سے ہر اس نظریے یا عقیدے پر کم از کم بدعت کے الفاظ کا اطلاق ہو سکتا ہے کہ جس کا مبدا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات نہ ہو اور جس کے حاملین صحابہ اور قرون اولی کی جماعت نہ ہو۔ نہ ہمارے فقہائے اربعہ "The Unity of the Being" کے مذکورہ بالا عقیدے سے واقف تھے اور نہ ہی ائمہ متکلمین کو اس کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اور بانیان فقہی وکلامی مذاہب امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام بخاری، امام ابن حزم، امام ابوالحسن اشعری، امام ابو منصور ماتریدی رحمہم اللہ اجمعین میں سے کسی ایک کا بھی یہ عقیدہ ہر گز نہیں تھا۔ لہٰذا عقیدہ وفقہ میں پیدا ہونے والے جملہ مذاہب ومکاتب فکر کی روایت میں یہ عقیدہ شامل نہیں ہے اور ساتویں صدی ہجری میں پہلی مرتبہ جامع اور مرتب صورت میں پیش کیا گیا۔ عقلی ومنطقی اعتبار سے اس کے غلط ہونے کے لیے صریح شرعی نصوص، عقل عام (common sense) کے علاوہ وہ سب تحقیقی کام کافی وشافی دلیل ہے جو سائنسی علوم (Natural Sciences) میں امر واقعہ (fact) بن چکا ہے۔

[8] سائنس کا تو ویسے ہی یہ موضوع نہیں ہے اور فلسفہ، عمرانیات (Sociology)، نفسیات (Psychology)، بیالوجی (Biology)، علم الانسان (Anthropology)، علم الآثار (Archeology) اور نظریاتی فزکس (Theoretical Physics) کے جمیع بیانیوں



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(narratives) میں انسان کے مبدا و معاد (Alpha and Omega) کے سوال کے بارے اتنا جواب موجود نہیں ہے کہ جتنا آسمانی مذاہب (Semitic Religions) میں سے کسی ایک مذہب کے بیان میں موجود ہے۔ علاوہ ازیں انسانی اور عمرانی علوم (Humanities and Social Sciences) میں ایسے نظریات موجود ہیں کہ انسان خود ہی مذہب اور خدا دونوں کا خالق ہے لیکن ان جمیع نظریات کے حق میں سائنسی وروایتی شواہد موجود نہیں ہیں۔ علاوہ ازیں ماہرین عمرانیات (Social Scientists) کا اس بارے کسی ایک بیانیے پر اتفاق "ممتنع" (impossible) ہے جبکہ اختلاف زمان ومکان کے باوجود حضرت آدم علیہ السلام سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء ورسل کا دعوی اور بیان ایک ہی رہا ہے اور وہ "توحید" ہے۔[اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ ۗ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿257﴾ [البقرة]؛ قَدْ جَاءَكُم مِّنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ ﴿15﴾ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿16﴾ [المائدة]

[9] وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ ﴿7﴾ [هود]؛ «كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى المَاءِ، ثُمَّ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ، وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ» [صحيح البخاري، كِتَابُ التَّوْحِيدِ، بَابُ {وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى المَاءِ}، 124/9]؛ «أَبِي رَزِينٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ خَلْقَهُ؟ قَالَ: كَانَ فِي عَمَاءٍ مَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ، وَخَلَقَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ» [سنن الترمذي، أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ: وَمِنْ سُورَةِ هُودٍ، 139/5]۔ امام ترمذی، امام ذہبی اور امام ابن حجر رحمہم اللہ نے اس روایت کو "حسن" کہا ہے۔[أيضاً؛ الذهبي، محمد بن أحمد بن عثمان، العلو للعلي الغفار في صحيح الأخبار وسقيمها، دار الفكر – مصر، 1388ھ، 18؛ ابن حجر العسقلاني، أحمد بن علي، هداية الرواة إلى تخريج أحاديث المصابيح والمشكاة، دار ابن القيم – الدمام، الأولى، 1422ھ، 248/5 ] جبکہ امام ابن جریر طبری، امام ابن حبان، امام ابن العربی اور امام ابن قیم رحمہم اللہ نے "صحیح" کہا ہے۔[الطبري، أبو جعفر محمد بن جرير بن يزيد بن كثير بن غالب الآملي، تاريخ الطبري = تاريخ الرسل



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



والملوك، دار التراث – بيروت، الثانية - 1387 هـ، 40/1؛ ابن حبان، محمد البستي، صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان، مؤسسة الرسالة – بيروت، الثانية، 1414هـ، 6144؛ ابن العربي، محمد بن عبد الله، عارضة الأحوذي بشرح صحيح الترمذي، دار الفكر، 1415 هـ، 208/6؛ ابن القيم، محمد بن أبي بكر، أعلام الموقعين عن رب العالمين، دار إحياء التراث العربي، الأولى، 1422هـ، 224/4]۔

[10]«إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ، فَقَالَ لَهُ: اكْتُبْ قَالَ: رَبِّ وَمَاذَا أَكْتُبُ؟ قَالَ: اكْتُبْ مَقَادِيرَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ» [أبو داود، سليمان بن الأشعث بن إسحاق السِّجِسْتاني، سنن أبي داود، كِتَاب السُّنَّةِ، بَابٌ فِي الْقَدَرِ، المكتبة العصرية، صيدا – بيروت، 225/4]

[11]هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿29﴾ [البقرة]؛ قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَندَادًا ۚ ذَٰلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿9﴾ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِن فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِّلسَّائِلِينَ ﴿10﴾ ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ ﴿11﴾ فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَأَوْحَىٰ فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا ۚ وَزَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَحِفْظًا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿12﴾ [فصلت]

[12]إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿54﴾ [الأعراف]؛ إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۖ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ ۖ مَا مِن شَفِيعٍ إِلَّا مِن بَعْدِ إِذْنِهِ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿3﴾ [يونس]؛ اللَّهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ۖ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۖ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُم بِلِقَاءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ ﴿2﴾ [الرعد]؛ تَنزِيلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْأَرْضَ وَالسَّمَاوَاتِ الْعُلَى ﴿4﴾ الرَّحْمَٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَىٰ ﴿5﴾ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَىٰ ﴿6﴾ [طه]؛ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۚ الرَّحْمَٰنُ فَاسْأَلْ بِهِ خَبِيرًا ﴿59﴾ [الفرقان]؛ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۖ مَا لَكُم مِّن



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دُونِهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ ۚ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿4﴾ [السجدة]؛ هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۖ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿4﴾ [الحديد]

13أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ ۖ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۗ وَمَن يُهِنِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن مُّكْرِمٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۩ ﴿18﴾ [الحج]؛ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿56﴾ [الذاريات]؛ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ ﴿25﴾ [الأنبياء]

14أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ﴿115﴾ [المؤمنون]؛ الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۚ ﴿2﴾ [الملك]

15وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿56﴾ [الذاريات]؛ الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ﴿2﴾ [الملك]؛ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۗ ﴿7﴾ [هود]

16عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ، وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ، وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ» [مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري، المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم المعروف بصحيح المسلم، كِتَابُ الزُّهْدِ وَالرَّقَائِقِ، بَابٌ فِي أَحَادِيثَ مُتَفَرِّقَةٍ، دار إحياء التراث العربي – بيروت، 2294/4]

17وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ ﴿30﴾ [البقرة]

18فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ﴿29﴾ [الحجر]

19أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَرْضِ، فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلَى قَدْرِ الْأَرْضِ: جَاءَ مِنْهُمُ الْأَحْمَرُ، وَالْأَبْيَضُ، وَالْأَسْوَدُ، وَبَيْنَ ذَلِكَ، وَالسَّهْلُ، وَالْحَزْنُ، وَالْخَبِيثُ، وَالطَّيِّبُ» [سنن أبي داود، كِتَاب السُّنَّةِ، بَابٌ فِي الْقَدَرِ، 222/4]

20 وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن سُلَالَةٍ مِّن طِينٍ ﴿12﴾ [المؤمنون]

21 قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ﴿75﴾ [صٓ]

22عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَمَّا صَوَّرَ اللهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَتْرُكَهُ، فَجَعَلَ إِبْلِيسُ يُطِيفُ بِهِ، يَنْظُرُ مَا هُوَ، فَلَمَّا رَآهُ أَجْوَفَ عَرَفَ أَنَّهُ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ» [صحیح المسلم، کتاب الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ، بَابُ خَلْقِ الْإِنْسَانِ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ، 2016/4]

23 ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِن رُّوحِهِ ۖ ﴿9﴾ [السجدة]

24 وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿30﴾ [البقرة]

25 وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ ۗ أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۚ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا ﴿50﴾ [الكهف]

26 وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ لَمْ يَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ ﴿11﴾ قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ ۖ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ ﴿12﴾ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَن تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ الصَّاغِرِينَ ﴿13﴾ قَالَ أَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿14﴾ قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ﴿15﴾ قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿16﴾ ثُمَّ لَآتِيَنَّهُم مِّن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَن شَمَائِلِهِمْ ۖ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ ﴿17﴾ [الأعراف]

27 يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ ﴿1﴾ [النساء]

28 الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ۖ وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنسَانِ مِن طِينٍ ﴿7﴾ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِن سُلَالَةٍ مِّن مَّاءٍ مَّهِينٍ ﴿8﴾ [السجدة]؛ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ﴿54﴾ [الفرقان]؛ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۖ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ ﴿30﴾ [الأنبياء]

29 وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ ﴿35﴾ [البقرة]

30 قَالَ اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۖ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ﴿24﴾ قَالَ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ ﴿25﴾ [الأعراف]

31 قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا ۖ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَن تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿38﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿39﴾ [البقرة]



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



[32] وَالذَّارِيَاتِ ذَرْوًا ﴿1﴾ فَالْحَامِلَاتِ وِقْرًا ﴿2﴾ فَالْجَارِيَاتِ يُسْرًا ﴿3﴾ فَالْمُقَسِّمَاتِ
أَمْرًا ﴿4﴾ إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَصَادِقٌ ﴿5﴾ وَإِنَّ الدِّينَ لَوَاقِعٌ ﴿6﴾ [الذاريات]؛ إِلَيْهِ
مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا ۖ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ إِنَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا
يَكْفُرُونَ ﴿4﴾ [يونس]؛ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۚ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ
خَلْقٍ نُّعِيدُهُ ۚ وَعْدًا عَلَيْنَا ۚ إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ﴿104﴾ [الأنبياء] فَإِن تَوَلَّوْا فَقُلْ
آذَنتُكُمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ ۖ وَإِنْ أَدْرِي أَقَرِيبٌ أَم بَعِيدٌ مَّا تُوعَدُونَ ﴿109﴾
[الأنبياء]؛ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ ﴿51﴾ قَالُوا يَا
وَيْلَنَا مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا ۜ ۗ هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ﴿52﴾ إِن
كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ﴿53﴾ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ
شَيْئًا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿54﴾ إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ
فَاكِهُونَ ﴿55﴾ هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ ﴿56﴾ لَهُمْ فِيهَا
فَاكِهَةٌ وَلَهُم مَّا يَدَّعُونَ ﴿57﴾ سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ ﴿58﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا
الْمُجْرِمُونَ ﴿59﴾ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ
عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿60﴾ وَأَنِ اعْبُدُونِي ۚهَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿61﴾ وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنكُمْ
جِبِلًّا كَثِيرًا ۖأَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ﴿62﴾ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ
﴿63﴾ اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿64﴾ [يس]؛ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا
يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ ۚ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ ﴿42﴾ مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي
رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۖ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ ﴿43﴾ وَأَنذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ
الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ
الرُّسُلَ ۗ أَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ ﴿44﴾ وَسَكَنتُمْ فِي مَسَاكِنِ
الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ ﴿45﴾ وَقَدْ
مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِندَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ وَإِن كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿46﴾ فَلَا
تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ ﴿47﴾ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ
غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ ۖ وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿48﴾ وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ
مُّقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿49﴾ سَرَابِيلُهُم مِّن قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ وُجُوهَهُمُ النَّارُ ﴿50﴾
لِيَجْزِيَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿51﴾ هَٰذَا بَلَاغٌ لِّلنَّاسِ
وَلِيُنذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ﴿52﴾ [إبراهيم]

[33] شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَعِيسَىٰ ۖ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ ۚ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ ۚ اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَن يُنِيبُ ﴿13﴾ [الشورى]؛ وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنكَ وَمِن نُّوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۖ وَأَخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا ﴿7﴾ [الأحزاب]؛ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿33﴾ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِن بَعْضٍ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿34﴾ [آل عمران]؛ عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَجْمَعُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسَ، فَيَقُومُ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ، فَيَأْتُونَ آدَمَ، فَيَقُولُونَ: يَا أَبَانَا، اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ: وَهَلْ أَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا خَطِيئَةُ أَبِيكُمْ آدَمَ، لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، اذْهَبُوا إِلَى ابْنِي إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللهِ"، قَالَ: "فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، إِنَّمَا كُنْتُ خَلِيلًا مِنْ وَرَاءَ وَرَاءَ، اعْمِدُوا إِلَى مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كَلَّمَهُ اللهُ تَكْلِيمًا، فَيَأْتُونَ مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى كَلِمَةِ اللهِ وَرُوحِهِ، فَيَقُولُ عِيسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُومُ فَيُؤْذَنُ لَهُ. [صحيح مسلم، كِتَابُ الْإِيمَانَ، بَابُ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً فِيهَا، 186/1-187]؛ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ خَمْسَةٌ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْخَمْسَةِ: نُوحٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَمُوسَى وَعِيسَى وَمُحَمَّدٌ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ «هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَإِنْ كَانَ مَوْقُوفًا عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ» التعليق من تلخيص الذهبي ''صحيح'' [المستدرك على الصحيحين، كِتَابُ تَوَارِيخِ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، ذِكْرُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، 595/2]

[34] اہل تاریخ نے دنیا کی تاریخ کو جو مختلف ادوار میں تقسیم کیا ہے، یہ تقسیم "مذہب" کے بیان کی روشنی میں "قابل اصلاح" ہے۔ پہلا اور دوسرا دور تو وہ ہے جسے اہل تاریخ "ما قبل تاریخ/قدیم حجری دور" [Paleolithic age (2,500,000-20,000/12,000 BCE), Britannica] اور "جدید حجری دور" [Neolithic age (12,000-4,500/3,500/3,300 BCE), ASPRO] جبکہ تیسرے اور چوتھے کو "کانسی کا دور" [Bronze age (3,000-1,200 BCE), Britannica] اور "لوہے کا دور" [Iron age (1,200-500 BCE-CE), Britannica] کا نام دیتے ہیں۔ اور پانچواں "قرون وسطی" [Middle ages (500-1,500 CE), Britannica] کا دور جبکہ آخری اور معاصر دور "دور جدید" [Modern Age) ہے۔ بہر حال اہل مذہب کو اُنہی پانچ ادوار کی روشنی میں



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تاریخ انسانی کا مطالعہ کرنا چاہیے کہ جو ہم نے اوپر متن میں نقل کر دیے ہیں کیونکہ یہ تقسیم ایک واقعی امر ہے نہ کہ محض "فرضیہ" (hypothesis)۔

آخری اور معاصر دور کا آغاز محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا ہے اور یہی "دور جدید" ہے کہ جس کا اختتام "الساعۃ/الواقعہ/القیامۃ" پر ہو گا۔

[35]وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿31﴾ قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿32﴾ قَالَ يَا آدَمُ أَنبِئْهُم بِأَسْمَائِهِمْ ۖ فَلَمَّا أَنبَأَهُم بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿33﴾ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿34﴾ وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿35﴾ فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ ۖ وَقُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۖ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ﴿36﴾ [البقرة]؛ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ ۖ ﴿48﴾ [المائدة]؛ عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَجْمَعُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسَ، فَيَقُومُ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ، فَيَأْتُونَ آدَمَ، فَيَقُولُونَ: يَا أَبَانَا، اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ: وَهَلْ أَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا خَطِيئَةُ أَبِيكُمْ آدَمَ، لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، اذْهَبُوا إِلَى ابْنِي إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللهِ"، قَالَ: "فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، إِنَّمَا كُنْتُ خَلِيلًا مِنْ وَرَاءَ وَرَاءَ، اعْمِدُوا إِلَى مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كَلَّمَهُ اللهُ تَكْلِيمًا، فَيَأْتُونَ مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى كَلِمَةِ اللهِ وَرُوحِهِ، فَيَقُولُ عِيسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُومُ فَيُؤْذَنُ لَهُ. [صحيح مسلم، كِتَابُ الْإِيمَانِ، بَابُ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً فِيهَا، 186/1-187]؛ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عِنْدَ رَبِّهِمَا، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، قَالَ مُوسَى: أَنْتَ آدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ، وَأَسْكَنَكَ فِي جَنَّتِهِ، ثُمَّ أَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيئَتِكَ إِلَى الْأَرْضِ، فَقَالَ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ وَأَعْطَاكَ الْأَلْوَاحَ فِيهَا تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا، فَبِكَمْ وَجَدْتَ اللهَ كَتَبَ التَّوْرَاةَ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ، قَالَ مُوسَى: بِأَرْبَعِينَ عَامًا، قَالَ آدَمُ: فَهَلْ وَجَدْتَ



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فِيهَا وَعَصَى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَى، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَفَتَلُومُنِي عَلَى أَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللهُ عَلَيَّ أَنْ أَعْمَلَهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً؟" قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى» [صحيح مسلم، كتاب الْقَدَرِ، بَابُ حِجَاجِ آدَمَ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، 2043/4]

[36] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «إِنَّ أَوَّلَ مَا أَهْبَطَ اللَّهُ آدَمَ إِلَى أَرْضِ الْهِنْدِ» هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، التعليق من تلخيص الذهبي "صحيح" [المستدرك على الصحيحين، كِتَابُ تَوَارِيخِ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، ذِكْرُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، دار الكتب العلمية – بيروت، الأولى، 1411 – 1990، 591/2]

سری لنکا کے شہر "رتنا پورہ" کے جنوب مشرق میں 40 میل کے فاصلے پر ایک پہاڑی "سری پادا" کی چوٹی پر پانچ فٹ چار انچ لمبے اور چھ انچ چوڑے پاؤں کا نشان ہے۔ اس پہاڑ کی چوٹی کو مقامی مسلمان اور عیسائی "آدم کی چوٹی" (Adam's Peak) کا نام دیتے ہیں اور ان کے ہاں معروف زبانی روایت (oral tradition) کے مطابق آدم جنت سے زمین پر یہاں اتارے گئے تھے۔

[37] عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ لَمَّا أَخْرَجَ آدَمَ مِنَ الْجَنَّةِ زَوَّدَهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ، وَعَلَّمَهُ صَنْعَةَ كُلِّ شَيْءٍ فَثِمَارُكُمْ هَذِهِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ غَيْرَ أَنَّ هَذِهِ تَغَيَّرُ وَتِلْكَ لَا تَغَيَّرُ» هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، التعليق من تلخيص الذهبي "صحيح" [المستدرك على الصحيحين، كِتَابُ تَوَارِيخِ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، ذِكْرُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، 592/2]

آدم کا بیٹا قائن "عدن" کے مشرق میں "نود" کے علاقہ میں آباد ہوا اور وہاں اپنے بیٹے "حنوک" کے نام سے ایک شہر آباد کیا۔ حنوک سے عیراد، عیراد سے محویاایل، محویاایل سے متوساایل، متوساایل سے لمک پیدا ہوا۔ لمک سے یابل، یوبل اور بلقائن پیدا ہوئے۔ یابل کی اولاد نے خانہ بدوشی اختیار کی جبکہ یوبل کی اولاد نے آلات موسیقی بانسری وغیرہ ایجاد کی۔ اور بلقائن نے لوہے اور پیتل کے ہتھیار بنائے۔ [عہد نامہ قدیم: پیدائش: 4:1-23]

[38] وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿31﴾ قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿32﴾ قَالَ يَا آدَمُ أَنبِئْهُم بِأَسْمَائِهِمْ ۖ فَلَمَّا أَنبَأَهُم بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿33﴾ [البقرة]؛ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَجْتَمِعُ المؤْمِنُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، فَيَقُولُونَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ أَبُو النَّاسِ، خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَأَسْجَدَ لَكَ مَلاَئِكَتَهُ، وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ. [صحيح البخاري، كِتَابُ تَفْسِيرِ القُرْآنِ، بَابُ قَوْلِ اللَّهِ: {وَعَلَّمَ آدَمَ الأَسْمَاءَ كُلَّهَا، 17/6 ]؛ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: عَلَّمَ اللَّهُ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا، وَهِيَ هَذِهِ الْأَسْمَاءُ الَّتِي يَتَعَارَفُ بِهَا النَّاسُ: إِنْسَانٌ وَدَابَّةٌ، وَأَرْضٌ، وَسَهْلٌ، وَبَحْرٌ، وَجَبَلٌ، وَحِمَارٌ، وَأَشْبَاهُ ذَلِكَ مِنَ الْأُمَمِ وَغَيْرِهَا. [الطبري، أبو جعفر محمد بن جرير بن يزيد الآملي، جامع البيان عن تأويل آي القرآن = تفسير الطبري، دار هجر للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان، الأولى، 1422 هـ - 2001 م، 514/1]؛ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: «عَلَّمَهُ اسْمَ الْقَصْعَةِ وَالْفَسْوَةِ وَالْفُسَيَّةِ» [تفسير الطبري: 515/1]؛ عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: عَلَّمَهُ اسْمَ كُلِّ شَيْءٍ: هَذِهِ الْخَيْلُ، وَهَذِهِ الْبِغَالُ، وَالْإِبِلُ، وَالْجِنُّ، وَالْوَحْشُ، وَجَعَلَ يُسَمِّي كُلَّ شَيْءٍ بِاسْمِهِ. [تفسير الطبري: 517/1]

آدم کی تنہائی دور کرنے کے لیے خدا نے مٹی سے جانور اور پرندے بنائے اور انہیں آدم کے سامنے رکھا اور آدم نے ان کو جس نام سے پکارا، وہی ان کا نام ٹھہرا۔ [عہد نامہ قدیم: پیدائش: 2:1-25]؛ زبان کا اختلاف پہلی مرتبہ نوح کی اولاد میں اس وقت سامنے آیا جبکہ انہوں نے روئے زمین پر پہلی مرتبہ اینٹوں کو آگ میں پکا کر "بابل" کا شہر آباد کرنا چاہا اور اس شہر میں آسمانوں کی بلندیوں کو پہنچنے والا برج بنانے کا ارادہ کیا تاکہ دنیا میں کا نام باقی رہے تو خدا نے انہیں اس مقصد سے باز رکھنے کے لیے زمین میں پراگندہ کر دیا اور ان کی زبانوں میں اختلاف ڈال دیا۔ [عہد نامہ قدیم: پیدائش: 11:1-10]

[39] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَخَذَ اللَّهُ الْمِيثَاقَ مِنْ ظَهْرِ آدَمَ بِنَعْمَانَ، يَعْنِي بِعَرَفَةَ، فَأَخْرَجَ مِنْ صُلْبِهِ كُلَّ ذُرِّيَّةٍ ذَرَأَهَا فَنَثَرَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالذَّرِّ، ثُمَّ كَلَّمَهُمْ قُبُلًا وَقَالَ: {أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ} [الأعراف: 172] إِلَى قَوْلِهِ {بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ} [الأعراف: 173] هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، التعليق من تلخيص الذهبي ''صحيح'' [المستدرك على الصحيحين، كِتَابُ تَوَارِيخِ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، ذِكْرُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، 593/2]

[40] عن عبد الله بن عَمرو، قال: لما أَهْبَطَ الله آدمَ أَهْبَطَه بأرضِ الهِنْد... ثم خَرَجَ إلى الشَّام



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فماتَ بها. [ الطبراني، أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الشامي، المعْجَمُ الكَبِير للطبراني، مكتبة ابن تيمية – القاهرة، 343/13]

خدا نے آدم کو زمین کے مشرق میں "عدن" کے مقام پر ایک "باغ" میں رکھا۔ "عدن" سے ایک دریا "باغ" کو سیراب کرنے کے لیے نکلا اور چار ندیوں میں تقسیم ہوا۔ "فیسون" کی وادی "حویلہ" کی سرزمین جبکہ "جیحون" کی وادی "کوش" کی وادی کو سیراب کرتی تھی۔ تیسری "دجلہ" کی وادی اور چوتھی "فرات" ہے۔[عہد نامہ قدیم: پیدائش: 2: 1-25]؛آدم کا بیٹا قائن "عدن" کے مشرق میں "نود" کے علاقہ میں آباد ہوا اور وہاں اپنے بیٹے "حنوک" کے نام سے ایک شہر آباد کیا۔[عہد نامہ قدیم: پیدائش: 4: 1-23]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ، وَالْفُرَاتُ وَالنِّيلُ كُلٌّ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ» [صحيح مسلم، كتاب الْجَنَّةِ وَصِفَةِ نَعِيمِهَا وَأَهْلِهَا، بَابُ مَا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ، 2183/4] فَرُفِعَ لِي البَيْتُ المَعْمُورُ، فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ، فَقَالَ: هَذَا البَيْتُ المَعْمُورُ يُصَلِّي فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ، إِذَا خَرَجُوا لَمْ يَعُودُوا إِلَيْهِ آخِرَ مَا عَلَيْهِمْ، وَرُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ المُنْتَهَى، فَإِذَا نَبِقُهَا كَأَنَّهُ قِلاَلُ هَجَرَ وَوَرَقُهَا، كَأَنَّهُ آذَانُ الفُيُولِ فِي أَصْلِهَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ، وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ، فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ، فَقَالَ: أَمَّا البَاطِنَانِ: فَفِي الجَنَّةِ، وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ: النِّيلُ وَالفُرَاتُ. [صحيح البخاري، كِتَابُ بَدْءِ الخَلْقِ، بَابُ ذِكْرِ المَلاَئِكَةِ، 109/4]

آدم کی پیدائش اور جنت رکھے جانے کا قصہ ہمیں سمیری (Sumerian) تہذیب کی قدیم ترین نظم "رزمیہ گلگامش" (Epic of Gilgamesh) میں بھی ملتا ہے۔ یہ نظم "بابل" (Babylon) شہر کی کھدائی کے دوران 1800(BC) کے زمانے میں لکھی گئی تختیوں پر ملی ہے۔"اترا ہاسس" (Atra-Hasis) جو کہ "اکادی" (Akkadian) تہذیب کے باقیات کی ایک رزمیہ نظم ہے کہ جس کے تقریباً(BC) 1650ء کے دور کے نسخے دریافت ہوئے ہیں۔اس نظم میں بھی آدم کی پیدائش اور طوفان نوح، دونوں قصے موجود ہیں۔ سمیری بادشاہوں کی فہرست میں "اریدو" (Eridu) کو پہلے سمیری بادشاہ کا شہر قرار دیا گیا ہے جو کہ عراق میں "اُور" (Ur) کے شہر سے 12 کلومیٹر جنوب مغرب میں واقع ہے۔ سمیری تہذیب ہی کے ایک اور قصے "زیوسدرا" (Ziusudra) میں بھی تخلیق اور طوفان کا قصہ موجود ہے۔علاوہ ازیں اس قصے کے مطابق طوفان سے پہلے آباد کیے جانے والوں شہروں میں پہلا شہر "اریدو" (Eridu) جبکہ دوسرا عراق کا شہر "بادتبیرا" (Bad-Tibira) ہے۔ تیسرا "لارسا" (Larsa)، چوتھا "سیپار" (Sippar) اور پانچواں



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"شوروپاک" (Shuruppak) ہے اور یہ سب شہر عراق میں ہی پاس پاس ہی موجود ہیں۔ "حکمائے سبعہ لمابین النھرین" (Mesopotamian Seven Sages) میں پہلے حکیم "اداپا" (Adapa) کے قصے میں بھی تخلیق کے واقعے کا ذکر ہے اور اس واقعہ کے مخطوطات (manuscripts) تقریباً (BC)1400 کے زمانے کے ہیں۔

41 سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ، أَنَّ رَجُلًا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَبِيٌّ كَانَ آدَمُ؟ قَالَ: «نَعَمْ، مُكَلَّمٌ»، قَالَ: فَكَمْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ نُوحٍ؟ قَالَ: «عَشَرَةُ قُرُونٍ» [صحيح ابن حبان، كِتَابُ التَّارِيخِ، بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا كَانَ بَيْنَ آدَمَ وَنُوحٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا مِنَ الْقُرُونِ، مؤسسة الرسالة، بيروت، الأولى، 1408 هـ - 1988 م، 69/14؛ سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها: 358/6-360]

آدم سے سیت، سیت سے انوس، انوس سے قینان، قینان سے محلل ایل، محلل ایل سے یارد، یارد سے حنوک، حنوک سے متوسلح، متوسلح سے لمک اور لمک سے نوح پیدا ہوئے۔[عہد نامہ قدیم: پیدائش: 5:1-32] "بائبل" کے بیان کے مطابق آدم اور نوح علیہما الصلاۃ والسلام کے مابین 1056 برس کا فرق ہے۔[عہد نامہ قدیم: پیدائش: 5:1-32]

42 كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ وَأَنزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ ۚ وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۖ فَهَدَى اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ ۗ وَاللَّهُ يَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿213﴾ [البقرة]؛ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «كَانَ بَيْنَ نُوحٍ وَآدَمَ عَشَرَةُ قُرُونٍ كُلُّهُمْ عَلَى شَرِيعَةٍ مِنَ الْحَقِّ، فَاخْتَلَفُوا فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ». قَالَ: وَكَذَلِكَ فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ «كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا»، هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، التعليق من تلخيص الذهبي "على شرط البخاري" [المستدرك على الصحيحين، كِتَابُ تَوَارِيخِ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، ذِكْرُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، 596/2]

43 وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ﴿23﴾ وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا ۖ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا ﴿24﴾ [نوح]؛ «صَارَتِ الأَوْثَانُ الَّتِي كَانَتْ فِي قَوْمِ نُوحٍ فِي العَرَبِ بَعْدُ أَمَّا وَدٌّ كَانَتْ لِكَلْبٍ بِدَوْمَةِ الجَنْدَلِ، وَأَمَّا سُوَاعٌ كَانَتْ لِهُذَيْلٍ، وَأَمَّا يَغُوثُ فَكَانَتْ لِمُرَادٍ، ثُمَّ لِبَنِي غُطَيْفٍ بِالْجَوْفِ، عِنْدَ سَبَإٍ، وَأَمَّا يَعُوقُ فَكَانَتْ لِهَمْدَانَ، وَأَمَّا نَسْرٌ فَكَانَتْ لِحِمْيَرَ لِآلِ ذِي الكَلاَعِ، أَسْمَاءُ رِجَالٍ



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



صَالِحِينَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ، فَلَمَّا هَلَكُوا أَوْحَى الشَّيْطَانُ إِلَى قَوْمِهِمْ، أَنِ انْصِبُوا إِلَى مَجَالِسِهِمُ الَّتِي كَانُوا يَجْلِسُونَ أَنْصَابًا وَسَمُّوهَا بِأَسْمَائِهِمْ، فَفَعَلُوا، فَلَمْ تُعْبَدْ، حَتَّى إِذَا هَلَكَ أُولَئِكَ وَتَنَسَّخَ العِلْمُ عُبِدَتْ» [صحيح البخاري، كِتَابُ تَفْسِيرِ القُرْآنِ، بَابُ {وَدًّا وَلاَ سُوَاعًا، وَلاَ يَغُوثَ وَيَعُوقَ}، 160/6]؛ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «كَانَ بَيْنَ نُوحٍ وَآدَمَ عَشَرَةُ قُرُونٍ كُلُّهُمْ عَلَى شَرِيعَةٍ مِنَ الْحَقِّ، فَاخْتَلَفُوا فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ». قَالَ: وَكَذَلِكَ فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ «كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا»، هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، التعليق من تلخيص الذهبي "على شرط البخاري" [المستدرك على الصحيحين، كِتَابُ تَوَارِيخِ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، ذِكْرُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، 596/2]

44 وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ ۖ وَقِيلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿44﴾ [هود]

زبان کا اختلاف پہلی مرتبہ نوح کی اولاد میں اس وقت سامنے آیا جبکہ انہوں نے روئے زمین پر پہلی مرتبہ اینٹوں کو آگ میں پکا کر "بابل" کا شہر آباد کرنا چاہا اور اس شہر میں آسمانوں کی بلندیوں کو پہنچنے والا برج بنانے کا ارادہ کیا تاکہ دنیا میں کا نام باقی رہے تو خدا نے انہیں اس مقصد سے باز رکھنے کے لیے زمین میں پراگندہ کر دیا اور ان کی زبانوں میں اختلاف ڈال دیا۔[عہد نامہ قدیم: پیدائش:11:1-10]

45 وَلَقَدْ نَادَانَا نُوحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيبُونَ ﴿75﴾ وَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ﴿76﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِينَ ﴿77﴾ [الصافات]؛ فَكَذَّبُوهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَمَن مَّعَهُ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنَاهُمْ خَلَائِفَ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۖ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنذَرِينَ ﴿73﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِن بَعْدِهِ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِن قَبْلُ ۚ كَذَٰلِكَ نَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِ الْمُعْتَدِينَ ﴿74﴾ [يونس]؛ قِيلَ يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِّنَّا وَبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ أُمَمٍ مِّمَّن مَّعَكَ ۚ وَأُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿48﴾ [هود]؛ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ ۖ فَمِنْهُم مُّهْتَدٍ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿26﴾ [الحديد]؛ وَقَوْمَ نُوحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً ۖ وَأَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿37﴾ وَعَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَٰلِكَ كَثِيرًا ﴿38﴾ [الفرقان]؛ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا فَأَخَذَهُمُ الطُّوفَانُ وَهُمْ ظَالِمُونَ ﴿14﴾ [العنكبوت]



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"نُوح کے بیٹے جو کشتی سے نکلے سم، حام اور یافت تھے اور حام کنعان کا باپ تھا۔یہی تینوں نُوح کے بیٹے تھے اور اِن ہی کی نسل ساری زمین پر پھیلی۔"[عہد نامہ قدیم: پیدائش: 9: 18-19]

اس "طوفان" اور "کشتی" کا ذکر ہمیں سمیری (Sumerian) تہذیب کی قدیم ترین نظم "رزمیہ گلگامش" (Epic of Gilgamesh) میں بھی ملتا ہے۔ یہ نظم "بابل" (Babylon) شہر کی کھدائی کے دوران 1800(BC) کے زمانے میں لکھی گئی تختیوں پر ملی ہے۔

[46] عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «وَلَدُ نُوحٍ ثَلَاثَةٌ سَامُ وَحَامُ وَيَافِثُ أَبُو الرُّومِ» هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، التعليق من تلخيص الذهبي "صحيح" [المستدرك على الصحيحين، كِتَابُ تَوَارِيخِ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، ذِكْرُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، 595/2]

[47] عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَامٌ أَبُو العَرَبِ، وَيَافِثُ أَبُو الرُّومِ، وَحَامٌ أَبُو الحَبَشِ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَيُقَالُ: يَافِثُ وَيَافِتُ وَيَفَثُ. [سنن الترمذي، أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ، بَابٌ فِي فَضْلِ العَرَبِ، 213/6]

"سام" کی اولاد میں عیلام، اسور، ارفکسد، لود اور ارام ہیں۔ "ارام" کی اولاد میں عوض، حول، جتر اور مس ہیں جبکہ "ارفکسد" سے سلح، سلح سے عبر، عبر سے فلج اور یقطان پیدا ہوئے۔اور "یقطان" سے موداد، سلف، حصار ماوات، اراخ، ہدورام، اوزال، دقلہ، عوبل، ابی مائیل، سبا، اوفیر، حویلہ اور یوباب پیدا ہوئے۔ "حام" کی اولاد میں کوش، مصر، فوط اور کنعان ہیں۔ "کوش" کی اولاد میں سبا، حویلہ، سبتہ، رعماہ، سبتیکہ، نمرود ہیں جبکہ "مصر" سے لودی، عنامی، الہامی، نفتوحی، فتروسی، کسلوحی اور کفتوری پیدا ہوئے۔ "کنعان" سے صیدا، حت، یبوسی، اموری، جرجاسی، حوی، عرقی، سینی، اروادی، صماری، حماتی ہیں۔ "رعماہ" کی اولاد میں سبا اور ددان ہیں۔ "یافت" کی اولاد میں جمر، ماجوج، مادی، یاوان، توبل، مسک اور تیراس ہیں۔ "جمر" کی اولاد میں اشکناز، ریفت اور تجرمہ جبکہ "یاوان" کے بیٹوں میں الیسہ، ترسیس، کتی اور دودانی ہیں۔[عہد نامہ قدیم: پیدائش: 10: 1-32]

[48] أَبُو أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَبِيًّا كَانَ آدَمُ؟ قَالَ: «نَعَمْ، مُعَلَّمٌ مُكَلَّمٌ» قَالَ: كَمْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ نُوحٍ؟ قَالَ: «عَشْرُ قُرُونٍ» قَالَ: كَمْ بَيْنَ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ؟ قَالَ: «عَشْرُ قُرُونٍ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَمْ كَانَتِ الرُّسُلُ؟ قَالَ: «ثَلَاثَ مِائَةٍ وَخَمْسَ عَشْرَةَ جَمًّا غَفِيرًا»، هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، التعليق من



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تلخیص الذھبي ”علی شرط مسلم“ [المستدرك علی الصحیحین، كِتَابُ تَوَارِيخِ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، ذِكْرُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، 288/2؛ سلسلة الأحاديث الصحیحة وشيء من فقهها وفوائدها: 852/7-855]

نوح سے سم، سم سے ارفکسد، ارفکسد سے سلح، سلح سے عبر، عبر سے فلج، فلج سے رعو، رعو سے سروج، سروج سے نحور، نحور سے تارخ اور تارخ سے ابرام، نحور اور حاران پیدا ہوئے۔ اور حاران سے لوط پیدا ہوئے۔ [عہد نامہ قدیم: پیدائش: 5:32] بائبل کے بیان کے مطابق نوح سے ابراہیم تک 890 برس کا فرق ہے۔ [عہد نامہ قدیم: پیدائش: 11:1-32]

[49] وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۗ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۚ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿65﴾ قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي سَفَاهَةٍ وَإِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿66﴾ قَالَ يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي سَفَاهَةٌ وَلَٰكِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿67﴾ أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَأَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِينٌ ﴿68﴾ أَوَعَجِبْتُمْ أَن جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنكُمْ لِيُنذِرَكُمْ ۚ وَاذْكُرُوا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِن بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ وَزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَسْطَةً ۖ فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿69﴾ [الأعراف]؛ كَذَّبَتْ عَادٌ الْمُرْسَلِينَ ﴿123﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿124﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿125﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿126﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿127﴾ أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ آيَةً تَعْبَثُونَ ﴿128﴾ وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ ﴿129﴾ وَإِذَا بَطَشْتُم بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ ﴿130﴾ [الشعراء]؛ وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ إِذْ أَنذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿21﴾ [الأحقاف]؛ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿6﴾ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿7﴾ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ﴿8﴾ [الفجر]

[50] وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۗ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً ۖ فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ ۖ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿73﴾ وَاذْكُرُوا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِن بَعْدِ عَادٍ وَبَوَّأَكُمْ فِي الْأَرْضِ تَتَّخِذُونَ مِن سُهُولِهَا قُصُورًا وَتَنْحِتُونَ الْجِبَالَ بُيُوتًا ۖ فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿74﴾ [الأعراف]؛ وَعَادًا وَثَمُودَ وَقَد تَّبَيَّنَ لَكُم مِّن مَّسَاكِنِهِمْ ۖ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ ﴿38﴾ [العنكبوت]؛ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُم مِّنَ الْقُرَىٰ وَصَرَّفْنَا الْآيَاتِ



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿27﴾ [الأحقاف]؛ كَذَّبَتْ ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ ﴿141﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ
أَخُوهُمْ صَالِحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿142﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿143﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ
وَأَطِيعُونِ ﴿144﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ
الْعَالَمِينَ ﴿145﴾ أَتُتْرَكُونَ فِي مَا هَاهُنَا آمِنِينَ ﴿146﴾ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ
﴿147﴾ وَزُرُوعٍ وَنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيمٌ ﴿148﴾ وَتَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا فَارِهِينَ
﴿149﴾ [الشعراء]؛ وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿9﴾ [الفجر]؛ وَلَقَدْ كَذَّبَ
أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ ﴿80﴾ وَآتَيْنَاهُمْ آيَاتِنَا فَكَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿81﴾
وَكَانُوا يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا آمِنِينَ ﴿82﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِينَ
﴿83﴾ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿84﴾ [الحجر]

[51] أَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَقَوْمِ إِبْرَاهِيمَ وَأَصْحَابِ مَدْيَنَ
وَالْمُؤْتَفِكَاتِ ۚ أَتَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ ۖ فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ
يَظْلِمُونَ ﴿70﴾ [التوبة]؛ وَلَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ رُشْدَهُ مِن قَبْلُ وَكُنَّا بِهِ
عَالِمِينَ ﴿51﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا هَٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنتُمْ لَهَا
عَاكِفُونَ ﴿52﴾ قَالُوا وَجَدْنَا آبَاءَنَا لَهَا عَابِدِينَ ﴿53﴾ قَالَ لَقَدْ كُنتُمْ أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمْ
فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿54﴾ [الأنبياء]؛ قَالُوا ابْنُوا لَهُ بُنْيَانًا فَأَلْقُوهُ فِي
الْجَحِيمِ ﴿97﴾ فَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَسْفَلِينَ ﴿98﴾ وَقَالَ إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَىٰ
رَبِّي سَيَهْدِينِ ﴿99﴾ [الصافات]؛ فَآمَنَ لَهُ لُوطٌ ۘ وَقَالَ إِنِّي مُهَاجِرٌ إِلَىٰ رَبِّي ۖ إِنَّهُ
هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿26﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ
وَآتَيْنَاهُ أَجْرَهُ فِي الدُّنْيَا ۖ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ﴿27﴾ وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ
إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُم بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِينَ ﴿28﴾ أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ
الرِّجَالَ وَتَقْطَعُونَ السَّبِيلَ وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمُ الْمُنكَرَ ۖ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن
قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللَّهِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿29﴾ [العنكبوت]؛ وَإِلَىٰ مَدْيَنَ
أَخَاهُمْ شُعَيْبًا فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْآخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ
مُفْسِدِينَ ﴿36﴾ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿37﴾
[العنكبوت]؛ وَنَجَّيْنَاهُ وَلُوطًا إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا لِلْعَالَمِينَ ﴿71﴾ [الأنبياء]؛
فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ ﴿73﴾ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّن
سِجِّيلٍ ﴿74﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ ﴿75﴾ وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُّقِيمٍ ﴿76﴾
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿77﴾ وَإِن كَانَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ
لَظَالِمِينَ ﴿78﴾ فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَإِنَّهُمَا لَبِإِمَامٍ مُّبِينٍ ﴿79﴾ [الحجر]؛ كَذَّبَ



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ ﴿176﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿177﴾
[الشعراء]؛ وَلَقَدْ أَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي أُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۚ أَفَلَمْ يَكُونُوا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ
كَانُوا لَا يَرْجُونَ نُشُورًا ﴿40﴾ [الفرقان]

52 وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ ۖ فَمِنْهُم مُّهْتَدٍ ۖ وَكَثِيرٌ
مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿26﴾ [الحديد]؛ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ
وَالْكِتَابَ وَآتَيْنَاهُ أَجْرَهُ فِي الدُّنْيَا ۖ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ
الصَّالِحِينَ ﴿27﴾ [العنكبوت]

53 وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوحًا هَدَيْنَا مِن قَبْلُ ۖ وَمِن ذُرِّيَّتِهِ
دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَهَارُونَ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي
الْمُحْسِنِينَ ﴿84﴾ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ وَإِلْيَاسَ ۖ كُلٌّ مِّنَ
الصَّالِحِينَ ﴿85﴾ وَإِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَيُونُسَ وَلُوطًا ۚ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى
الْعَالَمِينَ ﴿86﴾ [الأنعام]

54 وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ
الْعَلِيمُ ﴿127﴾ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا
وَتُبْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿128﴾ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو
عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ
الْحَكِيمُ ﴿129﴾ [البقرة]؛ وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ
إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ
أَحْمَدُ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُم بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿6﴾ [الصف]

55 وَمَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ
الْكَافِرُونَ ﴿117﴾ [المؤمنون]؛ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا
الطَّاغُوتَ ۖ فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ ۚ فَسِيرُوا فِي
الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿36﴾ [النحل]؛ زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَن
لَّن يُبْعَثُوا ۚ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۚ وَذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿7﴾
[التغابن]؛ وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا
لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ﴿24﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ مَّا
كَانَ حُجَّتَهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا ائْتُوا بِآبَائِنَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿25﴾ قُلِ اللَّهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ
يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا
يَعْلَمُونَ ﴿26﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَخْسَرُ



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الْمُبْطِلُونَ ﴿27﴾ وَتَرَىٰ كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً ۚ كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَىٰ إِلَىٰ كِتَابِهَا الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿28﴾ هَٰذَا كِتَابُنَا يَنطِقُ عَلَيْكُم بِالْحَقِّ ۚ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنسِخُ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿29﴾ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ ﴿30﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا أَفَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ﴿31﴾ وَإِذَا قِيلَ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيهَا قُلْتُم مَّا نَدْرِي مَا السَّاعَةُ إِن نَّظُنُّ إِلَّا ظَنًّا وَمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِينَ ﴿32﴾ [الجاثية]

56 أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿50﴾ [المائدة]

57 إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۗ ﴿19﴾ [آل عمران]

58 وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿85﴾ [آل عمران]

59 وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ﴿24﴾ [فاطر]؛ إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ ۖ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ﴿7﴾ [الرعد]

60 «وَالْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ، أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ» [صحيح البخاري، كِتَابُ أَحَادِيثِ الأَنْبِيَاءِ، بَابُ قَوْلِ اللَّهِ {وَاذْكُرْ فِي الكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا}، 167/4]

61 لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا ۚ ﴿48﴾ [المائدة]

62 «لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ»، قَالَ: فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا، فَيَقُولُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ. [صحيح مسلم، كِتَابُ الْإِيمَانَ، بَابُ نُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ حَاكِمًا بِشَرِيعَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، 137/1]

63 اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم تک قرآن وسنت کیسے منتقل ہوئے؟ یہ ایک اہم سوال ہے۔ دوسرا قابل غور نکتہ یہ ہے کہ کیا قرآن وسنت اس بارے میں ہماری رہنمائی کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے قرآن وسنت کی صورت میں جو دین حاصل کیا ہے وہ قیامت تک آنے والے آپ کے ہر ہر امتی تک کن ذرائع سے پہنچے گا؟ تیسرا تحقیق طلب سوال یہ ہے کہ قرآن وسنت نے ایسے کون سے ذرائع بیان کیے ہیں کہ جن سے دین اسلام آپ کی طرف سے کسی امتی تک پہنچ جائے تو اس امتی کے لیے اس ذریعے کی صورت میں ملنے والے دین کو، دین اسلام سمجھ کر قبول کرنا واجب ہے؟ آج



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میرے لیے دین اسلام کے مآخذ کیا ہیں؟ یعنی جو دین اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی طرف سے بذریعہ وحی ملا ہے آج مجھے وہ کہاں ملے گا؟ آج میں اسے کہاں تلاش کروں؟ کیا اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کردہ دین کی حفاظت اس طرح سے کی ہے کہ آج بھی مجھے وہ دین اسی طرح مل جائے جس صورت میں وہ آپ پر نازل ہوا تھا؟ میرے سامنے آج اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہیں ہیں کہ میں ان کے اقوال، افعال اور تقریرات کا براہ راست مشاہدہ کر کے دین آپ کی ذات سے اخذ کر سکوں۔

[64] فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿65﴾ قَالَ لَهُ مُوسَىٰ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰ أَن تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿66﴾ قَالَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿67﴾ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا ﴿68﴾ قَالَ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا ﴿69﴾ قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَن شَيْءٍ حَتَّىٰ أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿70﴾ فَانطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا ۖ قَالَ أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا ﴿71﴾ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿72﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ﴿73﴾ فَانطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَّقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا ﴿74﴾ قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿75﴾ قَالَ إِن سَأَلْتُكَ عَن شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي ۖ قَدْ بَلَغْتَ مِن لَّدُنِّي عُذْرًا ﴿76﴾ فَانطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَن يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَن يَنقَضَّ فَأَقَامَهُ ۖ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا ﴿77﴾ قَالَ هَٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ ۚ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِع عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿78﴾ [الكهف]

معاصر سائنسی علم میں سے اکثر وہ ہے جو صرف سائنسدان کا مشاہدہ یا تجربہ ہے جبکہ بقیہ دنیا کے لیے وہ ایک خبر ہی ہے۔ قدیم انسان کی تاریخ کا مطالعہ "زبانی خبر" (oral tradition) کی روشنی میں کیا جائے یا "علم الآثار" (Archeology) کی صورت میں، "نسب شناسی" (Genealogy) کی روشنی میں ہو یا "علم النقائش" (Epigraphy) کی صورت میں، ہر پہلو سے وہ ایک عامی کے لیے خبر ہی ہے۔

[65] وَكَيْفَ يُحَكِّمُونَكَ وَعِندَهُمُ التَّوْرَاةُ فِيهَا حُكْمُ اللَّهِ ﴿43﴾ [المائدة]

"پھر موسیٰ نے سب اسرائیلیوں کو بلوا کر ان سے کہا: اے اسرائیلیو! تم ان آئین اور احکام کو سن لو جن کو میں آج تم کو سناتا ہوں تا کہ تم ان کو سیکھ کر ان پر عمل کرو... میرے آگے تو اور معبودوں کو نہ ماننا۔ تو اپنے لیے کوئی تراشی ہوئی مورت نہ بنانا، نہ کسی چیز کی صورت بنانا



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جو اوپر آسمان میں یا نیچے زمین پر یا زمین کے نیچے پانی میں ہے۔ تو ان کے آگے سجدہ نہ کرنا اور نہ ان کی عبادت کرنا کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں۔ اور جو مجھ سے عداوت رکھتے ہیں ان کی اولاد کو تیسری اور چوتھی پشت تک باپ دادا کی بدکاری کی سزا دیتا ہوں۔ اور ہزاروں پر جو مجھ سے محبت رکھتے اور میرے حکموں کو مانتے ہیں، رحم کرتا ہوں۔ تو خداوند اپنے خداوند کا نام بے فائدہ نہ لینا کیونکہ خداوند اس کو جو اس کا نام بے فائدہ لیتا ہے، بے گناہ نہ ٹھہرائے گا۔ تو خداوند اپنے خدا کے حکم کے مطابق سبت کے دن کو یاد کر کے پاک ماننا۔ چھ دن تک تو محنت کر کے اپنا سارا کام کاج کرنا۔ لیکن ساتواں دن خداوند تیرے خدا کا سبت ہے۔ اس میں نہ تو کوئی کام کرے، نہ تیرا بیٹا، نہ تیری بیٹی، نہ تیرا غلام، نہ تیری لونڈی، نہ تیرا بیل، نہ تیرا گدھا، نہ تیرا اور کوئی جانور، اور نہ کوئی مسافر جو تیرے پھاٹکوں کے اندر ہوتا، کہ تیرا غلام اور تیری لونڈی بھی تیری طرح آرام کریں۔ اپنے باپ اور اپنی ماں کی عزت کرنا جیسا خداوند تیرے خدا نے تجھے حکم دیا ہے تاکہ تیری عمر دراز ہو اور جو ملک خداوند تیرا خدا تجھے دیتا ہے اس میں تیرا بھلا ہو۔ تو خون نہ کرنا۔ تو زنا نہ کرنا۔ تو چوری نہ کرنا۔ تو اپنے پڑوسی کی بیوی کا لالچ نہ کرنا اور نہ اپنے پڑوسی کے گھر یا اس کے کھیت یا غلام یا لونڈی یا بیل یا گدھے یا اس کی کسی اور چیز کا خواہاں ہونا۔ یہی باتیں خداوند نے اس پہاڑ پر آگ اور گھٹا اور ظلمت میں سے تمہاری ساری جماعت کو بلند آواز سے کہیں اور اس سے زیادہ اور کچھ نہ کہا اور ان ہی کو اس نے پتھر کی دو لوحوں پر لکھا اور ان کو میرے سپرد کیا۔" [عہد عتیق: استثناء: باب 5: آیت 7-23]؛ "اور دیکھو ایک شخص نے پاس آ کر اس سے کہا: اسے استاد! میں کون سی نیکی کروں تاکہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں؟ اس نے اس سے کہا: تو مجھ سے نیکی کی بابت کیوں پوچھتا ہے؟ نیک تو ایک ہی ہے۔ لیکن اگر تو زندگی میں داخل ہونا چاہتا ہے تو حکموں پر عمل کر۔ اس نے اس سے کہا: کون سے حکموں پر؟ یسوع نے کہا: یہ کہ خون نہ کر۔ زنا نہ کر۔ چوری نہ کر۔ جھوٹی گواہی نہ دے۔ اپنے باپ دادا کی اور ماں کی عزت کر۔ اور اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھ۔ اس جوان نے اس سے کہا: کہ میں نے ان سب پر عمل کیا ہے۔ اب مجھ میں کس بات کی کمی ہے؟ یسوع نے اس سے کہا: اگر تو کامل ہونا چاہتا ہے تو جا، اپنا مال واسباب بیچ کر غریبوں کو دے۔ تجھے آسمان پر خزانہ ملے گا اور آ کر میرے پیچھے ہو لے۔ مگر وہ جوان یہ بات سن کر غمگین ہو کر چلا گیا کیونکہ بڑا مالدار تھا۔ اور یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا: میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ دولتمند کا آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونا مشکل ہے۔ اور پھر تم سے کہتا ہوں کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے نکل



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جانا اس سے آسان ہے کہ دولتمند خدا کی بادشاہی میں داخل ہو۔ شاگرد یہ سن کر بہت ہی حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ پھر کون نجات پا سکتا ہے؟ یسوع نے ان کی طرف دیکھ کر کہا کہ یہ آدمیوں سے تو نہیں ہو سکتا لیکن خدا سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔" [عہد نامہ جدید: متی: باب 19: آیت 17-27]

قدیم ضابطہ حیات "حمورابی کا قانون" (Code of Hammurabi) میں بھی مذکورہ بالا بعض احکامات کی جھلک دیکھی جاسکتی ہے جو کہ غالباً "صحف ابراہیم" کا "اثر علمی" ہے۔ یہ قانون (BC) 1750 میں "بابل" میں مرتب کیا گیا تھا۔

[66] فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِندِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ ﴿79﴾ [البقرة]؛ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۙ أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿174﴾ [البقرة]

[67] وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِن بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿75﴾ [البقرة]؛ وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُم بِالْكِتَابِ لِتَحْسَبُوهُ مِنَ الْكِتَابِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِندِ اللَّهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِندِ اللَّهِ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿78﴾ [المائدة]

How can you say, 'We are wise, And the law of the LORD is with us'? But behold, the lying pen of the scribes Has made it into a lie. [New American Standard Bible: Old Testament: Jeremiah: 8:8]; and you have perverted the words of the living God, the LORD of hosts, our God [New American Standard Bible: Old Testament: 23:36]; All day long they distort my words [New American Standard Bible: Old Testament: Psalm: 56:5]

[68] إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿19﴾ فَإِنْ حَاجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلَّهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۗ وَقُل لِّلَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْأُمِّيِّينَ



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



أَأَسْلَمْتُمْ ۚ فَإِنْ أَسْلَمُوا فَقَدِ اهْتَدَوا ۖ وَّإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ﴿20﴾ [آل عمران]۔ البتہ قدیم انسان کی تاریخ (Anthropology) کے مطالعہ کے لیے موجود مصادر میں سابقہ آسمانی کتب جامع ترین اور بہترین ماخذ ہیں، خاص طور "بحیرہ مردار کے مخطوطات" (dead sea scrolls) کی دریافت کے بعد ان کی یہ تاریخی حیثیت مسلم (authentic) ہو چکی ہے۔ یہ مخطوطات 1946 سے 1956 کے درمیان "بحیرہ مردار" (dead see) کے شمال مغرب میں دو کلومیٹر کے فاصلے پر موجود 11 غاروں سے برآمد ہوئے اور ان کی کل تعداد 981 ہے۔ یہ مخطوطات (BC)408 سے (CE)318 تک کے زمانے میں لکھے گئے تھے اور یہ یونانی (Greek)، عبرانی (Hebrew)، آرامی (Aramaic) اور نبطی (Nabataean) زبانوں میں ہیں۔

69 وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ ۚ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي ۖ قَالُوا أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ ﴿81﴾ [المائدة]؛ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابٍ أَصَابَهُ مِنْ بَعْضِ أَهْلِ الْكُتُبِ، فَقَرَأَهُ عَلَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ وَقَالَ: «أَمُتَهَوِّكُونَ فِيهَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً، لَا تَسْأَلُوهُمْ عَنْ شَيْءٍ فَيُخْبِرُوكُمْ بِحَقٍّ فَتُكَذِّبُوا بِهِ، أَوْ بِبَاطِلٍ فَتُصَدِّقُوا بِهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ مُوسَى كَانَ حَيًّا، مَا وَسِعَهُ إِلَّا أَنْ يَتَّبِعَنِي» [أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني، أبو عبد الله، مسند الإمام أحمد بن حنبل، مؤسسة الرسالة، 2001 م، 349/23؛ محمد ناصر الدين الألباني، إرواء الغليل في تخريج أحاديث منار السبيل، المكتب الإسلامي – بيروت، 1985م، 34/6] «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٌّ، وَلَا نَصْرَانِيٌّ، ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ، إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ» [صحيح المسلم، كِتَابُ الْإِيمَانَ، باب وجوب إيمان أهل الكتاب برسالة الإسلام، 34/1]

70 وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ ﴿48﴾ [المائدة]

71 وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ ۚ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي ۖ قَالُوا



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ ﴿81﴾ [المائدة]؛ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابٍ أَصَابَهُ مِنْ بَعْضِ أَهْلِ الْكُتُبِ، فَقَرَأَهُ عَلَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ وَقَالَ: «أَمُتَهَوِّكُونَ فِيهَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً، لَا تَسْأَلُوهُمْ عَنْ شَيْءٍ فَيُخْبِرُوكُمْ بِحَقٍّ فَتُكَذِّبُوا بِهِ، أَوْ بِبَاطِلٍ فَتُصَدِّقُوا بِهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ مُوسَى كَانَ حَيًّا، مَا وَسِعَهُ إِلَّا أَنْ يَتَّبِعَنِي» [مسند الإمام أحمد بن حنبل: 349/23؛ إرواء الغليل في تخريج أحاديث منار السبيل: 34/6]

72 خبر وہ ہے جس میں صدق وکذب کا احتمال ہو۔ اگر ان دو پہلوؤں میں سے ایک قطع ہو جائے تو اسے "خبر قطعی" کہتے ہیں۔ یہ قطعیت اگر تحقیق کے بغیر حاصل ہو تو اسے "متواتر" کہتے ہیں اور تحقیق کے بعد حاصل ہو تو "صحیح" کہتے ہیں۔ خبر "متواتر" ہر حال میں یقین کا فائدہ دیتی ہے جبکہ "صحیح" خبر تحقیق سے پہلے ظن اور تحقیق کے بعد یقین کا فائدہ دیتی ہے۔ چونکہ قطعیت خبر کا خاصہ ہے نہ کہ مخبر کا لہٰذا اس کا دارومدار مخبرین کی تعداد کی کمی بیشی نہیں ہے جیسا کہ متاخرین میں "متواتر" اسی معنی میں معروف ہو گئی کہ جسے "جم غفیر" روایت کرے۔ سلف صالحین، ائمہ دین، فقہائے اربعہ اور محدثین عظام رحمہم اللہ "متواتر" کی اس صطلاح سے ناواقف تھے۔ یہ اصطلاح یونانی منطق سے اصول فقہ میں اور اصول فقہ سے اصول حدیث میں داخل ہوئی۔ علاوہ ازیں یہ ایک ایسی اصطلاح ہے کہ جس کا نہ تو کوئی معنی متعین ہے اور نہ ہی کوئی مسمّٰی معلوم ہے۔ درست بات یہ ہے کہ تواتر ایک سے بھی حاصل ہو جاتا ہے جیسا کہ مالک عن نافع عن عبداللہ بن عمر ایک متواتر سند ہے۔ وَمِنَ الْمَشْهُورِ: الْمُتَوَاتِرُ الَّذِي يَذْكُرُهُ أَهْلُ الْفِقْهِ وَأُصُولِهِ، وَأَهْلُ الْحَدِيثِ لَا يَذْكُرُونَهُ بِاسْمِهِ الْخَاصِّ الْمُشْعِرِ بِمَعْنَاهُ الْخَاصِّ، وَإِنْ كَانَ الْحَافِظُ الْخَطِيبُ قَدْ ذَكَرَهُ، فَفِي كَلَامِهِ مَا يُشْعِرُ بِأَنَّهُ اتَّبَعَ فِيهِ غَيْرَ أَهْلِ الْحَدِيثِ، وَلَعَلَّ ذَلِكَ لِكَوْنِهِ لَا تَشْمَلُهُ صِنَاعَتُهُمْ، وَلَا يَكَادُ يُوجَدُ فِي رِوَايَاتِهِمْ، فَإِنَّهُ عِبَارَةٌ عَنِ الْخَبَرِ الَّذِي يَنْقُلُهُ مَنْ يَحْصُلُ الْعِلْمُ بِصِدْقِهِ ضَرُورَةً، وَلَا بُدَّ فِي إِسْنَادِهِ مِنِ اسْتِمْرَارِ هَذَا الشَّرْطِ فِي رُوَاتِهِ مِنْ أَوَّلِهِ إِلَى مُنْتَهَاهُ. وَمَنْ سُئِلَ عَنْ إِبْرَازِ مِثَالٍ لِذَلِكَ فِيمَا يُرْوَى مِنَ الْحَدِيثِ أَعْيَاهُ تَطَلُّبُهُ. [ابن الصلاح، عثمان بن عبد الرحمن، أبوعمرو تقي الدين، معرفة أنواع علوم الحديث، ويُعرف بمقدمة ابن الصلاح، دار الفكر المعاصر – بيروت، 1406هـ - 1986م، 167-268]

جبکہ رد قبول کے اعتبار سے خبر کی دو قسمیں ہیں: مقبول اور مردود۔ مقبول وہ ہے جو دین میں حجت ہے جبکہ مردود حجت نہیں ہے۔ مقبول کی چار قسمیں ہیں: صحیح لذاتہ، صحیح لغیرہ،



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حسن لذاتہ اور حسن لغیرہ۔ پہلی تین قسمیں تحقیق سے پہلے ظن جبکہ تحقیق کے بعد یقین کا فائدہ دیتی ہیں جبکہ حسن لغیرہ ظنی الثبوت ہے۔ مردود روایت طعن فی الراوی کے اعتبار سے موضوع، متروک، منکر، مدرج، مضطرب، مصحف، مجہول میں تقسیم ہوتی ہے جبکہ سند کے انقطاع کے پہلو سے معلق، منقطع، معضل، مرسل، مدلس اور مرسل خفی میں تقسیم ہوتی ہے۔

[73] قال الشافعي: فإن قال قائل: اذكر الحجة في تثبيت خبر الواحد بنصِّ خبر أو دلالةٍ فيه أو إجماعٍ. فقلت له أخبرنا سفيان عن عبد الملك بن عمير عن عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود عن أبيه أن النبي قال: نضَّر الله عبداً سمع مقالتي فحفظها ووعاها وأداها، فرُبَّ حاملِ فقهٍ غيرِ فقيه ورُبَّ حامل فقه إلى من هو أفقه منه. ثلاثٌ لا يَغِلُّ عليهن قلبُ مسلم: إخلاصُ العمل لله، والنصيحةُ للمسلمين، ولزوم، جماعتهم، فإنّ دعوتهم تحيط من روائهم. فلما نَدَب رسول الله إلى استماع مقالته وحفظِها وأدائها امرأً يؤديها، والامْرُءُ واحدٌ: دلَّ على أنه لا يأمر أن يُؤدَّى عنه إلا ما تقوم به الحجة على من أدى إليه؛ لأنه إنما يُؤدَّى عنه حلال وحرام يُجتَنَب، وحدٌّ يُقام، ومالٌ يؤخذ ويعطى، ونصيحة في دينٍ ودنيا. ودل على أنه قدَ حمل الفقهَ غيرُ فقيه، يكون له حافظاً، ولا يكون فيه فقيهاً. وأمْرُ رسول الله بلزوم جماعة المسلمين مما يُحتج به في أن إجماع المسلمين – إن شاء الله – لازمٌ [الشافعي، أبو عبد الله محمد بن إدريس بن العباس القرشي المكي، الرسالة، مكتبه الحلبي، مصر، 1940ء، 401-403]؛ أخبرنا سفيان قال أخبرني سالم أبو النضر أنه سمع عبيد الله بن أبي رافع يخبر عن أبيه قال: قال النبي: "لا أُلفِيَنَّ أحدكم متّكئاً على أريكته، يأتيه الأمر من أمري، مما نهيت عنه أو أمرت به، فيقول: لا ندري، ما وجدنا في كتاب الله اتبعناه" قال ابن عيينة: وأخبرني محمد بن المنكدر عن النبي بمثله مرسلاً. وفي هذا تثبيتُ الخبر عن رسول الله وإعلامُهم أنه لازم لهم، وإن لم يجدوا له نصَّ حكمٍ في كتاب الله، وهو موضوع في غير هذا الموضع. [الرسالة: 403-404]؛ أخبرنا مالك عن زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار: أن رجلاً قبَّل امرأته وهو صائم، فَوَجَد من ذلك وجْداً شديداً، فأرسل امرأته تسأل عن ذلك، فدخلت على أم سلمة أمِّ المؤمنين، فأخبرتها، فقالت أم سلمة: إن رسول الله يقبِّل وهو صائم. فرجعت المرأة إلى زوجها فأخبرته، فزاده ذلك شراً، وقال: لسنا مثلَ رسول الله، يُحِل الله لرسوله ما شاء. فرجعت المرأة إلى أم سلمة فوجدت رسول الله عندها، فقال رسول الله: ما بال هذه المرأة؟ فأخبرته أم سلمة، فقال: ألا



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



أخبرتيها أني أفعل ذلك؟ فقالت أم سلمة: قد أخبرتها فذهبت إلى زوجها فأخبرتْه فزاده ذلك شراً، وقال: لسنامثل رسول الله، يُحل الله لرسوله ما شاء. فغضب رسول الله ثم قال: والله إني لأتقاكم لله، ولأعلمكم بحدوده. وقد سمعت من يصل هذا الحديث، ولا يحضرني ذِكر مَن وصله. قال الشافعي: في ذكر قول النبي صلى الله عليه: "ألَّا أخبرتيها أني أفعل ذلك" دلالةٌ على أن خبر أم سلمة عنه مما يجوز قبوله؛ لأنه لا يأمرها بأن تخبر عن النبي إلا وفي خبرها ما تكون الحجةُ لمن أخبرتْه. [الرسالة: 406-404]

صحابہ دو صورتوں میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دین حاصل کر رہے تھے: یا تو براہ راست آپ کی مجلس میں موجود ہوتے تھے یا کسی دوسرے صحابی سے اس کی خبر پاتے تھے۔ پہلی صورت میں بھی آپ کی خبر ان کے لیے خبر واحد تھی جبکہ دوسری صورت بھی عموماً خبر واحد ہی کی ہوتی تھی جیسا کہ صحابہ آپ کے ارشادات وافعال اور موقع بموقع نازل ہونے والی قرآنی آیات کی خبر اپنی بیویوں کو جا کر دیتے تھے تو یہ خبر واحد ہی تھی۔ اس خبر واحد سے قرآن بھی ثابت ہو رہا تھا اور حلال وحرام بھی، عبادات بھی اور معاملات بھی، آداب بھی اور حدود وتعزیرات بھی۔ جب تک صحابہ کا کسی بات پر اجماع نہیں ہوا تھا اور کسی ایک صحابی نے کسی دوسرے صحابی سے مثلاً تحویل قبلہ سے متعلق قرآن کی نئی نئی نازل شدہ آیات سنی تھیں تو اس صحابی کے لیے وہ خبر واحد مستقل بالذات ماخذ دین تھی یا نہیں اور اس خبر واحد سے قرآن اور تحویل قبلہ جیسا حکم ثابت ہو جاتا تھا یا نہیں؟ اگر تو جواب اثبات میں ہے اور یقیناً ہے تو آج اس خبر واحد سے قرآن یا تحویل قبلہ جیسے احکامات کے اثبات میں کیا مانع ہے؟ کیا صحابہ کے دور میں جس قسم کی خبر واحد سے مستقل بالذات دین ثابت ہو جاتا تھا اور امام شافعی، امام مالک، امام احمد اور امام بخاری رحمہم اللہ وغیرہ کے زمانے میں اس خبر واحد سے دین ثابت نہیں ہوتا تھا؟ کیا ذریعہ دین پر حکم ہے کہ وہ دین کو مستقل بالذات یا غیر مستقل بالذات بنا دیتا ہے؟ مستقل بالذات دین کے ثبوت کے طریقے جو خود دین نے بیان کیے ہیں وہ اجماع نہیں ہے بلکہ "خبر صحیح" ہے۔ مزید تفصیل کے لیے کتاب "فکر غامدی" کے باب اول "دین کی روایت" کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

74 بعض لوگ تفسیری اقوال، سیرت اور تاریخ کی خبر پر بھی اصول حدیث کی روشنی میں حکم لگانا شروع کر دیتے ہیں جو کسی طور درست نہیں ہے۔ کتاب وسنت دین ہیں جبکہ تفسیری اقوال، سیرت اور تاریخ کسی طور بھی دین نہیں ہیں کہ ان کی تحقیق کے لیے بھی دین کی روایت کے اصول لاگو کیے جائیں۔ "أما اشتراط الصحة الحديثية في قبول الأخبار التاريخية التي



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لا تمس العقيدة والشريعة ففيه تعسف كثير ، و الخطر الناجم عنه كبير، لأن الروايات التاريخية التي دونها أسلافنا المؤرخون لم تُعامل معاملة الأحاديث، بل تم التساهل فيها، و إذا رفضنا منهجهم فإن الحلقات الفارغة في تاريخنا ستمثل هوّة سحيقة بيننا، و بين ماضينا مما يولد الحيرة والضياع والتمزق والانقطاع ... لكن ذلك لا يعني التخلي عن منهج المحدثين في نقد أسانيد الروايات التاريخية، فهي وسيلتنا إلى الترجيح بين الروايات المتعارضة، كما أنها خير معين في قبول أو رفض بعض المتون المضطربة أو الشاذة عن الإطار العام لتاريخ أمتنا، ولكن الإفادة منها ينبغي أن تتم بمرونة آخذين بعين الاعتبار أن الأحاديث غير الروايات التاريخية، وأن الأولى نالت من العناية ما يمكنها من الصمود أمام قواعد النقد الصارمة.'' [أكرم ضياء العمري، الدكتور، دراسات تاريخية مع تعليقة في منهج البحث وتحقيق المخطوطات، الجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة، الطبعة الأولى 1403 هـ – 1983 م، 27] فنجد ابن حجر يقول عن الواقدي: متروك مع سعة علمه. [ابن حجر العسقلاني، أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد، تقريب التهذيب، دار الرشيد – سوريا الأولى، 1406 – 1986، 498/1] ويقول في سيف بن عمر: ضعيف في الحديث ، عمد في التاريخ.[تقريب التهذيب: 262/1]

''فالمقصود أن المنقولات التي يحتاج إليها في الدين قد نصب الله الأدلة على بيان ما فيها من صحيح وغيره، ومعلوم أن المنقول في التفسير أكثره كالمنقول في المغازي والملاحم؛ ولهذا قال الإمام أحمد: ثلاثة أمور ليس لها إسناد: التفسير، والملاحم، والمغازي. ويروي: ليس لها أصل، أي إسناد؛ لأن الغالب عليها المراسيل، مثل ما يذكره عروة بن الزبير، والشعبي، والزهري، وموسى بن عقبة، وابن إسحاق، ومن بعدهم، كيحيى بن سعيد الأموي، والوليد بن مسلم، والواقدي، ونحوهم في المغازي؛ فإن أعلم الناس بالمغازي أهل المدينة، ثم أهل الشام، ثم أهل العراق، فأهل المدينة أعلم بها لأنها كانت عندهم، وأهل الشام كانوا أهل غزو وجهاد، فكان لهم من العلم بالجهاد والسير ما ليس لغيرهم؛ ولهذا عظم الناس كتاب أبي إسحاق الفزاري الذي صنفه في ذلك، وجعلوا الأوزاعي أعلم بهذا الباب من غيره من علماء الأمصار. وأما التفسير فإن أعلم الناس به أهل مكة؛ لأنهم أصحاب ابن عباس، كمجاهد وعطاء ابن أبي رباح، وعكرمة مولى ابن عباس وغيرهم من أصحاب أبن عباس، كطاوس، وأبي الشعثاء، وسعيد بن جبير وأمثالهم، وكذلك أهل الكوفة من أصحاب ابن مسعود، ومن ذلك ما تميزوا به على غيرهم، وعلماء أهل المدينة في التفسير مثل زيد



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بن أسلم الذي أخذ عنه مالك التفسير، وأخذه عنه أيضا ابنه عبد الرحمن، وأخذه عن عبد الرحمن عبد الله بن وهب. والمراسيل إذا تعددت طرقها وخلت عن المواطأة قصدًا أو الاتفاق بغير قصد كانت صحيحة قطعا، فان النقل إما أن يكون صدقا مطابقا للخبر، وإما أن يكون كذبا تعمد صاحبه الكذب، أو أخطأ فيه، فمتى سلم من الكذب العمد والخطأ كان صدقا بلا ريب. فإذا كان الحديث جاء من جهتين أو جهات، وقد علم أن المخبرين لم يتواطئا على اختلاقه، وعلم أن مثل ذلك لا تقع الموافقة فيه اتفاقًا بلا قصد علم أنه صحيح، مثل شخص يحدث عن واقعة جرت، ويذكر تفاصيل ما فيها من الأقوال والأفعال، ويأتي شخص آخر قد علم أنه لم يواطئ الأول، فيذكر مثل ما ذكره الأول من تفاصيل الأقوال والأفعال، فيعلم قطعا أن تلك الواقعة حق في الجملة؛ فإنه لو كان كل منهما كذبها عمدا أو خطأ، لم يتفق في العادة أن يأتي كل منهما بتلك التفاصيل التي تمنع العادة اتفاق الاثنين عليها بلا مواطأة من أحدهما لصاحبه، فإن الرجل قد يتفق أن ينظم بيتا وينظم الآخر مثله، أو يكذب كذبة ويكذب الآخر مثلها، أما إذا أنشأ قصيدة طويلة ذات فنون على قافية ورَوِيّ فلم تجر العادة بأن غيره ينشئ مثلها لفظا ومعني مع الطول المفرط، بل يعلم بالعادة أنه أخذها منه، وكذلك إذا حدث حديثا طويلا فيه فنون، وحدث آخر بمثله، فإنه إما أن يكون واطأه عليه أو أخذه منه، أو يكون الحديث صدقا، وبهذه الطريق يعلم صدق عامة ما تتعدد جهاته المختلفة على هذا الوجه من المنقولات، وإن لم يكن أحدها كافيا إما لإرساله وإما لضعف ناقله، لكن مثل هذا لا تضبط به الألفاظ والدقائق التي لا تعلم بهذه الطريق فلا يحتاج ذلك إلى طريق يثبت بها مثل تلك الألفاظ والدقائق؛ ولهذا ثبتت بالتواتر غزوة بَدْر وأنها قبل أُحُد، بل يعلم قطعا أن حمزة وعليًا وعبيدة برزوا إلى عُتْبَةَ وَشَيْبَةَ والوليد، وأن عليا قتل الوليد، وأن حمزة قتل قرنه، ثم يشك في قرنه هل هو عتبة أو شيبة. وهذا الأصل ينبغي أن يعرف؛ فإنه أصل نافع في الجزم بكثير من المنقولات في الحديث والتفسير والمغازي، وما ينقل من أقوال الناس وأفعالهم وغير ذلك. ولهذا إذا روى الحديث الذي يتأتى فيه ذلك عن النبي صلى الله عليه وسلم من وجهين، مع العلم بأن أحدهما لم يأخذه عن الآخر، جزم بأنه حق، لا سيما إذا علم أن نَقَلَتَه ليسوا ممن يتعمد الكذب، وإنما يخاف على أحدهم النسيان والغلط؛ فإن من عرف الصحابة كابن مسعود وأبي بن كعب، وابن عمر، وجابر، وأبي سعيد، وأبي هريرة وغيرهم علم يقينا أن الواحد من هؤلاء لم يكن ممن يتعمد الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم، فضلا عمن هو فوقهم، كما



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



يعلم الرجل من حال من جربه وخبره خبره باطنة طويلة أنه ليس ممن يسرق أموال الناس، ويقطع الطريق، ويشهد بالزور ونحو ذلك. وكذلك التابعون بالمدينة ومكة، والشام والبصرة، فإن من عرف مثل أبي صالح السمان، والأعرج، وسليمان بن يسار، وزيد بن أسلم وأمثالهم، علم قطعا أنهم لم يكونوا ممن يتعمد الكذب في الحديث، فضلا عمن هو فوقهم، مثل محمد بن سيرين، والقاسم بن محمد، أو سعيد بن المسيب، أو عبيدة السلماني، أو عَلْقَمة، أو الأسود أو نحوهم. وإنما يخاف على الواحد من الغلط؛ فإن الغلط والنسيان كثيرا ما يعرض للإنسان، ومن الحفاظ من قد عرف الناس بعده عن ذلك جدا، كما عرفوا حال الشعبي والزهري وعروة وقتادة والثوري وأمثالهم، لا سيما الزهري في زمانه، والثوري في زمانه، فإنه قد يقول القائل: أن ابن شهاب الزهري لا يعرف له غلط، مع كثرة حديثه وسعة حفظه. والمقصود أن الحديث الطويل إذا روي مثلا من وجهين مختلفين، من غير مواطأة امتنع عليه أن يكون غلطا، كما امتنع أن يكون كذبا؛ فإن الغلط لا يكون في قصة طويلة متنوعة، وإنما يكون في بعضها، فإذا روى هذا قصة طويلة متنوعة ورواها الآخر مثلما رواها الأول من غير مواطأة امتنع الغلط في جميعها، كما امتنع الكذب في جميعها من غير مواطأة.'' [ابن تيمية، مقدمة في أصول التفسير، دار مكتبة الحياة، بيروت، لبنان، 1490ھ/ 1980م، 22-28]

[75] إِنَّا أَنزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿2﴾ [يوسف]

[76] *ابن عباس رضی اللہ عنہ، ابو الحسن اشعری اور ابن فارس رحمہما اللہ کے نزدیک ''تلقین'' ہے جبکہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے نزدیک ''الہام'' ہے۔*

وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿31﴾ قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿32﴾ قَالَ يَا آدَمُ أَنبِئْهُم بِأَسْمَائِهِمْ ۖ فَلَمَّا أَنبَأَهُم بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ﴿33﴾ [البقرة]؛ وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ ۚ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿180﴾ [الأعراف]؛ أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ ﴿19﴾ وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ ﴿20﴾ أَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْأُنثَىٰ ﴿21﴾ تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ ﴿22﴾ إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم مَّا أَنزَلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْأَنفُسُ ۖ وَلَقَدْ جَاءَهُم مِّن رَّبِّهِمُ الْهُدَىٰ ﴿23﴾ [النجم]؛ وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَأَلْوَانِكُمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْعَالِمِينَ ﴿22﴾ [الروم]؛ وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ﴿116﴾ [النحل]

وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ ﴿68﴾ [النحل]؛ وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُودَ ۖ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنطِقَ الطَّيْرِ وَأُوتِينَا مِن كُلِّ شَيْءٍ ۖ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِينُ ﴿16﴾ [النمل]؛ الرَّحْمَٰنُ ﴿1﴾ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ﴿2﴾ خَلَقَ الْإِنسَانَ ﴿3﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿4﴾ [الرحمن]

[77] وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۖ فَيُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿4﴾ [إبراهيم]

واضح رہے کہ "اصطلاح"، وضع کے تابع ہے۔ تاریخی اعتبار سے زبانیں دو قسم کی ہیں: "مرتقیہ" (progressive) اور "غیر مرتقیہ" (non-progressive)۔ "غیر مرتقیہ" وہ زبانیں ہیں جو "اشتقاق" اور "تصریف" کو قبول نہیں کرتی ہیں۔ ان زبانوں کی بنیاد "حامیہ" زبان ہے جو حام بن نوح علیہ السلام کی طرف منسوب ہے۔ یہ زبان قدیم مصری، قدیم حبشی اور بربری زبانوں کو شامل ہے۔ علاوہ ازیں "چینی" زبان بھی دوسری قسم ہی میں شمار کی جاتی ہے۔

پہلی قسم پھر "متصرفہ" اور "غیر متصرفہ" میں تقسیم ہے۔ "غیر متصرفہ" وہ زبانیں ہیں جنہیں "طورانی" کہا جاتا ہے اور ان میں ترکی اور منگول زبان وغیرہ شامل ہے۔ یہ وہ زبانیں ہیں جو اصل کلمہ میں الحاق کے رستے "تصریف" قبول کرتی ہیں۔ اور "متصرفہ" کی دو قسمیں ہیں: "یافثیہ" اور "سامیہ"۔ پہلی یافث بن نوح علیہ السلام اور دوسری سام بن نوح علیہ السلام کی طرف منسوب ہے۔ "یافثیہ" کو "آریہ" زبانیں بھی کہتے ہیں اور یہ "شمالی آریائی" اور "جنوبی آریائی" زبانوں میں تقسیم ہے۔ جنوبی زبانیں ہیں جو جنوبی ایشیا میں پھلی پھولیں جیسا کہ سنسکرت، ہندی، افغانی، فارسی، کردی وغیرہ جبکہ شمالی زبانیں وہ ہیں جو یورپ میں پروان چڑھیں اور یہ کلتی (Celtic)، اطالوی (Italian)، ہیلینی (Hellenic)، سلافی (Slavic) اور جرمانی (Germanic) وغیرہ ہیں۔ پہلی میں جزائر برطانیہ کی زبانیں، دوسری میں لاطینی، فرانسیسی، اطالوی، ہسپانوی اور پرتگالی، تیسری میں قدیم وجدید یونانی، چوتھی میں روسی اور بلغارین جبکہ پانچویں میں انگریزی اور جرمن وغیرہ شامل ہیں۔ [جرجي زيدان، الألفاظ العربية والفلسفة اللغوية، بيروت، 1886ء، ص2-4]



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"سامی" زبانوں (Semitic languages) کی تین قسمیں ہیں۔ پہلی "آرامی" (Aramaic) کہ جس کی فروعات میں "سریانی" (Syriac Aramaic) اور "کلدانی" (Chaldean) شامل ہیں۔ دوسری عبرانی (Hebrew) ہے کہ جس سے فینیقی (Phoenician) وغیرہ نکلی ہیں۔اور تیسری عربی زبان ہے۔[ایضاً]

[78] وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ ﴿34﴾ [الأحزاب]؛ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَقَالَ: «... فَاحْذَرُوا يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ فَلَنْ تَضِلُّوا أَبَدًا كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ...» [الحاكم، أبو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد النيسابوري المعروف بابن البيع، المستدرك على الصحيحين، دار الكتب العلمية – بيروت، 1990ء، 171/1]

[79] وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ﴿29﴾ [التوبة]؛ «الْمِقْدَامَ بْنَ مَعْدِي كَرِبَ، يَقُولُ: حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ أَشْيَاءَ، ثُمَّ قَالَ: يُوشِكُ أَحَدُكُمْ أَنْ يُكَذِّبَنِي وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى أَرِيكَتِهِ يُحَدَّثُ بِحَدِيثِي، فَيَقُولُ: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللهِ، فَمَا وَجَدْنَا فِيهِ مِنْ حَلَالٍ اسْتَحْلَلْنَاهُ، وَمَا وَجَدْنَا فِيهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ، أَلَا وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللهُ» [مسند الإمام أحمد بن حنبل: 429/28]؛ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ الْكِنْدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ، أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ، أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ يَنْثَنِي شَبْعَانًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ، فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوهُ، وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ، أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ، وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، أَلَا وَلَا لُقَطَةٌ مِنْ مَالِ مُعَاهَدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا، وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ، فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوهُمْ، فَإِنْ لَمْ يَقْرُوهُمْ، فَلَهُمْ أَنْ يُعْقِبُوهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُمْ» [مسند الإمام أحمد بن حنبل: 410/28-411]

[80] وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿44﴾ [النحل]

[81] لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ﴿16﴾ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ﴿17﴾ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ﴿18﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ﴿19﴾ [القيامة]

[82] قرآن مجید، اللہ کا کلام اور قراءات منزل من اللہ ہیں۔ قرآن مجید کی سند میں میں قاری اور المقری الفاظ کی شیخ سے تلقی کر کے شاگرد پر ان کی تلاوت کرتا ہے۔وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



يَعْلَمُونَ ﴿6﴾ [التوبة]؛ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ ﴿12﴾ الأعراف؛ مَا مَنَعَكَ أَن تَسْجُدَ ﴿75﴾ [ص]؛ وَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ ﴿120﴾ [الأعراف]؛ فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ ﴿46﴾ [الشعراء]؛ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِمْ ۚ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿43﴾ [النحل]؛ وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِمْ ۖ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿7﴾ [الأنبياء]؛ بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا ۚ ﴿41﴾ [هود]؛ لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ﴿22﴾ [الغاشية]؛ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِن بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِن بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ ﴿54﴾ [الروم]؛مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ؛ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا.وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَقْرَأَنِيهَا. فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ. ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ. ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ، فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي سَمِعْتُ هذا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ: «أَرْسِلْهُ، ثُمَّ قَالَ: اقْرَأْ»، فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: «هَكَذَا أُنْزِلَتْ، ثُمَّ قَالَ لِي: اقْرَأْ، فَقَرَأْتُهَا». فَقَالَ: «هَكَذَا أُنْزِلَتْ؛ إِنَّ هذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَاقْرَؤُوا مِنْهُ مَا تَيَسَّرَ. [مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي المدني، الموطأ، كتاب الْقُرْآنُ، باب مَا جَاءَ فِي الْقُرْآنِ، مؤسسة زايد بن سلطان آل نهيان للأعمال الخيرية والإنسانية – أبو ظبي — الإمارات، الأولى، 1425 هـ - 2004 م، 2/281-282]

[83] قرآن مجید میں اصل لفظ ہے جبکہ سنت میں اصل معنی ہے لہٰذا حدیث کی سند میں محدث اپنے شیخ سے سنت کا تحمل کرتا ہے اور اپنے شاگرد کے سامنے اس کو ادا کرتا ہے۔ قرآن مجید کے الفاظ اللہ عزوجل کے ہیں جبکہ سنت میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ بھی ہیں جیسا کہ قولی سنت کی مثال ہے اور صحابی کے بھی ہیں جیسا کہ فعلی اور تقریری سنت کی مثالیں ہیں۔

[84] عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسَةٍ، عَلَى أَنْ يُوَحَّدَ اللهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَصِيَامِ رَمَضَانَ، وَالْحَجِّ»، فَقَالَ رَجُلٌ: الْحَجُّ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ، قَالَ: «لَا، صِيَامُ رَمَضَانَ، وَالْحَجُّ» هَكَذَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صحيح مسلم، كِتَابُ الْإِيمَانَ، بَابُ قول النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ، 45/1]؛ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ، فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الأَيْمَنِ، ثُمَّ قُلْ: اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لاَ مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، اللَّهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ، فَأَنْتَ عَلَى الفِطْرَةِ، وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهِ». قَالَ: فَرَدَّدْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا بَلَغْتُ: اللَّهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، قُلْتُ: وَرَسُولِكَ، قَالَ: «لاَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الوُضُوءِ، بَابُ فَضْلِ مَنْ بَاتَ عَلَى الوُضُوءِ، 58/1-59]

85 وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ﴿100﴾ [التوبة]؛ «...وَإِنَّ بني إسرائيل تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً»، قَالُوا: وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي» [الترمذي، محمد بن عيسى بن سورة، سنن الترمذي، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي – مصر، 1975ء، 26/5]؛ فَقَالَ الْعِرْبَاضُ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَأَنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا؟ فَقَالَ «أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ، تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ» [سنن أبي داود، كِتَاب السُّنَّةِ، بَابُ لُزُومِ السُّنَّةِ، 200/4]؛ «خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ يَلُونِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ» [صحيح مسلم، كتاب الْفَضَائِلِ، بَابُ فَضْلِ الصَّحَابَةِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، 1962/4]؛ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ، وَقُلِ اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَى مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ» قَالَ «فَإِنْ مِتَّ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ» قَالَ الْبَرَاءُ: فَقُلْتُ: أَسْتَذْكِرُهُنَّ، فَقُلْتُ: وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، قَالَ: «لَا، وَنَبِيِّكَ الَّذِي



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



أَرْسَلْتَ» [سنن أبي داود، أَبْوَابُ النَّوْمِ، بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ النَّوْمِ، 311/4]

[86] وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴿115﴾ [النساء]؛ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۗ ﴿143﴾ [البقرة]

[87] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ قَبْلَ أَنْ تَحُجَّ، أَفَأَحُجَّ عَنْهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ، حُجِّي عَنْهَا، أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ؟»، قَالَتْ: نَعَمْ، فَقَالَ: «اقْضُوا اللَّهَ الَّذِي لَهُ، فَإِنَّ اللَّهَ أَحَقُّ بِالوَفَاءِ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الِاعْتِصَامِ بِالكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، بَابُ مَنْ شَبَّهَ أَصْلًا مَعْلُومًا بِأَصْلٍ مُبَيَّنٍ، قَدْ بَيَّنَ اللهُ حُكْمَهُمَا، لِيُفْهِمَ السَّائِلَ، 102/9]؛ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلاَمًا أَسْوَدَ، وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟»، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَمَا أَلْوَانُهَا؟»، قَالَ: حُمْرٌ، قَالَ: «هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟»، قَالَ: إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا، قَالَ: «فَأَنَّى تُرَى ذَلِكَ جَاءَهَا»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عِرْقٌ نَزَعَهَا، قَالَ: «وَلَعَلَّ هَذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ»، وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الِانْتِفَاءِ مِنْهُ. [صحيح البخاري، كِتَابُ الِاعْتِصَامِ بِالكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، بَابُ مَنْ شَبَّهَ أَصْلًا مَعْلُومًا بِأَصْلٍ مُبَيَّنٍ، قَدْ بَيَّنَ اللَّهُ حُكْمَهُمَا، لِيُفْهِمَ السَّائِلَ، 101/9]

***قواعد عامہ اور ادلہ اجمالیہ میں سے شرائع من قبلنا اور قول صحابی کا تعلق "شریعت" سے ہے جبکہ استصلاح، سد الذرائع، عرف، استحسان "منہاج" کے اصول ہیں۔***

[88] عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: أُنْزِلَتْ: {وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الخَيْطُ الأَبْيَضُ، مِنَ الخَيْطِ الأَسْوَدِ} وَلَمْ يَنْزِلْ {مِنَ الفَجْرِ}، فَكَانَ رِجَالٌ إِذَا أَرَادُوا الصَّوْمَ رَبَطَ أَحَدُهُمْ فِي رِجْلِهِ الخَيْطَ الأَبْيَضَ وَالخَيْطَ الأَسْوَدَ، وَلَمْ يَزَلْ يَأْكُلُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُ رُؤْيَتُهُمَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ بَعْدُ: {مِنَ الفَجْرِ} فَعَلِمُوا أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ [صحيح البخاري، كِتَابُ الصَّوْمِ، بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الخَيْطِ الأَسْوَدِ مِنَ الفَجْرِ}، 28/3]

[89] هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿7﴾ [آل عمران]

[90] يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ ﴿11﴾ [النساء]؛ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ ﴿228﴾ [البقرة]؛ «عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الأَحْزَابِ: «لاَ يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ العَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ» فَأَدْرَكَ بَعْضُهُمُ العَصْرَ فِي الطَّرِيقِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لاَ نُصَلِّي حَتَّى نَأْتِيَهَا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ نُصَلِّي، لَمْ يُرِدْ مِنَّا ذَلِكَ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ وَاحِدًا مِنْهُمْ» [صحيح البخاري، كِتَابُ المَغَازِي، بَابُ مَرْجِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الأَحْزَابِ، 112/5]؛ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: {حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الخَيْطِ الأَسْوَدِ} عَمَدْتُ إِلَى عِقَالٍ أَسْوَدَ، وَإِلَى عِقَالٍ أَبْيَضَ، فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِي، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ فِي اللَّيْلِ، فَلاَ يَسْتَبِينُ لِي، فَغَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ: «إِنَّمَا ذَلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الصَّوْمِ، بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الخَيْطُ، 28/3]؛ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَرَجَ رَجُلَانِ فِي سَفَرٍ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ، فَتَيَمَّمَا صَعِيدًا طَيِّبًا فَصَلَّيَا، ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ، فَأَعَادَ أَحَدُهُمَا الصَّلَاةَ وَالْوُضُوءَ وَلَمْ يُعِدِ الْآخَرُ، ثُمَّ أَتَيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ: «أَصَبْتَ السُّنَّةَ، وَأَجْزَأَتْكَ صَلَاتُكَ». وَقَالَ لِلَّذِي تَوَضَّأَ وَأَعَادَ: «لَكَ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ» [سنن أبي داود، كِتَاب الطَّهَارَةِ، بَابٌ فِي الْمُتَيَمِّمِ يَجِدُ الْمَاءَ بَعْدَ مَا يُصَلِّ فِي الْوَقْتِ، 93/1]

لفظ کسی معنی کے لیے وضع ہونے کے اعتبار سے خاص، عام اور مشترک میں تقسیم ہوتا ہے۔ اب اس لفظ کا اپنے اس وضعی معنی میں استعمال ہوا ہے یا نہیں، اس پہلو سے حقیقت و مجاز اور صریح و کنایہ میں منقسم ہوتا ہے۔ اور لفظ کی اپنے وضعی یا غیر وضعی معنی میں دلالت کس قدرً ظاہر ہے یا خفی، اس اعتبار سے ظہور کے چار درجات ظاہر، نص، مفسر اور محکم اور خفاء کے چار درجات خفی، مشکل، مجمل اور متشابہ ہیں۔ اور لفظ کی اپنے معنی پر دلالت کی صورت کیا ہے تو اس اعتبار سے اس کی چار قسمیں ہیں: عبارت نص، دلالت نص، اشارہ نص، اقتضائے نص۔

اس کی ایک دوسری تقسیم یہ ہے کہ لفظ اپنے معنی پر دلالت کے اعتبار سے منطوق اور مفہوم میں تقسیم ہوتا ہے۔ اور منطوق کی دلالت صریح ہوتی ہے یا غیر صریح۔ صریح کی دلالت



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مطابقت اور تضمن جبکہ غیر صریح کی اشارہ نص، اقتضائے نص اور ایمائے نص میں تقسیم ہوتی ہے۔ اور مفہوم کی تقسیم موافق اور مخالف میں ہوتی ہے۔

[91] وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿44﴾ [النحل]؛ إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ ﴿105﴾ [النساء]

[92] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ضَمَّنِي إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: «اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الكِتَابَ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الِاعْتِصَامِ بِالكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، 91/9]

[93] مزید تفصیل کے لیے حافظ عبد اللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ کی کتاب "درایت تفسیر" ملاحظہ فرمائیں۔

[94] «فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ، تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ» [سنن أبي داود، كِتَاب السُّنَّةِ، بَابُ لُزُومِ السُّنَّةِ، المكتبة العصرية، صيدا – بيروت، 200/4]؛ «خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ يَلُونِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ» [صحيح مسلم، كتاب الْفَضَائِلِ، بَابُ فَضْلِ الصَّحَابَةِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، 1962/4]

[95] «مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمنِ؛ أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ: كَمْ فِي إِصْبَعِ الْمَرْأَةِ؟ فَقَالَ: عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ.فَقُلْتُ: كَمْ فِي إِصْبَعَيْنِ؟ فَقَالَ: عِشْرُونَ مِنَ الْإِبِلِ. فَقُلْتُ: كَمْ فِي ثَلَاثٍ؟ فَقَالَ: ثَلَاثُونَ مِنَ الْإِبِلِ. فَقُلْتُ: كَمْ فِي أَرْبَعٍ؟ فَقَالَ: عِشْرُونَ مِنَ الْإِبِلِ. فَقُلْتُ: حِينَ عَظُمَ جُرْحُهَا وَاشْتَدَّتْ مُصِيبَتُهَا نَقَصَ عَقْلُهَا؟ فَقَالَ سَعِيدٌ: أَعِرَاقِيٌّ أَنْتَ؟ قَالَ، فَقُلْتُ: بَلْ عَالِمٌ مُتَثَبِّتٌ. أَوْ جَاهِلٌ مُتَعَلِّمٌ. فَقَالَ: هِيَ السُّنَّةُ يَا ابْنَ أَخِي» [الموطأ: 1261/5-1262]

[96] "كانت المدينة المنورة موطن الرسول صلى الله عليه وسلم بعد هجرته، وهي مقر الدولة الإسلامية الأولى، وعاصمة الدولة الإسلامية بعد انتشار الإسلام، عاش في أكنافها المهاجرون والأنصار، وبعد انتقال عاصمة الخلافة منها بيقت لها الزعامة الدينية، فقد كان علماؤها ورثة العلم النبوي...والذين حملوا الراية بعد الصحابة، وساروا على نهجهم في المدينة المنورة كثيرون، أشهرهم: سعيد بن المسيب المتوفى سنة (94هـ)، عروة بن الزبير المتوفى سنة (94هـ)، أبو بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام المخزومي المتوفى سنة (94هـ)، وعبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود المتوفى سنة



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(98هـ)، خارجة بن زيد بن ثابت (99هـ)، والقاسم بن محمد بن أبي بكر (107هـ)، وسليمان بن يسار (107هـ)، وهؤلاء هم الذين كان يطلق عليهم الفقهاء السبعة...عبد الله بن عبد الله بن عمر، سالم بن عبد الله بن عمر، أبان بن عثمان بن عفان، أبو سلمة بن عبد الرحمن بن عوف، على بن الحسين بن على بن أبي طالب، نافع مولى ابن عمر...وجاء بعد هذه الطبقة طبقة أخرى ومنهم: أبو بكر محمد بن عمرو بن حزم، وابناه محمد وعبد الله، وعبد الله بن عثمان بن عفان، وابنا محمد بن الحنفية، وجعفر بن محمد بن على بن الحسين، وعبد الله بن القاسم بن محمد بن أبي بكر الصديق، ومحمد بن مسلم بن شهاب الزهري، وقد انتهت رياسة هذه المدرسة إلى الامام مالك...انتقل الى الكوفة بعد تمصيرها مجموعة من الصحابة منهم ابن مسعود وأبو موسى الأشعري، وسعد بن أبي وقاص، وعمار بن ياسر، وحذيفة بن اليمان، وأنس بن مالك وازداد عدد الصحابة فيها بعد أن أذن عثمان بن عفان للصحابة بالخروج إلى الأمصار، ثم ازداد عددهم بعد وقوع الفتنة ومقتل الخليفة الراشد عثمان بن عفان، وقد بلغ عدد الصحابة الذين حلوا بها أكثر من ثلاثمائة صحابي، وقد جعلها على بن أبي طالب مقر خلافته، وقد قام بأمر علماء الكوفة بعد الصحابة جماعة من العلماء: منهم علقمة بن قيس النخعي (62هـ)، والأسود بن يزيد النخعي، وأبو ميسرة عمرو بن شراحيل الهمداني، ومسروق ابن الأجدع الهمداني (63هـ)، وعبيدة السلماني، وشريح بن الحارث الكندي (82هـ)، ثم جاءت الطبقة الثانية بعد هؤلاء أمثال: حماد بن أبي سليمان ومنصور بن المعتمر السلمي والمغيرة بن مقسم الضبي، وسليمان بن مهران الأعمش (148هـ)، وانتهت رياسة هذه المدرسة الى ابن أبي ليلى، وابن شبرمة، وشريك القاضي، وأبي حنيفة.“ [عمر سليمان الأشقر، الدكتور، تاريخ الفقه الإسلامي، دار النفائس، الأردن، 1991ء، 84-87]

[97] ”ثم المجتهدون من أئمة الأمة: محصورون في صنفين؛ لا يعدوان إلى ثالث أصحاب الحديث، وأصحاب الرأي. أصحاب الحديث: وهم أهل الحجاز؛ هم: أصحاب مالك بن أنس، وأصحاب محمد بن إدريس الشافعي، وأصحاب سفيان الثوري، وأصحاب أحمد بن حنبل، وأصحاب داود بن علي بن محمد الأصفهاني. وإنما سموا: أصحاب الحديث؛ لأن عنايتهم: بتحصيل الأحاديث، ونقل الأخبار، وبناء الأحكام على النصوص؛ ولا يرجعون إلى القياس الجلي والخفي ما وجدوا: خبراً، أو أثراً...أصحاب الرأي: وهم أهل العراق هم: أصحاب أبي حنيفة النعمان بن ثابت. ومن أصحابه: محمد بن الحسن، وأبو يوسف يعقوب بن إبراهيم بن محمد القاضي،



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وزفر بن الهذيل، والحسن بن زياد اللؤلؤي، وابن سماعة، وعافية القاضي، وأبو مطيع البلخي، وبشر المريسي. وإنما سموا أصحاب الرأي؛ لأن أكثر عنايتهم: بتحصيل وجه القياس، والمعنى المستنبط من الأحكام، وبناء الحوادث عليها؛ وربما يقدمون القياس الجلي على آحاد الأخبار.'' [الشهرستاني، أبو الفتح محمد بن عبد الكريم بن أبى بكر أحمد، الملل والنحل، مؤسسة الحلبي، 2/11-12]

[98] ائْتُونِي بِكِتَابٍ مِنْ قَبْلِ هَذَا أَوْ أَثَارَةٍ مِنْ عِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿4﴾ [الأحقاف]

[99] عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ عَائِذَ اللَّهِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ عُمَيْرَةَ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ - أَخْبَرَهُ قَالَ: كَانَ لَا يَجْلِسُ مَجْلِسًا لِلذِّكْرِ حِينَ يَجْلِسُ إِلَّا قَالَ: «اللَّهُ حَكَمٌ قِسْطٌ هَلَكَ الْمُرْتَابُونَ»، فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَوْمًا: إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ فِتَنًا يَكْثُرُ فِيهَا الْمَالُ، وَيُفْتَحُ فِيهَا الْقُرْآنُ حَتَّى يَأْخُذَهُ الْمُؤْمِنُ وَالْمُنَافِقُ، وَالرَّجُلُ، وَالْمَرْأَةُ، وَالصَّغِيرُ، وَالْكَبِيرُ، وَالْعَبْدُ، وَالْحُرُّ، فَيُوشِكُ قَائِلٌ أَنْ يَقُولَ: مَا لِلنَّاسِ لَا يَتَّبِعُونِي وَقَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ؟ مَا هُمْ بِمُتَّبِعِيَّ حَتَّى أَبْتَدِعَ لَهُمْ غَيْرَهُ، فَإِيَّاكُمْ وَمَا ابْتُدِعَ، فَإِنَّ مَا ابْتُدِعَ ضَلَالَةٌ، وَأُحَذِّرُكُمْ زَيْغَةَ الْحَكِيمِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ عَلَى لِسَانِ الْحَكِيمِ، وَقَدْ يَقُولُ الْمُنَافِقُ كَلِمَةَ الْحَقِّ، قَالَ: قُلْتُ لِمُعَاذٍ: مَا يُدْرِينِي رَحِمَكَ اللَّهُ أَنَّ الْحَكِيمَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ وَأَنَّ الْمُنَافِقَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الْحَقِّ؟ قَالَ: «بَلَى، اجْتَنِبْ مِنْ كَلَامِ الْحَكِيمِ الْمُشْتَهِرَاتِ الَّتِي يُقَالُ لَهَا مَا هَذِهِ، وَلَا يُثْنِيَنَّكَ ذَلِكَ عَنْهُ، فَإِنَّهُ لَعَلَّهُ أَنْ يُرَاجِعَ، وَتَلَقَّ الْحَقَّ إِذَا سَمِعْتَهُ فَإِنَّ عَلَى الْحَقِّ نُورًا» [سنن أبي داود، كِتَاب السُّنَّةِ، بَابُ لُزُومِ السُّنَّةِ، 4/202]۔بدعت کی مثال بھی کٹی پتنگ کی سی ہے کہ جس کی سند نہیں ہوتی اور کٹی پتنگ سے تشبیہ اس لیے دی ہے کہ اس کا مقدر زوال ہی ہوتا ہے یعنی وہ نیچے ہی آتی ہے، اوپر نہیں جاتی۔ علاوہ ازیں کٹی پتنگ ہوا کے رحم وکرم پر ہوتی ہے، وہ جس طرف چاہے اسے لے جائے۔ اگر ہوا تیز ہو گی تو شاید اسے بہت اونچا بھی اڑا لے جائے لیکن یہ اونچی اڑان عارضی ہو گی۔

اثری اور حنفی ہر دو روایتیں ہر دور میں بلا شبہ بیسیوں نہیں سینکڑوں اسناد سے ثابت ہوتی رہی ہیں۔ اثری روایت کی ایک معاصر سند اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تک یوں ہے:

الدکتور الحافظ عبد الرحمن المدنی عن الشیخ عبد العزیز بن باز عن العلامة المحدث الشیخ عبد الحق الهاشمي عن الشیخ أحمد بن عبد الله بن سالم البغدادي عن الشیخ عبد الرحمن بن حسن بن محمد بن عبد الوهاب عن جده شیخ الإسلام محمد بن عبد الوهاب عن الشیخ عبد الله بن إبراهیم المدني عن الشیخ الفقیه عبد القادر التغلبي



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عن الشيخ المحدث عبد الباقي عن الشيخ المحدث أحمد بن مفلح الوفائي عن الشيخ الفقيه موسى بن أحمد الحجاوي عن الشيخ الفقيه أحمد بن محمد المقدسي المعروف بالشويكي عن الشيخ أحمد بن عبد الله العسكري عن الشيخ علاء الدين المرداوي عن الشيخ إبراهيم بن قندس البعلي عن الشيخ علاء الدين علي بن العباس المعروف بابن اللحام عن الشيخ الحافظ عبد الرحمن بن رجب عن الحافظ شمس الدين ابن القيم عن شيخ الإسلام الحافظ تقي الدين ابن تيمية عن الفخر ابن البخاري عن ابن قدامة المقدسي صاحب المغني عن عبد القادر الكيلاني صاحب الغنية وأبي الفرج بن الجوزي كلاهما عن أبي الوفاء عن ابن عقيل الحنبلي وأبي الخطاب الكلوذاني عن أبي يعلى الفراء عن ابن حامد الحنبلي عن أبي بكر البغوي المشهور بغلام الخلال عن شيخ الحنابلة أبي بكر الخلال عن أبي بكر المروذي عن إمام السنة أحمد بن حنبل الشيباني عن الإمام محمد بن إدريس الشافعي عن الإمام مالك بن أنس عن نافع مولى ابن عمر عن عبد الله بن عمر عن رسول الله صلي الله عليه وسلم۔

[100] اجتہاد نہ تو کتاب وسنت پر اضافے کا نام ہے اور نہ ہی تبدیلی احکام کا بلکہ اس سے مراد "کسی پیش آمدہ مسئلے میں، اہل علم کا، کتاب وسنت کی وسعتوں اور گہرائیوں میں، اللہ کے حکم، کو تلاش کرنے کی انتہائی جدوجہد، کرنا ہے۔" مزید تفصیل کے لیے پی ایچ ڈی مقالہ "عصر حاضر میں اجتماعی اجتہاد: ایک تجزیاتی مطالعہ" کا پہلا باب "اجتہاد کا تعارف" ملاحظہ فرمائیں۔

[101] اس کے لیے اہل علم کی ایک جماعت نے "تقلید" کی اصطلاح استعمال کی ہے۔ "اتباع" اور "تقلید" میں فرق یہ کیا جاتا ہے کہ "اتباع" میں عامی، اللہ کے حکم کے ساتھ، عالم دین سے دلیل بھی پوچھتا ہے، چاہے دلیل اس کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے جبکہ "تقلید" میں صرف اللہ کا حکم معلوم کیا جاتا ہے اور اس کی دلیل نہیں مانگی جاتی۔ دونوں میں فرق یہ ہے کہ پہلی صورت میں عامی کا ذہن یہ بن جاتا ہے کہ اس نے اللہ کے حکم کی اتباع کی ہے اور عالم دین ایک ذریعہ ہے جبکہ دوسری صورت میں عامی کا ذہن سمجھتا تو یہی ہے کہ اس نے اللہ کے حکم کی اتباع کی ہے لیکن عالم دین اس کے لیے محض دین کا ذریعہ نہیں رہتا بلکہ خود مصدر بن جاتا ہے۔ ہماری نظر میں تقلید کی نسبت اتباع کی اصطلاح قابل ترجیح ہے۔ امام ابن عبد البر 463ھ نے اپنی کتاب ''جامع بيان العلم وفضله'' میں ''الْفَرَقِ بَيْنَ التَّقْلِيدِ وَالِاتِّبَاعِ'' کے نام سے باب باندھا ہے۔ ''وَالتَّقْلِيدُ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ غَيْرُ الِاتِّبَاعِ؛ لِأَنَّ الِاتِّبَاعَ هُوَ تَتَبُّعُ الْقَائِلِ عَلَى مَا بَانَ لَكَ مِنْ فَضْلِ قَوْلِهِ وَصِحَّةِ مَذْهَبِهِ، وَالتَّقْلِيدُ أَنْ تَقُولَ بِقَوْلِهِ وَأَنْتَ لَا تَعْرِفُ وَجْهَ الْقَوْلِ وَلَا مَعْنَاهُ وَتَأْبَى مَنْ سِوَاهُ، أَوْ أَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ خَطَؤُهُ فَتَتَّبِعَهُ مَهَابَةَ



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خِلَافِهِ وَأَنْتَ قَدْ بَانَ لَكَ فَسَادُ قَوْلِهِ.‘‘ [ابن عبد البر، أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عاصم القرطبي، جامع بيان العلم وفضله، دار ابن الجوزي، المملكة العربية السعودية، الأولى، 1414 ھ - 1994 م، 2/787-788]

**اور ’’تقلید‘‘ ان اصولی مسائل میں حرام ہے کہ جو قطعی ہیں جیسا کہ توحید وشرک کے مسائل ہیں۔ اگر کوئی مقلد کسی عالم دین کی تقلید کرتے ہوئے کفر، شرک یا بدعت کا ارتکاب کرے گا تو یہ اس کے لیے آخرت میں ہر گز عذر نہ بنے گا۔** ’’اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا ۖ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ‘‘ ﴿31﴾ [التوبة]؛ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي عُنُقِي صَلِيبٌ مِنْ ذَهَبٍ. فَقَالَ: «يَا عَدِيُّ اطْرَحْ عَنْكَ هَذَا الوَثَنَ»، وَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِي سُورَةِ بَرَاءَةٌ: {اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ} [التوبة: 31]، قَالَ: «أَمَا إِنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا يَعْبُدُونَهُمْ، وَلَكِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا أَحَلُّوا لَهُمْ شَيْئًا اسْتَحَلُّوهُ، وَإِذَا حَرَّمُوا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوهُ» [سنن الترمذي، أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ: وَمِنْ سُورَةِ التَّوْبَةِ، 5/278]

**البتہ فروعی مسائل میں ’’تقلید‘‘ اس کے لیے جائز ہے جو ’’اجتہاد‘‘ کا اہل نہ ہو۔** ’’كَذَلِكَ الْمَسَائِلُ الفروعية: مِنْ غَالِيَةِ الْمُتَكَلِّمَةِ وَالْمُتَفَقِّهَةِ مَنْ يُوجِبُ النَّظَرَ وَالِاجْتِهَادَ فِيهَا عَلَى كُلِّ أَحَدٍ حَتَّى عَلَى الْعَامَّةِ وَهَذَا ضَعِيفٌ؛ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ طَلَبُ عِلْمِهَا وَاجِبًا عَلَى الْأَعْيَانِ فَإِنَّمَا يَجِبُ مَعَ الْقُدْرَةِ وَالْقُدْرَةُ عَلَى مَعْرِفَتِهَا مِنْ الْأَدِلَّةِ الْمُفَصَّلَةِ تَتَعَذَّرُ أَوْ تَتَعَسَّرُ عَلَى أَكْثَرِ الْعَامَّةِ. وَبِإِزَائِهِمْ مِنْ أَتْبَاعِ الْمَذَاهِبِ مَنْ يُوجِبُ التَّقْلِيدَ فِيهَا عَلَى جَمِيعِ مَنْ بَعْدَ الْأَئِمَّةِ: عُلَمَائِهِمْ؛ وَعَوَامِّهِمْ. وَمِنْ هَؤُلَاءِ مَنْ يُوجِبُ التَّقْلِيدَ بَعْدَ عَصْرِ أَبِي حَنِيفَةَ وَمَالِكٍ مُطْلَقًا ثُمَّ هَلْ يَجِبُ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ اتِّبَاعُ شَخْصٍ مُعَيَّنٍ مِنْ الْأَئِمَّةِ يُقَلِّدُهُ فِي عَزَائِمِهِ وَرُخَصِهِ؟ عَلَى وَجْهَيْنِ. وَهَذَانِ الْوَجْهَانِ ذَكَرَهُمَا أَصْحَابُ أَحْمَد وَالشَّافِعِيِّ لَكِنْ هَلْ يَجِبُ عَلَى الْعَامِّيِّ ذَلِكَ؟ وَالَّذِي عَلَيْهِ جَمَاهِيرُ الْأُمَّةِ أَنَّ الِاجْتِهَادَ جَائِزٌ فِي الْجُمْلَةِ؛ وَالتَّقْلِيدَ جَائِزٌ فِي الْجُمْلَةِ لَا يُوجِبُونَ الِاجْتِهَادَ عَلَى كُلِّ أَحَدٍ وَيُحَرِّمُونَ التَّقْلِيدَ وَلَا يُوجِبُونَ التَّقْلِيدَ عَلَى كُلِّ أَحَدٍ وَيُحَرِّمُونَ الِاجْتِهَادَ وَأَنَّ الِاجْتِهَادَ جَائِزٌ لِلْقَادِرِ عَلَى الِاجْتِهَادِ وَالتَّقْلِيدَ جَائِزٌ لِلْعَاجِزِ عَنْ الِاجْتِهَادِ. فَأَمَّا الْقَادِرُ عَلَى الِاجْتِهَادِ فَهَلْ يَجُوزُ لَهُ التَّقْلِيدُ؟ هَذَا فِيهِ خِلَافٌ وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ يَجُوزُ حَيْثُ عَجَزَ عَنْ الِاجْتِهَادِ: إمَّا لِتَكَافُؤِ الْأَدِلَّةِ وَإِمَّا لِضِيقِ الْوَقْتِ عَنْ الِاجْتِهَادِ وَإِمَّا لِعَدَمِ ظُهُورِ دَلِيلٍ لَهُ؛ فَإِنَّهُ حَيْثُ عَجَزَ سَقَطَ عَنْهُ وُجُوبُ مَا عَجَزَ عَنْهُ وَانْتَقَلَ إلَى بَدَلِهِ وَهُوَ التَّقْلِيدُ كَمَا لَوْ



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَجز عَنْ الطَّهارَةِ بِالْماءِ. وَكَذَلِكَ الْعَامِّيُّ إذَا أَمْكَنَهُ الِاجْتِهادُ فِي بَعْضِ الْمَسَائِلِ جَازَ لَهُ الِاجْتِهادُ فَإِنَّ الِاجْتِهَاد مُنَصَّبٌ يَقْبَلُ التجزي وَالِانْقسامَ فَالْعِبْرَةُ بِالْقُدْرَةِ وَالْعَجْزِ وَقَدْ يَكُونُ الرَّجُلُ قَادِرًا فِي بَعْضٍ عَاجِزًا فِي بَعْضٍ لَكِنَّ الْقُدْرَةَ عَلَى الِاجْتِهَادِ لَا تَكُونُ إلَّا بِحُصُولِ عُلُومٍ تُفِيدُ مَعْرِفَةَ الْمَطْلُوبِ فَأَمَّا مَسْأَلَةٌ وَاحِدَةٌ مِنْ فَنٍّ فَيَبْعُدُ الِاجْتِهادُ فِيهَا وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ أَعْلَمُ.'' [ابن تيمية، تقي الدين أبو العباس أحمد بن عبد الحليم الحراني، مجموع الفتاوى، مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، المدينة النبوية، المملكة العربية السعودية، 1416ھ/1995م، 20/203-204]

*اور ''تقلید'' اور ''تقلید شخصی'' میں بھی فرق ہے۔ ''تقلید شخصی'' یعنی کسی متعین عالم دین کی تقلید کے جواز کی کوئی دلیل ہمارے دین میں موجود نہیں ہے بلکہ اس کے قائلین بھی اسے ایک انتظامی مسئلہ قرار دیتے ہیں۔*

[102] فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿43﴾ [النحل]

[103] يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿43﴾ [مريم]؛ وَكَذَٰلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ ﴿75﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأَىٰ كَوْكَبًا ۖ قَالَ هَٰذَا رَبِّي ۖ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَا أُحِبُّ الْآفِلِينَ﴿76﴾ فَلَمَّا رَأَى الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هَٰذَا رَبِّي ۖ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَئِن لَّمْ يَهْدِنِي رَبِّي لَأَكُونَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّالِّينَ ﴿77﴾ فَلَمَّا رَأَى الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هَٰذَا رَبِّي هَٰذَا أَكْبَرُ ۖ فَلَمَّا أَفَلَتْ قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ﴿78﴾ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا ۖ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿79﴾ وَحَاجَّهُ قَوْمُهُ ۚ قَالَ أَتُحَاجُّونِّي فِي اللَّهِ وَقَدْ هَدَانِ ۚ وَلَا أَخَافُ مَا تُشْرِكُونَ بِهِ إِلَّا أَن يَشَاءَ رَبِّي شَيْئًا ۗ وَسِعَ رَبِّي كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۗ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿80﴾وَكَيْفَ أَخَافُ مَا أَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُونَ أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُم بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا ۚ فَأَيُّ الْفَرِيقَيْنِ أَحَقُّ بِالْأَمْنِ ۖ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿81﴾ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُم بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ ﴿82﴾ وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَىٰ قَوْمِهِ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّن نَّشَاءُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿83﴾ [الأنعام]

[104] قُلْ أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَأْمُرُونِّي أَعْبُدُ أَيُّهَا الْجَاهِلُونَ ﴿64﴾ [الزمر]؛ وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتَوْا عَلَىٰ قَوْمٍ يَعْكُفُونَ عَلَىٰ أَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوا يَا مُوسَى اجْعَل لَّنَا إِلَٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ ۚ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ﴿138﴾ [الأعراف]

[105] وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۖ ﴿36﴾ [النحل]

[106] رُّسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿165﴾ [النساء]

107لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۖ وَأَنزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿25﴾ [الحديد]

108كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿21﴾ [الحديد]؛ قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلَاقُو اللَّهِ كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿249﴾ [البقرة]؛ فَهَزَمُوهُم بِإِذْنِ اللَّهِ وَقَتَلَ دَاوُودُ جَالُوتَ وَآتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿251﴾ [البقرة]؛ الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا ۚ فَإِن يَكُن مِّنكُم مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِن يَكُن مِّنكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوا أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿66﴾ [الأنفال]

109هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿2﴾ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿3﴾ [الجمعة]

110هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ﴿33﴾ [التوبة]

111عَنْ قَيْسِ بْنِ كَثِيرٍ، قَالَ: قَدِمَ رَجُلٌ مِنَ المَدِينَةِ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ، وَهُوَ بِدِمَشْقَ فَقَالَ: مَا أَقْدَمَكَ يَا أَخِي؟ فَقَالَ: حَدِيثٌ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَمَا جِئْتَ لِحَاجَةٍ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: أَمَا قَدِمْتَ لِتِجَارَةٍ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: مَا جِئْتُ إِلَّا فِي طَلَبِ هَذَا الحَدِيثِ؟ قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الجَنَّةِ، وَإِنَّ المَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضَاءً لِطَالِبِ العِلْمِ، وَإِنَّ العَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ حَتَّى الحِيتَانُ فِي المَاءِ، وَفَضْلُ العَالِمِ عَلَى العَابِدِ، كَفَضْلِ القَمَرِ عَلَى سَائِرِ الكَوَاكِبِ، إِنَّ العُلَمَاءَ وَرَثَةُ الأَنْبِيَاءِ، إِنَّ الأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِنَّمَا وَرَّثُوا العِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَ بِهِ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ» [سنن الترمذي، أَبْوَابُ الْعِلْمِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الفِقْهِ عَلَى العِبَادَةِ، 48/5]

112حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قول ہے: «لَسْتُ بِخَلِيفَةِ اللَّهِ، وَلَكِنِّي خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ» [ابن أبي شيبة، أبو بكر عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي، الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار، مكتبة الرشد – الرياض الأولى،



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



1409هـ، 432/7]

113عَنْ عَمْرِو بْنِ العَاصِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِذَا حَكَمَ الحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الِاعْتِصَامِ بِالكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، بَابُ أَجْرِ الحَاكِمِ إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ، 108/9]؛ «الْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ، اثْنَانِ فِي النَّارِ، وَوَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ، رَجُلٌ عَلِمَ الْحَقَّ فَقَضَى بِهِ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ، وَرَجُلٌ قَضَى لِلنَّاسِ عَلَى جَهْلٍ اجْتَهَدَ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ [ابن ماجة أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني، سنن ابن ماجه، كِتَابُ الْأَحْكَامِ، بَابُ الْحَاكِمِ يَجْتَهِدُ فَيُصِيبُ الْحَقَّ، دار إحياء الكتب العربية - فيصل عيسى البابي الحلبي، 776/2]؛ عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى اليَمَنِ، فَقَالَ: «كَيْفَ تَقْضِي؟»، فَقَالَ: أَقْضِي بِمَا فِي كِتَابِ اللَّهِ، قَالَ: «فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ؟»، قَالَ: فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟»، قَالَ: أَجْتَهِدُ رَأْيِي، قَالَ: «الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ» [سنن الترمذي، أَبْوَابُ الْأَحْكَامِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ فِي القَاضِي كَيْفَ يَقْضِي، 608/3]؛ «مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَاللَّهُ المُعْطِي وَأَنَا القَاسِمُ، وَلاَ تَزَالُ هَذِهِ الأُمَّةُ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ، وَهُمْ ظَاهِرُونَ» [صحيح البخاري، كِتَابُ فَرْضِ الخُمُسِ، بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ}، 85/4]

114وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ۚ فَإِنِ انتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ﴿39﴾ [الأنفال]

115«نَضَّرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا، فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ، فَإِنَّهُ رُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيهٍ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ» [مسند الإمام أحمد بن حنبل: 467/35]

116 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْرَجَ مَرْوَانُ الْمِنْبَرَ يَوْمَ الْعِيدِ، فَبَدَأَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا مَرْوَانُ خَالَفْتَ السُّنَّةَ، أَخْرَجْتَ الْمِنْبَرَ يَوْمَ عِيدٍ وَلَمْ يَكُنْ يُخْرَجُ بِهِ، وَبَدَأْتَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَمْ يَكُنْ يُبْدَأُ بِهَا، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَمَّا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ بِلِسَانِهِ، فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ» [سنن ابن ماجه، كِتَابُ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ، وَالسُّنَّةُ فِيهَا بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ، 406/1]



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



117 اللہ نے اپنے دین کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے نہ کہ صرف قرآن مجید کا، اور دین میں کتاب وسنت دونوں شامل ہیں۔ ایک لفظ اور دوسرا معنی ہے اور دونوں وحی ہیں۔ یہ کہنا کہ اللہ نے لفظ کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے جبکہ معنی کا نہیں، ایک غیر منطقی دعوی ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿9﴾ [الحجر]؛ ''وقال تعالى {إنا نحن نزلنا لذكر وإنا له لحافظون} وقال تعالى {قل إنمآ أنذركم بالوحي ولا يسمع الصم الدعآء إذا ما ينذرون} فأخبر تعالى كما قدمنا أن كلام نبيه صلى الله عليه وسلم كله وحي والوحي بلا خوف ذكر والذكر محفوظ بنص القرآن فصح بذلك أن كلامه صلى الله عليه وسلم كله محفوظ بحفظ الله عز وجل مضمون لنا أنه لا يضيع منه شيء إذ ما حفظ الله تعالى فهو باليقين لا سبيل إلى أن يضيع منه شيء فهو منقول إلينا كله فلله الحجة علينا أبدا.'' [ابن حزم، أبو محمد علي بن أحمد بن سعيد الأندلسي الظاهري، الإحكام في أصول الأحكام، دار الآفاق الجديدة، بيروت، 98/1]؛ ''وَلَكِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ حَفِظَ اللَّهُ لَهَا مَا أَنْزَلَهُ كَمَا قَالَ - تَعَالَى -: {إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ} [الحجر: 9] فَمَا فِي تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ أَوْ نَقْلِ الْحَدِيثِ أَوْ تَفْسِيرِهِ مِنْ غَلَطٍ فَإِنَّ اللَّهَ يُقِيمُ لَهُ مِنَ الْأُمَّةِ مَنْ يُبَيِّنُهُ وَيَذْكُرُ الدَّلِيلَ عَلَى غَلَطِ الْغَالِطِ وَكَذِبِ الْكَاذِبِ فَإِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ لَا تَجْتَمِعُ عَلَى ضَلَالَةٍ وَلَا يَزَالُ فِيهَا طَائِفَةٌ ظَاهِرَةٌ عَلَى الْحَقِّ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ إِذْ كَانُوا آخِرَ الْأُمَمِ فَلَا نَبِيَّ - بَعْدَ نَبِيِّهِمْ - بَعْدَهُمْ وَلَا كِتَابَ بَعْدَ كِتَابِهِمْ. وَكَانَتِ الْأُمَمُ قَبْلَهُمْ إِذَا بَدَّلُوا وَغَيَّرُوا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا يُبَيِّنُ لَهُمْ وَيَأْمُرُهُمْ وَيَنْهَاهُمْ وَلَمْ يَكُنْ بَعْدَ مُحَمَّدٍ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَبِيٌّ، وَقَدْ ضَمِنَ اللَّهُ أَنْ يَحْفَظَ مَا أَنْزَلَهُ مِنَ الذِّكْرِ وَأَنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ لَا تَجْتَمِعُ عَلَى ضَلَالَةٍ، بَلْ أَقَامَ اللَّهُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ فِي كُلِّ عَصْرٍ مَنْ يَحْفَظُ بِهِ دِينَهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْقُرْآنِ وَيَنْفِي بِهِ تَحْرِيفَ الْغَالِينَ وَانْتِحَالَ الْمُضِلِّينَ وَتَأْوِيلَ الْجَاهِلِينَ. [ابن تيمية، تقي الدين أبو العباس أحمد بن عبد الحليم الحنبلي الدمشقي، الجواب الصحيح لمن بدل دين المسيح، دار العاصمة، السعودية، الثانية، 1419ھ / 1999م، 3/38-39]

118 «مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، وَمَنْ يُطِعِ الأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ يَعْصِ الأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي، وَإِنَّمَا الإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ، فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَعَدَلَ، فَإِنَّ لَهُ بِذَلِكَ أَجْرًا وَإِنْ قَالَ بِغَيْرِهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الجِهَادِ وَالسِّيَرِ، بَابُ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَاءِ الإِمَامِ وَيُتَّقَى بِهِ، 50/4]

119 كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بِاللَّهِ ۗ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُم ۚ مِّنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿110﴾ [آل عمران]؛ إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ ۚ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ ۚ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُم بِهِ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿111﴾ [التوبة]؛ «لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ»، قَالَ: فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا، فَيَقُولُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ [صحيح مسلم، كِتَابُ الْإِيمَانَ، بَابُ نُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ حَاكِمًا بِشَرِيعَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، 137/1]

120 فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ ﴿21﴾ لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ﴿22﴾ [الغاشية]؛ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِجَبَّارٍ ۖ فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَن يَخَافُ وَعِيدِ ﴿45﴾ [ق]؛ وَإِن مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿40﴾ [الرعد]

121 وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿71﴾ [التوبة]؛ «مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ بِلِسَانِهِ، فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ» [سنن ابن ماجه، كِتَابُ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ، وَالسُّنَّةُ فِيهَا بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ، 406/1]

122 وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ۚ فَإِنِ انتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿39﴾ [الأنفال]؛ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانُهُ، فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: «مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ العُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الجِهَادِ، وَالسِّيَرِ بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ العُلْيَا، 20/4]

123 الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ ۙ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴿157﴾ [التوبة]

124 وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿71﴾ [التوبة]؛ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْرَجَ مَرْوَانُ الْمِنْبَرَ يَوْمَ الْعِيدِ، فَبَدَأَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا مَرْوَانُ خَالَفْتَ السُّنَّةَ، أَخْرَجْتَ الْمِنْبَرَ يَوْمَ عِيدٍ وَلَمْ يَكُنْ يُخْرَجُ بِهِ، وَبَدَأْتَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَمْ يَكُنْ يُبْدَأُ بِهَا، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَمَّا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ بِلِسَانِهِ، فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ» [سنن ابن ماجه، كِتَابُ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ، وَالسُّنَّةُ فِيهَا بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ، 406/1]

125عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟»، قَالُوا: يَوْمٌ حَرَامٌ، قَالَ: «فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟»، قَالُوا: بَلَدٌ حَرَامٌ، قَالَ: «فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟»، قَالُوا: شَهْرٌ حَرَامٌ "، قَالَ: «فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا»، فَأَعَادَهَا مِرَارًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ، اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّهَا لَوَصِيَّتُهُ إِلَى أُمَّتِهِ، فَلْيُبْلِغِ الشَّاهِدُ الغَائِبَ، «لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الحَجِّ، بَابُ الخُطْبَةِ أَيَّامَ مِنًى، 176/2]

126عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيضٌ، فَقُلْنَا: حَدِّثْنَا أَصْلَحَكَ اللهُ، بِحَدِيثٍ يَنْفَعُ اللهُ بِهِ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: دَعَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ، فَكَانَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا: «أَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا، وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا، وَأَثَرَةٍ عَلَيْنَا، وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ»، قَالَ: «إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللهِ فِيهِ بُرْهَانٌ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الْإِمَارَةِ، بَابُ وُجُوبِ طَاعَةِ الْأُمَرَاءِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ، وَتَحْرِيمِهَا فِي الْمَعْصِيَةِ، 1470/3]؛ قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا كُنَّا بِشَرٍّ، فَجَاءَ اللهُ بِخَيْرٍ، فَنَحْنُ فِيهِ، فَهَلْ مِنْ وَرَاءِ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قُلْتُ: هَلْ وَرَاءَ ذَلِكَ الشَّرِّ خَيْرٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قُلْتُ: فَهَلْ وَرَاءَ ذَلِكَ الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قُلْتُ: كَيْفَ؟ قَالَ: «يَكُونُ بَعْدِي أَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهُدَايَ، وَلَا يَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِي، وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رِجَالٌ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ فِي جُثْمَانِ إِنْسٍ»، قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللهِ، إِنْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ؟ قَالَ: «تَسْمَعُ وَتُطِيعُ لِلْأَمِيرِ، وَإِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ، وَأُخِذَ مَالُكَ، فَاسْمَعْ وَأَطِعْ» [صحيح مسلم، كِتَابُ الْإِمَارَةِ، بَابُ الْأَمْرِ بِلُزُومِ الْجَمَاعَةِ



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عِنْدَ ظُهُورِ الْفِتَنِ، 1475/3]

[127] وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿105﴾ [آل عمران]؛ «وَإِنَّ بني إسرائيل تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً»، قَالُوا: وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي» [سنن الترمذي، أَبْوَابُ الْإِيمَانِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا جَاءَ فِي افْتِرَاقِ هَذِهِ الْأُمَّةِ، 26/5]؛ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ۚ ﴿103﴾ [آل عمران]؛ شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ ۖ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ ۚ ﴿13﴾ [الشورى]؛ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّهُ قَامَ فِينَا فَقَالَ: «أَلَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِينَا فَقَالَ: أَلَا إِنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوا عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَإِنَّ هَذِهِ الْمِلَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ: ثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ، وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَهِيَ الْجَمَاعَةُ» [سنن أبي داود، كِتَاب السُّنَّةِ، بَابُ شَرْحِ السُّنَّةِ، 198/4]

[128] اور اس کے مطابق دنیا کی زندگی خالق کے حکم کے مطابق گزارنے کی دعوت اور تلقین کے لیے ہر دور اور ہر قوم میں پیغمبر مبعوث کیے گئے۔ اس طرح اس دنیا میں انسانی زندگی کی ابتداء ہوئی۔ اور زمین پر یہ دجلہ وفرات کے مابین کی سرزمین (Mesopotamia) تھی کہ جہاں پہلی انسانی تہذیب نے جنم لیا اور اس علاقے کو دنیا کی دیگر تہذیبوں کے لیے ایک مہد (cradle of civilization) کی حیثیت حاصل ہوئی۔ تہذیب انسانی کی پیدائش اور ابتداء میں عرصہ دراز تک نبیوں کی سرزمین بھی یہی علاقہ ہی رہا ہے۔ پس نبیوں کی اس سرزمین پر ایک آسمانی جوڑے سے خاندان اور خاندانوں سے معاشرے نے جنم لیا اور انسانوں کی اجتماعیت نے ایک آزاد سیاسی وجود کے طور ریاست کی شناخت حاصل کی۔ اسی طرح گویا کہ ریاست کا ادارہ آدم علیہ السلام کی خلافت ارضی کی نظریاتی بنیاد پر وجود میں آیا اور انسانی معاشرے کو منظّم کرنے کے لیے خلیفہ اول کو اللہ کی سرزمین میں آسمانی قانون جاری وساری کرنے کا ذمہ دار قرار دیا گیا۔ نظریاتی ریاست سے مراد وہ ریاست ہے جو معاشرے کے اجتماعی اور سیاسی امور میں ایک نظریے کی مکمل مصدریت اور حاکمیت کو تسلیم کرتی ہو۔ انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے ان کے خالق نے انبیاء ورسل اور کتابوں کا سلسلہ جاری فرمایا۔ چونکہ انبیاء ورسل انسان کی دینی ودنیاوی دونوں قسم کی ضرورتوں اور تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے بھیجے گئے تھے لہٰذا انہیں دونوں قسم کی سعادت وسیادت سے نوازا گیا۔



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس دنیا میں بھیجے جانے والے پہلے انسان نہ صرف پہلے خالق کے پہلے نبی تھے بلکہ پہلے خلیفہ بھی تھے۔ اس زمین پر نبوت اور خلافت اس وقت سے ہے جب سے آدم علیہ السلام ہیں۔ اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام کو اس زمین پر پہلا انسان، پہلا نبی اور پہلا خلیفہ بنا کر بھیجا۔

129 وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا ۚ ﴿19﴾ [يونس]

130 وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ ۖ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ﴿27﴾ لَئِن بَسَطتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ ۖ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿28﴾ إِنِّي أُرِيدُ أَن تَبُوءَ بِإِثْمِي وَإِثْمِكَ فَتَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ﴿29﴾ [المائدة]

131 قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا ۖ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَن تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿38﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿39﴾ [البقرة]

132 پہلی انسانی تہذیب کے اتارے گئے آسمانی قانون میں قتل کو ایک جرم قرار دیا گیا تھا اور آدم علیہ السلام کے ایک بیٹے نے اپنے بھائی کو ناحق قتل کر کے اس دنیا میں خدا کے قانون سے بغاوت اور سرکشی کی رسم کو جاری کیا۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا، إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا، لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ القَتْلَ» [صحيح البخاري، كِتَابُ أَحَادِيثِ الأَنْبِيَاءِ، بَابُ خَلْقِ آدَمَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَذُرِّيَّتِهِ، 133/4]

133 كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ وَأَنزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ ۚ ﴿213﴾ [البقرة]

134 امام المفسرین ابن جریر طبری رحمہ اللہ متوفی 310ھ جلیل القدر مفسرین صحابہ کے اقوال کی روشنی میں آدم علیہ السلام کے خلیفہ ہونے کا معنی متعین کرتے ہوئے فرماتے ہیں: فكان تأويل الآية على هذه الرواية التي ذكرناها عن ابن مسعود وابن عباس: إني جاعل في الأرض خليفةً مني يخلفني في الحكم بين خلقي. وذلك الخليفة هو آدمُ ومن قام مقامه في طاعة الله والحكم بالعدل بين خلقه. [الطبري، أبو جعفر محمد بن جرير بن يزيد بن كثير بن غالب الآملي، جامع البيان في تأويل القرآن، مؤسسة الرسالة، 1420 هـ - 2000 م، 6/30] امام بغوی رحمہ اللہ متوفی 510ھ آدم علیہ السلام کے خلیفہ ہونے کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: وَالْمُرَادُ بِالْخَلِيفَةِ هَاهُنَا آدَمُ ... وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خَلِيفَةُ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ لِإِقَامَةِ أَحْكَامِهِ وَتَنْفِيذِ وَصَايَاهُ. [البغوي، أبو محمد الحسين بن مسعود، معالم التنزيل في تفسير القرآن = تفسير البغوي، دار طيبة للنشر والتوزيع، الرابعة، 1417 هـ - 1997 م، 79/1] **امام قرطبیؒ متوفی 671ھ نے آدم علیہ السلام کے خلیفہ ہونے کے مذکورہ بالا معنی کی نسبت جمیع مفسرین کی طرف کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:** وَالْمَعْنِيُّ بِالْخَلِيفَةِ هُنَا- فِي قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَمِيعِ أَهْلِ التَّأْوِيلِ- آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَهُوَ خَلِيفَةُ اللَّهِ فِي إِمْضَاءِ أَحْكَامِهِ وَأَوَامِرِهِ. [القرطبي، أبو عبد الله محمد بن أحمد بن أبي بكر بن فرح الأنصاري الخزرجي شمس الدين، الجامع لأحكام القرآن = تفسير القرطبي، دار الكتب المصرية – القاهرة، 1384هـ - 1964 م، 263/1]

[135] يَادَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ [ص: 26]۔ **آدم علیہ السلام کو زمین کی جو خلافت عطا کی گئی تو اس کا مقصد اللہ کے حکم کو اللہ کی سر زمین میں نافذ کرنا تھا۔ پس آدم علیہ السلام اسی معنی میں خلیفہ تھے کہ جس معنی میں حضرت داؤد علیہ السلام کو خلیفہ بنایا گیا۔ علامہ احمد بن مصطفیٰ المراغی متوفی 1371ھ لکھتے ہیں:** ويرى جمع من المفسرين أن المراد بالخلافة الخلافة عن الله في تنفيذ أوامره بين الناس، ومن ثم اشتهر «الإنسان خليفة الله في الأرض» ويشهد له قوله تعالى: (يا داوُدُ إِنَّا جَعَلْناكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ). ]المراغي، أحمد بن مصطفى، تفسير المراغي، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابى الحلبي وأولاده بمصر، الأولى، 1365 هـ - 1946 م، 80/1]

[136] «كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ» قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «فُوا بِبَيْعَةِ الأَوَّلِ فَالأَوَّلِ، أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ، فَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ» [صحيح البخاري: 169/4]

[137] «لَسْتُ بِخَلِيفَةِ اللَّهِ، وَلَكِنِّي خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ» [ابن أبي شيبة، أبو بكر عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان، الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار، مكتبة الرشد – الرياض الأولى، 1409، 432/7]

[138] لَمَّا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا مَاتَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالُوا لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: خَلِيفَةُ خَلِيفَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «إِنَّ هَذَا لَكَثِيرٌ، فَإِذَا مُتُّ أَنَا فَقَامَ رَجُلٌ مَقَامِي قُلْتُمْ: خَلِيفَةُ خَلِيفَةِ خَلِيفَةِ رَسُولِ اللَّهِ، أَنْتُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَنَا أَمِيرُكُمْ. فَهُوَ سَمَّى نَفْسَهُ» [ابن سعد، أبو عبد الله محمد بن سعد بن منيع الهاشمي بالولاء (المتوفى: 230هـ)، الطبقات الكبرى دار الكتب العلمية –



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بيروت الأولى، 1410 هـ – 1990 م، 213/3؛ عمر بن شبة (واسمه زيد) بن عبيدة بن ريطة النميري البصري، أبو زيد (المتوفى: 262هـ) ، تاريخ المدينة لابن شبة، السيد حبيب محمود أحمد – جدة، 1399 هـ، 678/2]

[139] عَنْ سَفِينَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ عَامًا، ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ الْمُلْكُ، قَالَ سَفِينَةُ: أَمْسِكْ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ سَنَتَيْنِ، وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشْرَ سِنِينَ، وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً، وَخِلَافَةَ عَلِيٍّ سِتَّ سِنِينَ» [مسند الإمام أحمد بن حنبل: 248/36]

[140] «لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ عَزِيزًا مَنِيعًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً»، فَقَالَ كَلِمَةً صَمَّنِيهَا النَّاسُ، فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا قَالَ؟ قَالَ: «كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ» [صحيح مسلم: 1453/3]

[141] بنو عباس کے مدمقابل دو خلافتوں کا اعلان ہوا۔ ایک تو 909ء میں مصر کے فاطمی شیعہ نے یہ دعوی کیا کہ جنہیں صلاح الدین ایوبی نے 1171ء میں مٹا دیا اور دوسرے مدعی خلافت اندلس کے "عبد الرحمٰن الثالث" تھے کہ جنہوں نے 928ء میں خلیفہ کا لقب اختیار کیا۔ اندلس کے استثناء کے علاوہ بنو عباس کے دور میں جتنی بھی مقامی مسلمان حکومتیں قائم ہوئیں، ان کے حکمرانوں نے خلیفہ سے خطابات یا اعزازات لینے کو ہی اپنے لیے شرف سمجھا جیسا کہ محمود غزنوی نے "یمین الدولۃ" اور "امین الملۃ" جبکہ یوسف بن تاشفین نے "امیر المسلمین" اور "سلطان" اور فرمانروائے ہند التمش نے بھی "سلطان" کا خطاب حاصل کیا۔ صلاح الدین ایوبی کو بھی خلیفہ کی طرف سے اسی قسم کی سند اختیار جاری کی گئی تھی۔ بنو عباس کے زوال کے بعد ان کا آخری خلیفہ المتوکل سوم 1517ء میں عثمانی ترک سلطان "سلیم اول" کے حق میں خلافت سے دستبردار ہو گیا تھا۔[خلافت، اردو دائرۃ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور، 1973ء، 594-596/8]

[142] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ، أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ، وَإِنِّي أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ نَازِلٌ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ: رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، عَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَصَّرَانِ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ، وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ، فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَدْعُو النَّاسَ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَيُهْلِكُ اللهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ، وَيُهْلِكُ اللهُ فِي زَمَانِهِ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ، ثُمَّ تَقَعُ الْأَمَنَةُ عَلَى الْأَرْضِ حَتَّى تَرْتَعَ الْأُسُودُ مَعَ الْإِبِلِ، وَالنِّمَارُ مَعَ الْبَقَرِ، وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ، وَيَلْعَبَ الصِّبْيَانُ بِالْحَيَّاتِ، لَا تَضُرُّهُمْ، فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يُتَوَفَّى، وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ» [مسند الإمام أحمد بن حنبل:



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



[154-153/15

143كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ
بِاللَّهِ ۗ ﴿110﴾ [آل عمران]؛ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ
لِلَّهِ ۚ فَإِنِ انتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ﴿39﴾ [الأنفال]؛ قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ
بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ
أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَن يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ ﴿29﴾ [التوبة]

144رُّسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ
عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿165﴾ [النساء]

145لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنفَكِّينَ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ
الْبَيِّنَةُ ﴿1﴾ رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ يَتْلُو صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴿2﴾ [البينة]

146«الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ، وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَآنِ – أَوْ
تَمْلَأُ – مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُورٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ،
وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ، كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَايِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا»
[صحيح مسلم، كِتَابِ الطَّهَارَةِ، بَابُ فَضْلِ الْوُضُوءِ، 203/1]

147قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَن يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ ﴿29﴾ [التوبة]۔ اس آیت مبارکہ میں دو اصناف کا بیان ہے۔ پہلی قسم ان مشرکین کی ہے جو اللہ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور اسے حرام قرار نہیں دیتے جسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا ہو جیسا کہ سورۃ یونس [59]، سورۃ النحل [116] اور سورۃ الانعام [136-140] وغیرہ میں تفصیلات موجود ہیں۔ اور دوسری قسم ان اہل کتاب کی ہے جو دین حق کو اپنا دین نہیں بناتے۔ ان دونوں سے جہاد وقتال کی غایت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ جزیہ دیں اور چھوٹے بن کر رہیں۔ اس آیت مبارکہ سے ماقبل آیات میں شروع سورہ توبہ ہی سے مشرکین کا بیان چلا رہا ہے اور متصل قبل آیت مبارکہ 27 میں [يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ...] کے بیان میں بھی مشرکین عرب ہی سے خطاب ہے۔ پس آیت مبارکہ 28 میں آغاز آیت [قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ...] میں جو قتال کا حکم دیا گیا تو اس میں بھی مشرکین عرب ہی مخاطب ہیں۔ اور ان کے بیان کے ذیل میں اہل کتاب کا بھی حکم بیان کر دیا گیا۔ تو ایک پہلو تو نظم قرآن کا ہوا جو اس بات کا متقاضی ہے کہ اس آیت مبارکہ میں دو اصناف کا مراد لینا



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



زیادہ بہتر ہے اور دوسرا خود آیت مبارکہ کے الفاظ [قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ...] یہ واضح کرتے ہیں کہ ان سے مراد مشرکین عرب ہیں کیونکہ قرآن مجید نے اہل کتاب کا تعارف ایک ایسے گروہ کے طور نہیں کروایا جو اللہ اور آخرت پر ایمان نہ رکھتے ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ جن مفسرین نے اس آیت مبارکہ میں جو حکم قتال بیان ہوا ہے، اسے ایک ہی صنف اہل کتاب سے متعلق کیا ہے تو انہیں یہ ثابت کرنے کے لیے تاویل کرنی پڑی کہ اہل کتاب کسی طرح اللہ کو بھی نہیں مانتے اور آخرت پر بھی ان کا ایمان نہیں ہے۔ ہمارے نزدیک کسی تاویل کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ اس آیت مبارکہ میں دو اصناف کا ذکر ہے اور اس کی تقدیر عبارت یوں بیان کی جا سکتی ہے: قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ...وَ[الَّذِينَ] لَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ.

148 «اغْزُوا بِاسْمِ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ اغْزُوا وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَمْثُلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنْ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ فَأَيَّتُهُنَّ مَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْهَا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلْهُمْ الْجِزْيَةَ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَقَاتِلْهُمْ» [صحيح مسلم: 1357/3]؛ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ: أَتُؤْخَذُ الْجِزْيَةُ مِمَّنْ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، أَخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ، وَعُمَرُ مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ، وَعُثْمَانُ مِنْ بَرْبَرٍ.[عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري اليماني الصنعاني، أبو بكر، المصنف، المكتب الإسلامي – بيروت، الثانية، 1403، 69/6]

149 «والجهادُ ماضٍ منذُ بعثني اللهُ إلى أن يقاتلَ آخرُ أُمتي الدجالَ، لا يبطِلُه جَوْر جائرٍ، ولا عَدل عادلٍ» [سنن أبي داود: 184/4] البتہ یہ بات درست ہے کہ اس حدیث کا یہ مفہوم نہیں ہے کہ اس امت میں ہر ہر لمحے قتال ہوتا رہے گا۔ اس حدیث کا مفہوم صرف اتنا ہے کہ جہاد کی اجازت قیامت تک باقی رہے گی اور اسے کوئی منسوخ نہیں کر سکتا۔ اور جہاد یہاں وسیع معنی میں ہے کہ جس میں غلبہ دین کے لیے کی جانے والی ہر کوشش شامل ہے حتی کہ قتال بھی۔ "منذ بعثنی" کے الفاظ بتلا رہے ہیں کہ یہاں جہاد سے مراد محض قتال



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نہیں ہے جبکہ "یقاتل" کے الفاظ اشارہ کر رہے ہیں کہ یہاں جہاد میں قتال بھی شامل ہے۔

ایک اور روایت کے الفاظ ہیں: «إِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعِينَةِ، وَأَخَذْتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ، وَرَضِيتُمْ بِالزَّرْعِ، وَتَرَكْتُمُ الْجِهَادَ، سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ ذُلًّا لَا يَنْزِعُهُ حَتَّى تَرْجِعُوا إِلَى دِينِكُمْ» [سنن أبي داود: 3/274-275]۔ایک اور روایت کے الفاظ ہیں: «الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ: الأَجْرُ وَالمَغْنَمُ» [صحيح بخاري: 28/4]۔اس معنی کی تمام روایات قرآن مجید کی آیت مبارکہ [وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ [الأنفال: 39] ہی کا ہی بیان ہیں۔

[150] «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ» [صحيح مسلم: 135/1]

[151] علت کے اوصاف میں اصل اور بنیادی ترین وصف مناسبت اور ملائمت کا ہے جبکہ انضباط تو انتقال علت یا قیاس کے لیے مطلوب ہے۔

[152] أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ﴿39﴾ [الحج]۔اس آیت مبارکہ میں "باء" تعلیل کے لیے ہے۔ پس "ظلم وعدوان" جہاد وقتال کی وہ منصوص حکمت ہے کہ جسے کتاب وسنت نے ظلم کی متعین صورتوں کے بیان کے ساتھ علت بنادیا ہے۔

[153] وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ ﴿9﴾ [الحجرات]؛ عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ هَذَا الرَّجُلَ، فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ؟ قُلْتُ: أَنْصُرُ هَذَا الرَّجُلَ، قَالَ: ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِذَا التَقَى المُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالقَاتِلُ وَالمَقْتُولُ فِي النَّارِ»، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا القَاتِلُ فَمَا بَالُ المَقْتُولِ قَالَ: «إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الإِيمَانِ، بَابُ {وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ المُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا}، 15/1]

[154] اس بارے ملاحظہ ہو سہ ماہی "نظریات" میں شائع شدہ تحقیقی مضمون "قانون اتمام حجت اور قانون جہاد: ایک تجزیاتی مطالعہ"

[155] یہی وجہ ہے کہ حضرت ربعی بن عامر رضی اللہ عنہ کا رستم کے دربار میں جو طویل مکالمہ ہوا اور اس میں رستم کے سوال پوچھنے پر کہ تم عرب ہم سے کیوں لڑنے آئے ہو؟ یہ جواب دیا: «اللَّهُ ابْتَعَثَنَا، وَاللَّهُ جَاءَ بِنَا لِنُخْرِجَ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادَةِ الْعِبَادِ إِلَى عِبَادَةِ اللَّهِ، وَمِنْ ضِيقِ



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الدُّنْيَا إِلَى سِعَتِهَا، وَمِنْ جَوْرِ الأَدْيَانِ إِلَى عَدْلِ الإِسْلامِ» [الطبري، أبو جعفر محمد بن جرير بن يزيد بن كثير بن غالب الآملي، تاريخ الطبري = تاريخ الرسل والملوك، دار التراث – بيروت، الثانية - 1387 هـ، 520/3]

[156] پہلی ذمہ داری کی دلیل قرآن مجید کی آیت [وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿آل عمران: 104﴾] ہے جبکہ دوسری ذمہ داری کی دلیل آیت مبارکہ [ قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَن يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ ﴿التوبة: 29﴾] ہے۔ دوسری ذمہ داری کی ادائیگی میں البتہ یہ ضرور ملحوظ رکھا جائے گا کہ مسلمان ریاست کے پاس مشرک اور غیر مسلم اقوام کو مفتوح اور مغلوب کرنے کی استطاعت اور صلاحیت موجود ہے۔ اگر کسی مسلمان ریاست کے پاس یہ استطاعت اور صلاحیت نہ ہو گی تو اس کے لیے اس غرض سے جہاد و قتال بھی درست نہیں قرار پائے گا اور اس صورت میں وہ دوسری اقوام کے حوالے سے صرف دعوت و تبلیغ کی ذمہ داری ادا کرنے پر اکتفا کریں گے۔ باقی رہی اسلامی ریاست کی داخلی ذمہ داریاں تو وہ اس تحریر کا موضوع نہیں ہے۔

[157] فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿30﴾ [الروم]؛ فَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَانَ يُحَدِّثُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ، أَوْ يُمَجِّسَانِهِ، كَمَا تُنْتَجُ البَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ، هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ»، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: {فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا} الآيَةَ. [صحيح البخاري، كِتَابُ الجَنَائِزِ، بَابُ إِذَا أَسْلَمَ الصَّبِيُّ فَمَاتَ، هَلْ يُصَلَّى عَلَيْهِ، وَهَلْ يُعْرَضُ عَلَى الصَّبِيِّ الإِسْلاَمُ، 94/2-95]

[158] هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنكُمْ كَافِرٌ وَمِنكُم مُّؤْمِنٌ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿2﴾ [التغابن]

[159] وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُوَ كَلٌّ عَلَىٰ مَوْلَاهُ أَيْنَمَا يُوَجِّههُّ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ ۖ هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَمَن يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿76﴾ [النحل]؛ وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَلَا الْمُسِيءُ ۚ قَلِيلًا مَّا تَتَذَكَّرُونَ ﴿58﴾ [غافر]؛ أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ ﴿35﴾ [القلم]



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



160إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ أُولَٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ﴿6﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ﴿7﴾ [البينة]

161وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿190﴾ [البقرة]؛ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا ﴿75﴾ [النساء]

162قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَن يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ ﴿29﴾ [التوبة]

163وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُونَ ﴿6﴾ [التوبة]

164سَتَجِدُونَ آخَرِينَ يُرِيدُونَ أَن يَأْمَنُوكُمْ وَيَأْمَنُوا قَوْمَهُمْ كُلَّ مَا رُدُّوا إِلَى الْفِتْنَةِ أُرْكِسُوا فِيهَا ۚ فَإِن لَّمْ يَعْتَزِلُوكُمْ وَيُلْقُوا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوا أَيْدِيَهُمْ فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ ۚ وَأُولَٰئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا مُّبِينًا ﴿91﴾ [النساء]؛ وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿61﴾ [الانفال]

165قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ ﴿4﴾ [الممتحنة]؛ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ ۘ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿51﴾ فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَىٰ أَن تُصِيبَنَا دَائِرَةٌ ۚ فَعَسَى اللَّهُ أَن يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِّنْ عِندِهِ فَيُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا أَسَرُّوا فِي أَنفُسِهِمْ نَادِمِينَ ﴿52﴾ [المائدة]؛ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿23﴾ [التوبة]

166لَّا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَن تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ ۗ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿28﴾ [آل عمران]

167لَّا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿8﴾ [الممتحنة]

168لَّا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴿8﴾ [الممتحنة]

169الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ ۖ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۖ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿5﴾ [المائدة]

170قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَن يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ ﴿29﴾ [التوبة]؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ عَامَ الْفَتْحِ، عَلَى دَرَجَةِ الْكَعْبَةِ، فَكَانَ فِيمَا قَالَ: بَعْدَ أَنْ أَثْنَى عَلَى اللهِ، أَنْ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، كُلُّ حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً، وَلَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ، وَلَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، يَدُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ، تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ، وَلَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ، وَدِيَةُ الْكَافِرِ كَنِصْفِ دِيَةِ الْمُسْلِمِ، أَلَا وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ، وَلَا جَنَبَ وَلَا جَلَبَ، وَتُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ فِي دِيَارِهِمْ، يُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَدْنَاهُمْ، وَيَرُدُّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَقْصَاهُمْ، ثُمَّ نَزَلَ. [مسند الإمام أحمد بن حنبل: 587/11]؛ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَسْلَمَ، مَوْلَى عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ، كَتَبَ إِلَى أُمَرَاءِ الْأَجْنَادِ: «أَنْ لَا يَضْرِبُوا الْجِزْيَةَ عَلَى النِّسَاءِ، وَلَا عَلَى الصِّبْيَانِ، وَأَنْ يَضْرِبُوا الْجِزْيَةَ عَلَى مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمُوسَى مِنَ الرِّجَالِ، وَأَنْ يُخْتَمُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ، وَيَجُزُّوا نَوَاصِيَهُمْ مَنِ اتَّخَذَ مِنْهُمْ شَعْرًا، وَيُلْزِمُوهُمُ الْمَنَاطِقَ، وَيَمْنَعُوهُمُ الرُّكُوبَ إِلَّا عَلَى الْأُكُفِّ عَرْضًا» قَالَ: يَقُولُ: «رِجْلَاهُ مِنْ شِقٍّ وَاحِدٍ»، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: «وَفَعَلَ ذَلِكَ بِهِمْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حِينَ وَلِيَ» [المصنف لعبد الرزاق، كِتَابُ أَهْلِ الْكِتَابِ، باب هَدْمُ كَنَائِسِهِمْ، وَهَلْ يَضْرِبُوا بِنَاقُوسٍ؟، المكتب الإسلامي – بيروت، الثانية، 1403ھ، 85/6]؛ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنْ: «يُمْنَعَ النَّصَارَى بِالشَّامِ أَنْ يَضْرِبُوا نَاقُوسًا» قَالَ: «وَيُنْهَوْا أَنْ يَفْرِقُوا رُءُوسَهُمْ، وَيَجُزُّوا نَوَاصِيَهُمْ، وَيَشُدُّوا مَنَاطِقَهُمْ، وَلَا يَرْكَبُوا عَلَى سُرُجٍ، وَلَا يَلْبَسُوا عُصَبًا، وَلَا يَرْفَعُوا صُلُبَهُمْ فَوْقَ كَنَائِسِهِمْ، فَإِنْ قَدَرُوا عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ فَعَلَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا بَعْدَ التَّقَدُّمِ إِلَيْهِ فَإِنَّ سَلَبَهُ لِمَنْ وَجَدَهُ» قَالَ: «وَكَتَبَ أَنْ يُمْنَعَ نِسَاؤُهُمْ أَنْ يَرْكَبْنَ الرَّحَائِلَ». قَالَ عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ: وَاسْتَشَارَنِي عُمَرُ فِي هَدْمِ كَنَائِسِهِمْ، فَقُلْتُ: «لَا



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تُهْدَمُ، هَذَا مَا صُولِحُوا عَلَيْهِ» فَتَرَكَهَا عُمَرُ. [المصنف لعبد الرزاق، كِتَابُ أَهْلِ الْكِتَابِ، باب هَدْمُ كَنَائِسِهِمْ، وَهَلْ يَضْرِبُوا بِنَاقُوسٍ؟، 61/6]؛ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، أَنَّ أَبَا مُوسَى، كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَنَّ الْمُسْلِمِينَ يَقَعُونَ عَلَى الْمَجُوسِ فَيَقْتُلُونَهُمْ، فَمَاذَا تَرَى؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ: «فَإِنَّمَا هُمْ عَبِيدٌ فَأَقِمْهُمْ قِيمَةً فِيكُمْ»، فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو مُوسَى ثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، فَوَضَعَهَا عُمَرُ لِلْمَجُوسِ. [المصنف لعبد الرزاق، كِتَابُ أَهْلِ الْكِتَابِ، باب دِيَةُ الْمَجُوسِيِّ، 126/6]؛ قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَنَشٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَمْصَارِ الْعَرَبِ أَوْ دَارِ الْعَرَبِ هَلْ لِلْعَجَمِ أَنْ يُحْدِثُوا فِيهَا شَيْئًا؟ فَقَالَ: أَيُّمَا مِصْرٍ مَصَّرَتْهُ الْعَرَبُ فَلَيْسَ لِلْعَجَمِ أَنْ يَبْنُوا فِيهِ [بِيعَةً]، وَلَا يَضْرِبُوا فِيهِ نَاقُوسًا، وَلَا يَشْرَبُوا فِيهِ خَمْرًا، وَلَا يَتَّخِذُوا فِيهِ خِنْزِيرًا، وَأَيُّمَا مِصْرٍ مَصَّرَتْهُ الْعَجَمُ فَفَتَحَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْعَرَبِ فَنَزَلُوا فِيهِ فَإِنَّ لِلْعَجَمِ مَا فِي عَهْدِهِمْ، وَعَلَى الْعَرَبِ أَنْ يُوفُوا بِعَهْدِهِمْ وَلَا يُكَلِّفُوهُمْ فَوْقَ طَاقَتِهِمْ. [صالح بن عبد العزيز آل الشيخ، التكميل لما فات تخريجه من إرواء الغليل مع إرواء الغليل في تخريج أحاديث منار السبيل، المكتب الإسلامي – بيروت، الثانية 1405 هـ - 1985م، 105/5]؛ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو شُرَحْبِيلَ الْحِمْصِيُّ عِيسَى بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي أَبُو الْيَمَانِ، وَأَبُو الْمُغِيرَةِ جَمِيعًا، قَالا: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، قَالُوا: كَتَبَ أَهْلُ الْجَزِيرَةِ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ: إِنَّا حِينَ قَدِمْتَ بِلادَنَا طَلَبْنَا إِلَيْكَ الْأَمَانَ لِأَنْفُسِنَا وَأَهْلِ مِلَّتِنَا، عَلَى أَنَّا شَرَطْنَا لَكَ عَلَى أَنْفُسِنَا أَنْ لا نُحْدِثَ فِي مَدِينَتِنَا كَنِيسَةً، وَلا فِيهَا حَوْلَهَا دَيْرًا، وَلا قلابة، وَلا صَوْمَعَةَ رَاهِبٍ، وَلا نُجَدِّدَ مَا خَرُبَ مِنْ كَنَائِسِنَا، وَلا مَا كَانَ مِنْهَا فِي خِطَطِ الْمُسْلِمِينَ، وَأَنْ لا نَمْنَعَ كَنَائِسَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَنْزِلُوهَا فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَأَنْ نُوَسِّعَ أَبْوَابَهَا لِلْمَارَّةِ وَابْنِ السَّبِيلِ، وَلا نُؤْوِي فِيهَا وَلا فِي مَنَازِلِنَا جَاسُوسًا، وَأَنْ لا نَكْتُمَ أَمْرَهَا عَنِ الْمُسْلِمِينَ، وَأَنْ لا نَضْرِبَ نَوَاقِيسَنَا إِلا ضَرْبًا خَفِيفًا فِي جَوْفِ كَنَائِسِنَا، وَلا نُظْهِرَ عَلَيْهَا صَلِيبَنَا، وَلا نَرْفَعَ أَصْوَاتَنَا فِي الصَّلاةِ، وَلا الْقِرَاءَةِ فِي كَنَائِسِنَا فِيمَا يَحْضُرُهُ الْمُسْلِمُونَ، وَأَنْ لا نُخْرِجَ صَلِيبَنَا وَلا كِتَابَنَا فِي سُوقِ الْمُسْلِمِينَ، وَأَنْ لا نخرج بَاعُوثًا، الْبَاعُوثُ يَجْتَمِعُونَ كَمَا نَخْرُجُ يَوْمَ الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ، وَلا شعانينا، وَلا نَرْفَعَ أَصْوَاتَنَا مَعَ مَوْتَانَا، وَلا نُظْهِرَ النِّيرَانَ مَعَهُمْ فِي أَسْوَاقِ الْمُسْلِمِينَ، وَأَنْ لا نُجَاوِرَهُمْ بِالْخَنَازِيرِ، وَلا نَبِيعَ الْخَمْرَ، وَلا نُظْهِرَ شِرْكَنَا، وَلا نُرَغِّبَ فِي دِينِنَا، وَلا نَدْعُو إِلَيْهِ أَحَدًا، وَلا نَتَّخِذَ شَيْئًا مِنَ الرَّقِيقِ الَّذِي جَرَتْ عَلَيْهِ سِهَامُ الْمُسْلِمِينَ، وَأَنْ لا نَمْنَعَ أَحَدًا مِنْ



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



أَقْرِبَائِنَا إِذَا أَرَادَ الدُّخُولَ فِي الْإِسْلامِ، وَأَنْ نَلْتَزِمَ زِيَّنَا حَيْثُ مَا كُنَّا، وَأَنْ لا نَتَشَبَّهَ بِالْمُسْلِمِينَ فِي لُبْسِ قَلَنْسُوَةٍ، وَلا عِمَامَةٍ، وَلا تعليقٍ، وَلا فَرْقِ شَعَرٍ، وَلا فِي مَرَاكِبِهِمْ، وَلا نَتَكَلَّمَ بِكَلامِهِمْ، وَأَنْ لا نَتَكَنَّى بِكُنَاهُمْ، وَأَنْ نَجُزَّ مَقَادِمَ رُءُوسِنَا، وَلا نفرق نَوَاصِيَنَا، وَنَشُدَّ الزَّنَانِيرَ عَلَى أَوْسَاطِنَا، ولا نَنْقُشَ خَوَاتِمَنَا بِالْعَرَبِيَّةِ، وَلا نَرْكَبَ السُّرُوجَ وَلا نَتَّخِذَ شَيْئًا مِنَ السِّلاحِ، وَلا نَحْمِلَهُ، وَلا نَتَقَلَّدَ السُّيُوفَ، وَأَنْ نُوَقِّرَ الْمُسْلِمِينَ فِي مَجَالِسِهِمْ، وَنُرْشِدَ الطَّرِيقَ، وَنَقُومَ لَهُمْ عَنِ الْمَجَالِسِ إِذَا أَرَادُوا الْمَجَالِسَ، وَلا نَطَّلِعَ عَلَيْهِمْ فِي مَنَازِلِهِمْ، وَلا نُعَلِّمَ أَوْلادَنَا الْقُرْآنَ، وَلا يُشَارِكَ أَحَدُنَا مُسْلِمًا فِي تِجَارَةٍ إِلا أَنْ يَكُونَ إِلَى الْمُسْلِمِ مِنَ التِّجَارَةِ، وَأَنْ نُضِيفَ كُلَّ مُسْلِمٍ عَابِرِ سَبِيلٍ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ وَنُطْعِمَهُ مِنْ أَوْسَطِ مَا نَجِدُ، ضَمِنَّا لَكَ ذَلِكَ عَلَى أَنْفُسِنَا وَذَرَارِيِّنَا وَأَزْوَاجِنَا وَمَسَاكِنِنَا، وَإِنْ نَحْنُ غَيَّرْنَا، أَوْ خَالَفْنَا عَمَّا شَرَطْنَا عَلَى أَنْفُسِنَا، وَقَبِلْنَا الْأَمَانَ عَلَيْهِ فَلا ذِمَّةَ لَنَا، وَقَدْ حَلَّ لَكَ مِنَّا مَا يَحِلُّ لِأَهْلِ الْمُعَانَدَةِ وَالشِّقَاقِ. فَكَتَبَ بِذَلِكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنْمٍ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ: أَنْ أَمْضِ لَهُمْ مَا سَأَلُوا، وَأَلْحِقْ فِيهِ حَرْفَيْنِ اشْتَرِطْهَا عَلَيْهِمْ مَعَ مَا شَرَطُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ: أَنْ لا يَشْتَرُوا مِنْ سَبَايَانَا شَيْئًا، وَمَنْ ضَرَبَ مُسْلِمًا عَمْدًا فَقَدْ خَلَعَ عَهْدَهُ. فأنفذ عبد الرحمن بن غنم ذلك، وأقر من أقام من الروم في مدائن الشام عَلَى هذا الشرط. [الخَلّال، أبو بكر أحمد بن محمد بن هارون بن يزيد البغدادي الحنبلي (المتوفى: 311هـ)، أحكام أهل الملل والردة من الجامع لمسائل الإمام أحمد بن حنبل، دار الكتب العلمية، بيروت – لبنان، الأولى، 1414 هـ - 1994 م، 357-359]؛ ''أنا عبد الدائم، ثنا عبد الوهاب، ثنا عبد الله، ثنا محمد بن هشام ابن البختري أبو جعفر المستملي، ثنا الربيع بن ثعلب الغنوي، ثنا يحيى بن عقبة [بن] أبي العيزار، عن سفيان الثوري والوليد بن نوح والسري بن مصرف، يذكرون عن طلحة بن مصرف، عن مسروق، عن عبد الرحمن بن غنم قال: كتبت لعمر بن الخطاب رضي الله عنه حين صالح نصارى أهل الشام .... '' ]عبد الله بن أحمد بن ربيعة بن زبر الربعي، أبو محمد (المتوفى: 329هـ)، جزءٌ فيه شروط النصارى، دار البشائر الإسلامي، الأولى 1427 هـ - 2006 م، 25]؛ ''أنا عبد الدائم، ثنا عبد الوهاب، ثنا عبد الله، ثنا محمد بن إسحاق بن راهويه الحنظلي، ثنا أبي، ثنا بقية بن الوليد، عن عبد الحميد بن بهرام، عن شهر بن حوشب، عن عبد الرحمن بن غنم: أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه كتب على النصارى حين صولحوا.... '' ]جزءٌ فيه شروط النصارى: 21-22]؛ ''قال عبد الله: ووجدت هذا الحديث بالشام: رواه عبد الوهاب بن نجدة الحوطي، عن محمد بن حمير، عن عبد الملك بن حميد بن



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



أبي غنية، عن السري بن مصرف وسفيان الثوري والوليد بن نوح، عن طلحة بن مصرف، عن مسروق بن الأجدع، عن عبد الرحمن بن غنم قال: كتبت لعمر بن الخطاب رضي الله عنه حين صالحه نصارى أهل الشام... فذكر مثله سواء بطوله.'' ]جزءٌ فيه شروط النصارى: 25[؛ ''وذكر أحمد بن علي المصيصي المعروف بالحطيطي، ومسكنه بكفربيا، أن مخزوم بن حميد بن خالد حدثهم، عن أبيه حميد بن خالد، عن خالد بن عبد الرحمن، عن عبد السلام بن سلامة بن قيصر الحضرمي: كذلك كان في العهد الذي عهده عمر بن الخطاب رضي الله عنه إلى سلامة بن قيصر، في سنة ست من خلافة عمر: هذا عهد عمر بن الخطاب رضي الله عنه الذي أودعه سلامة بن قيصر، على أنهم اشترطوا على أنفسهم بهذا الشرط.'' ]جزءٌ فيه شروط النصارى: 31[؛ ''ورأيته من حديث أبي المغيرة عبد القدوس بن حجاج، عن إسماعيل بن عياش، أن غير واحد أخبرهم: أن أهل الجزيرة كتبوا لعبد الرحمن بن غنم: ((إنك لما قدمت بلادنا طلبنا إليك الأمان.. ..)) . كتبته بطوله، وهو عندي خطأ، والصواب ما رواه محمد بن إسماعيل؛ من جهات: منها: أن سليمان بن عبد الحميد البهراني حدث به عن محمد بن إسماعيل. وقال سليمان: وهكذا قرأته في أصل كتاب إسماعيل بن عياش بخطه. ومنها: قوله أن أهل الجزيرة كتبوا هذا الكتاب لعبد الرحمن بن غنم، وهذا غلط؛ لأن الذي افتتح الجزيرة وصالح أهلها هو عياض بن غنم، ما علمت في ذلك اختلافاً.'' ]جزءٌ فيه شروط النصارى: 28[؛ ''وهذه الشروط أشهر شيء في كتب الفقه والعلم، وهي مجمع عليها في الجملة، بين العلماء من الأئمة المتبوعين، وأصحابهم، وسائر الأئمة، ولولا شهرتها عند الفقهاء لذكرنا ألفاظ كل طائفة فيها. وهي أصناف: الصنف الأول: ما مقصوده: التمييز عن المسلمين، في الشعور واللباس والأسماء والمراكب والكلام، ونحوها؛ ليتميز المسلم عن الكافر، ولا يتشبه أحدهما بالآخر في الظاهر، ولم يرض عمر رضي الله عنه والمسلمون بأصل التمييز، بل بالتميز في عامة الهدي، على تفاصيل معروفة في غير هذا الموضع. وذلك يقتضي: إجماع المسلمين على التمييز عن الكفار ظاهرا، وترك التشبه بهم ولقد كان أمراء الهدى، مثل العمرين وغيرهما، يبالغون في تحقيق ذلك بما يتم به المقصود...وكذلك فعل جعفر بن محمد بن هارون المتوكل بأهل الذمة في خلافته، واستشار في ذلك الإمام أحمد بن حنبل، وغيره، وعهوده في ذلك، وجوابات أحمد بن حنبل له معروفة. ومن جملة الشروط. ما يعود بإخفاء منكرات دينهم، وترك إظهارها كمنعهم من إظهار الخمر والناقوس، والنيران والأعياد، ونحو ذلك. ومنها:



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ما يعود بإخفاء شعار دينهم كأصواتهم بكتابهم. فاتفق عمر رضي الله عنه، والمسلمون معه وسائر العلماء بعدهم ومن وفقه الله تعالى من ولاة الأمور على منعهم من أن يظهروا في دار الإسلام شيئا مما يختصون به، مبالغة في أن لا يظهروا في دار الإسلام خصائص المشركين، فكيف إذا عملها المسلمون وأظهروها. ومنها: ما يعود بترك إكرامهم وإلزامهم الصغار الذي شرعه الله تعالى.'' [ابن تيمية، تقي الدين أبو العباس أحمد بن عبد الحليم الحنبلي (المتوفى: 728هـ)، اقتضاء الصراط المستقيم لمخالفة أصحاب الجحيم، دار عالم الكتب، بيروت، لبنان السابعة، 1419هـ - 1999م، 365-369]

171 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ: مَا الإِيمَانُ؟ قَالَ: «الإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلاَئِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَبِلِقَائِهِ، وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ». قَالَ: مَا الإِسْلاَمُ؟ قَالَ: «الإِسْلاَمُ: أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ، وَلاَ تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمَ الصَّلاَةَ، وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ المَفْرُوضَةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ». قَالَ: مَا الإِحْسَانُ؟ قَالَ: «أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الإِيمَانِ، بَابُ سُؤَالِ جِبْرِيلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الإِيمَانِ، وَالإِسْلاَمِ، وَالإِحْسَانِ، 19/1]

172 فَقُلْتُ لَهُ: اعْرِضْ عَلَيَّ الإِسْلاَمَ، فَعَرَضَهُ فَأَسْلَمْتُ مَكَانِي، فَقَالَ لِي: «يَا أَبَا ذَرٍّ، اكْتُمْ هَذَا الأَمْرَ، وَارْجِعْ إِلَى بَلَدِكَ، فَإِذَا بَلَغَكَ ظُهُورُنَا فَأَقْبِلْ» فَقُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ، لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ، فَجَاءَ إِلَى المَسْجِدِ وَقُرَيْشٌ فِيهِ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَقَالُوا: قُومُوا إِلَى هَذَا الصَّابِئِ، فَقَامُوا فَضُرِبْتُ لِأَمُوتَ. [صحيح البخاري، كِتَابُ المَنَاقِبِ، بَابُ قِصَّةِ زَمْزَمَ، 184/4]؛ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، حَدِّثْنِي مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْإِسْلَامُ أَنْ تُسْلِمَ وَجْهَكَ لِلَّهِ، وَتَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ» قَالَ: فَإِذَا فَعَلْتُ ذَلِكَ فَقَدْ أَسْلَمْتُ؟ قَالَ: «إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ، فَقَدْ أَسْلَمْتَ» [مسند الإمام أحمد بن حنبل: 94/5]

173 إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَن يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَن يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ﴿150﴾ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا ۚ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿151﴾ [النساء]؛ قُلِ اسْتَهْزِئُوا إِنَّ اللَّهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُونَ ﴿64﴾ وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۚ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ﴿65﴾لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۚ إِن نَّعْفُ عَن طَائِفَةٍ مِّنكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿66﴾ [التوبة]؛ وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَن دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا ۚ وَمَن يَرْتَدِدْ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿217﴾ [البقرة]؛ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تُطِيعُوا فَرِيقًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ يَرُدُّوكُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كَافِرِينَ ﴿100﴾ [آل عمران]؛ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴿44﴾ [المائدة]؛ وَصَدَّهَا مَا كَانَت تَّعْبُدُ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ إِنَّهَا كَانَتْ مِن قَوْمٍ كَافِرِينَ ﴿43﴾ [النمل]؛ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الْكَافِرُونَ ﴿47﴾ [العنكبوت]؛ بَلَىٰ قَدْ جَاءَتْكَ آيَاتِي فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿59﴾ [الزمر]؛ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ ۖ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ﴿121﴾ [الأنعام]؛ وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ ﴿106﴾ [يوسف]

174 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا» [صحيح البخاري، كِتَابُ الأَدَبِ، بَابُ مَنْ كَفَّرَ أَخَاهُ بِغَيْرِ تَأْوِيلٍ فَهُوَ كَمَا قَالَ، 26/8]

175 عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ، فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ: «وَجَبَتْ»، ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرَى، فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا - أَوْ قَالَ: غَيْرَ ذَلِكَ - فَقَالَ: «وَجَبَتْ»، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قُلْتَ لِهَذَا وَجَبَتْ، وَلِهَذَا وَجَبَتْ، قَالَ: «شَهَادَةُ القَوْمِ المُؤْمِنُونَ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الأَرْضِ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الشَّهَادَاتِ، بَابُ تَعْدِيلِ كَمْ يَجُوزُ؟، 169/3]

176 ''1 - روى ابن جرير الطبري بإسناد صحيح عن ابن عباس: (ومن لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الكافرون) قال: هي به كفر، وليس كفرا بالله وملائكته وكتبه ورسله. 2 - وفي رواية عنه في هذه الآية: إنه ليس بالكفر الذي يذهبون إليه، إنه ليس كفرا ينقل عن الملة، كفر دون كفر. أخرجه الحاكم وقال: "صحيح الإسناد". ووافقه الذهبي، وحقهما أن يقولا: على شرط الشيخين. فإن إسناده كذلك. ثم رأيت الحافظ ابن كثير نقل في "تفسيره" عن الحاكم أنه قال: "صحيح على شرط الشيخين"، فالظاهر أن في نسخة "المستدرك" المطبوعة سقطا، وعزاه ابن كثير لابن أبي حاتم أيضا ببعض اختصار. 3 - وفي أخرى عنه من رواية علي بن أبي طلحة عن ابن عباس قال: من جحد ما أنزل الله فقد كفر، ومن أقر به ولم يحكم فهو ظالم فاسق.



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



أخرجه ابن جرير. قلت: وابن أبي طلحة لم يسمع من ابن عباس، لكنه جيد في الشواهد. 4 – ثم روى عن عطاء بن أبي رباح قوله: (وذكر الآيات الثلاث): كفر دون كفر، وفسق دون فسق، وظلم دون ظلم. وإسناده صحيح. 5 - ثم روى عن سعيد المكي عن طاووس (وذكر الآية) قال: ليس بكفر ينقل عن الملة. وإسناده صحيح.'' [الألباني، أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدين، سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض، 1416 هـ - 1996 م، 6/113-114]؛ ''ثم بعد هذا الاتفاق تبين أن أَهْلِ السُّنَّةِ اخْتَلَفُوا خِلَافًا لَفْظِيًّا، لَا يَتَرَتَّبُ عَلَيْهِ فَسَادٌ، وَهُوَ: أَنَّهُ هَلْ يَكُونُ الْكُفْرُ عَلَى مَرَاتِب، كُفْرًا دُونَ كُفْرٍ؟ كَمَا اخْتَلَفُوا: هَلْ يَكُونُ الْإِيمَانُ عَلَى مَرَاتِب، إِيمَانًا دُونَ إِيمَانٍ؟ وَهَذَا الِاخْتِلَافُ نَشَأَ مِنَ اخْتِلَافِهِمْ فِي مُسَمَّى"الْإِيمَانِ": هَلْ هُوَ قَوْلٌ وَعَمَلٌ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ، أَمْ لَا؟ بَعْدَ اتِّفَاقِهِمْ عَلَى أَنَّ مَنْ سَمَّاهُ اللَّهُ تَعَالَى وَرَسُولُهُ كَافِرًا نُسَمِّيهِ كَافِرًا، إِذْ مِنَ الْمُمْتَنِعِ أَنْ يُسَمِّيَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ الْحَاكِمَ بِغَيْرِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ كَافِرًا، وَيُسَمِّيَ رَسُولُهُ مَنْ تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ كَافِرًا – وَلَا نُطْلِقُ عَلَيْهِمَا اسْمَ"الْكُفْرِ". وَلَكِنْ مَنْ قَالَ: إِنَّ الْإِيمَانَ قَوْلٌ وَعَمَلٌ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ– قَالَ: هُوَ كُفْرٌ عَمَلِيٌّ لَا اعْتِقَادِيٌّ، وَالْكُفْرُ عِنْدَهُ عَلَى مَرَاتِب، كُفْرٌ دُونَ كُفْرٍ، كَالْإِيمَانِ عِنْدَهُ. وَمَنْ قَالَ: إِنَّ الْإِيمَانَ هُوَ التَّصْدِيقُ، وَلَا يَدْخُلُ الْعَمَلُ فِي مُسَمَّى الْإِيمَانِ، وَالْكُفْرُ هُوَ الْجُحُودُ، وَلَا يَزِيدَانِ وَلَا يَنْقُصَانِ – قَالَ: هُوَ كُفْرٌ مَجَازِيٌّ غَيْرُ حَقِيقِيٍّ، إِذِ الْكُفْرُ الْحَقِيقِيُّ هو الذي ينقل عَنِ الْمِلَّةِ. وَكَذَلِكَ يَقُولُ فِي تَسْمِيَةِ بَعْضِ الْأَعْمَالِ بِالْإِيمَانِ، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ} أَيْ صَلَاتَكُمْ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، إِنَّهَا سُمِّيَتْ إيمانا مجازا، لتوقف صحتها على الْإِيمَانِ، أَوْ لِدِلَالَتِهَا عَلَى الْإِيمَانِ، إِذْ هِيَ دَالَّةٌ عَلَى كَوْنِ مُؤَدِّيهَا مُؤْمِنًا. وَلِهَذَا يُحْكَمُ بإسلام الكافر إذا صلى كصلاتنا. فليس بين فقهاء الملة نِزَاعٌ فِي أَصْحَابِ الذُّنُوبِ، إِذَا كَانُوا مُقِرِّينَ بَاطِنًا وَظَاهِرًا بِمَا جَاءَ بِهِ الرَّسُولُ وَمَا تواتر عنه أَنَّهُمْ مِنْ أَهْلِ الْوَعِيدِ. وَلَكِنَّ الْأَقْوَالَ الْمُنْحَرِفَةَ قَوْلُ مَنْ يَقُولُ بِتَخْلِيدِهِمْ فِي النَّارِ، كَالْخَوَارِجِ وَالْمُعْتَزِلَةِ. . . وَهُنَا أَمْرٌ يَجِبُ أَنْ يُتَفَطَّنَ لَهُ، وَهُوَ: أَنَّ الْحُكْمَ بِغَيْرِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَدْ يَكُونُ كُفْرًا يَنْقُلُ عَنِ الْمِلَّةِ، وَقَدْ يَكُونُ مَعْصِيَةً: كَبِيرَةً أَوْ صَغِيرَةً، وَيَكُونُ كُفْرًا: إِمَّا مَجَازِيًّا، وَإِمَّا كُفْرًا أَصْغَرَ، عَلَى الْقَوْلَيْنِ الْمَذْكُورَيْنِ. وَذَلِكَ بِحَسَبِ حَالِ الْحَاكِمِ: فَإِنَّهُ إِنِ اعْتَقَدَ أَنَّ الْحُكْمَ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ غَيْرُ وَاجِبٍ، وَأَنَّهُ مُخَيَّرٌ فِيهِ، أَوِ اسْتَهَانَ بِهِ مَعَ تَيَقُّنِهِ أَنَّهُ حُكْمُ [اللَّهِ]. – فَهَذَا كُفْرٌ أَكْبَرُ. وَإِنِ اعْتَقَدَ وُجُوبَ الْحُكْمِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ، وَعَلِمَهُ فِي هَذِهِ الْوَاقِعَةِ، وَعَدَلَ عَنْهُ مَعَ اعترافه بأنه مستحق للعقوبة، فهذاعاصٍ، وَيُسَمَّى كَافِرًا كُفْرًا مَجَازِيًّا، أَوْ كُفْرًا أَصْغَرَ. وَإِنْ جَهِلَ



محكم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حُكْمَ اللَّهِ فِيهَا، مَعَ بَذْلِ جُهْدِهِ وَاسْتِفْرَاغِ وُسْعِهِ فِي مَعْرِفَةِ الْحُكْمِ وأخطأ، فَهَذَا مُخْطِئٌ، لَهُ أَجْرٌ عَلَى اجْتِهَادِهِ، وَخَطَؤُهُ مَغْفُورٌ." [ابن أبي العز الحنفي، صدر الدين محمد بن علاء الدين عليّ بن محمد، شرح العقيدة الطحاوية، وزارة الشؤون الإسلامية، والأوقاف والدعوة والإرشاد، الرياض، الأولى - 1418 هـ، 303-305]

[177] وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ ﴿106﴾ [يوسف]؛ وَإِن طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ۖ فَإِن بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ ۚ فَإِن فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا ۖ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴿9﴾ [الحجرات]؛ قَالَ: «فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ، وَأَمْوَالَكُمْ، وَأَعْرَاضَكُمْ، وَأَبْشَارَكُمْ، عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، أَلاَ هَلْ بَلَّغْتُ» قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: «اللَّهُمَّ اشْهَدْ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الغَائِبَ، فَإِنَّهُ رُبَّ مُبَلِّغٍ يُبَلِّغُهُ لِمَنْ هُوَ أَوْعَى لَهُ» فَكَانَ كَذَلِكَ، قَالَ: «لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الفِتَنِ، بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ»، 50/9]؛ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ أَتَى حَائِضًا، أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا، أَوْ كَاهِنًا، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ».[سنن الترمذي، أَبْوَابُ الطَّهَارَةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ إِتْيَانِ الحَائِضِ، 242/1]؛ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «العَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ» [سنن الترمذي، أَبْوَابُ الْإِيمَانِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ، 13/5] عَنْ زُبَيْدٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنِ المُرْجِئَةِ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «سِبَابُ المُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الإِيمَانِ، بَابُ خَوْفِ المُؤْمِنِ مِنْ أَنْ يَحْبَطَ عَمَلُهُ وَهُوَ لاَ يَشْعُرُ، 19/1]؛ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ يَزْنِي العَبْدُ حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ» قَالَ عِكْرِمَةُ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: كَيْفَ يُنْزَعُ الإِيمَانُ مِنْهُ؟ قَالَ: «هَكَذَا، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، ثُمَّ أَخْرَجَهَا، فَإِنْ تَابَ عَادَ إِلَيْهِ هَكَذَا، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الحُدُودِ، بَابُ إِثْمِ الزُّنَاةِ، 164/8]

[178] عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ» [صحيح



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



البخاري، كِتَابُ الإيمانِ، بَابُ عَلاَمَةِ المُنَافِقِ، 16/1]

179ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۖ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿32﴾ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۖ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿33﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۖ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ﴿34﴾ الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِن فَضْلِهِ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ ﴿35﴾ [فاطر]؛ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ الآيَةِ: {ثُمَّ أَوْرَثْنَا الكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالخَيْرَاتِ} قَالَ: «هَؤُلَاءِ كُلُّهُمْ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ، وَكُلُّهُمْ فِي الجَنَّةِ» [سنن الترمذي، أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ، وَمِنْ سُورَةِ المَلَائِكَةِ، 363/5]؛ عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ، أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اسْمُهُ عَبْدَ اللَّهِ، وَكَانَ يُلَقَّبُ حِمَارًا، وَكَانَ يُضْحِكُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ، فَأُتِيَ بِهِ يَوْمًا فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ: اللَّهُمَّ العَنْهُ، مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتَى بِهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تَلْعَنُوهُ، فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ إِنَّهُ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الحُدُودِ، بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ لَعْنِ شَارِبِ الخَمْرِ، وَإِنَّهُ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنَ المِلَّةِ، 158/8-159]

180وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُم مَّن يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَٰذِهِ إِيمَانًا ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿124﴾ [التوبة]؛ هُوَ الَّذِي أَنزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَّعَ إِيمَانِهِمْ ۗ وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿4﴾ [الفتح]؛ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿2﴾ [الأنفال]؛ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوا وَّآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوا وَّآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوا وَّأَحْسَنُوا ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿93﴾ [المائدة]؛ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ، سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَيْتَامٍ وَرِثُوا خَمْرًا، قَالَ: «أَهْرِقْهَا» قَالَ: أَفَلَا أَجْعَلُهَا خَلًّا؟ قَالَ: «لَا» [سنن أبي داود، كِتَاب الْأَشْرِبَةِ، بَاب مَا جَاءَ فِي الْخَمْرِ تُخَلَّلُ، 326/3]

181قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «كَانَ رَجُلَانِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ مُتَوَاخِيَيْنِ، فَكَانَ أَحَدُهُمَا يُذْنِبُ، وَالْآخَرُ مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ، فَكَانَ لَا يَزَالُ الْمُجْتَهِدُ يَرَى الْآخَرَ عَلَى الذَّنْبِ فَيَقُولُ: أَقْصِرْ، فَوَجَدَهُ يَوْمًا عَلَى ذَنْبٍ فَقَالَ لَهُ:



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



أَقْصِرْ، فَقَالَ: خَلِّنِي وَرَبِّي أَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيبًا؟ فَقَالَ: وَاللهِ لَا يَغْفِرُ اللهُ لَكَ، أَوْ لَا يُدْخِلُكَ اللهُ الْجَنَّةَ، فَقَبَضَ أَرْوَاحَهُمَا، فَاجْتَمَعَا عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَقَالَ لِهَذَا الْمُجْتَهِدِ: أَكُنْتَ بِي عَالِمًا، أَوْ كُنْتَ عَلَى مَا فِي يَدِي قَادِرًا؟ وَقَالَ لِلْمُذْنِبِ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي، وَقَالَ لِلْآخَرِ: اذْهَبُوا بِهِ إِلَى النَّارِ» قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَوْبَقَتْ دُنْيَاهُ وَآخِرَتَهُ» [سنن أبي داود، كِتَاب الْأَدَبِ، بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ البَغْيِ، 1/275-276]

***البتہ جن کے جنتی یا جہنمی ہونے کے بارے کوئی نص صریح موجود ہے تو انہیں جنتی یا جہنمی قرار دینا واجب ہے جیسا کہ عشرۃ مبشرۃ جنتی ہیں اور آل فرعون جہنمی ہیں۔*** عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ، أَنَّهُ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ رَجُلٌ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَام فَقَامَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ: «عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الْعَاشِرَ» قَالَ: فَقَالُوا: مَنْ هُوَ؟ فَسَكَتَ. قَالَ: فَقَالُوا: مَنْ هُوَ؟ فَقَالَ: هُوَ «سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ» [سنن أبي داود، كِتَاب السُّنَّةِ، بَابٌ فِي الْخُلَفَاءِ، 211/4]؛ وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ ﴿45﴾ النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا ۖ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿46﴾ [غافر]

[182] عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ، وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرِيَاءَ» [صحيح مسلم، كِتَابُ الْإِيمَانَ، بَابُ تَحْرِيمِ الْكِبْرِ وَبَيَانِهِ، 93/1]؛ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: الْتَقَى عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِي عَلَى الْمَرْوَةِ، فَتَحَدَّثَا، ثُمَّ مَضَى عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو، وَبَقِيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَبْكِي، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَا يُبْكِيكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ قَالَ: - هَذَا يَعْنِي عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو - زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ، أَكَبَّهُ اللهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ» [مسند أحمد: 589/11-590]؛ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلَالٍ العَنَزِيُّ، قَالَ: اجْتَمَعْنَا نَاسٌ مِنْ أَهْلِ البَصْرَةِ فَذَهَبْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَذَهَبْنَا مَعَنَا بِثَابِتٍ البُنَانِيِّ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ لَنَا عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ، فَإِذَا هُوَ فِي قَصْرِهِ



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَوَافَقْنَاهُ يُصَلِّي الضُّحَى، فَاسْتَأْذَنَّا، فَأَذِنَ لَنَا وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى فِرَاشِهِ، فَقُلْنَا لِثَابِتٍ: لاَ تَسْأَلْهُ عَنْ شَيْءٍ أَوَّلَ مِنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ، فَقَالَ: يَا أَبَا حَمْزَةَ هَؤُلاَءِ إِخْوَانُكَ مِنْ أَهْلِ البَصْرَةِ جَاءُوكَ يَسْأَلُونَكَ عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ، فَقَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا كَانَ يَوْمُ القِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ، فَيَأْتُونَ آدَمَ، فَيَقُولُونَ: اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسَى فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللَّهِ، فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسَى فَإِنَّهُ رُوحُ اللَّهِ، وَكَلِمَتُهُ، فَيَأْتُونَ عِيسَى، فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَأْتُونِي، فَأَقُولُ: أَنَا لَهَا، فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي، فَيُؤْذَنُ لِي، وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لاَ تَحْضُرُنِي الآنَ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ المَحَامِدِ، وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيَقُولُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَعُودُ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ المَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيَقُولُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ - أَوْ خَرْدَلَةٍ - مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ، فَأَنْطَلِقُ، فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ المَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيَقُولُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى أَدْنَى أَدْنَى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ، فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ" فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ أَنَسٍ قُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِنَا: لَوْ مَرَرْنَا بِالحَسَنِ وَهُوَ مُتَوَارٍ فِي مَنْزِلِ أَبِي خَلِيفَةَ فَحَدَّثْنَاهُ بِمَا حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، فَأَتَيْنَاهُ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ، فَأَذِنَ لَنَا فَقُلْنَا لَهُ: يَا أَبَا سَعِيدٍ، جِئْنَاكَ مِنْ عِنْدِ أَخِيكَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، فَلَمْ نَرَ مِثْلَ مَا حَدَّثَنَا فِي الشَّفَاعَةِ، فَقَالَ: هِيهْ فَحَدَّثْنَاهُ بِالحَدِيثِ، فَانْتَهَى إِلَى هَذَا المَوْضِعِ، فَقَالَ: هِيهْ، فَقُلْنَا لَمْ يَزِدْ لَنَا عَلَى هَذَا، فَقَالَ: لَقَدْ حَدَّثَنِي وَهُوَ جَمِيعٌ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً فَلاَ أَدْرِي أَنَسِيَ أَمْ كَرِهَ أَنْ تَتَّكِلُوا، قُلْنَا: يَا أَبَا سَعِيدٍ فَحَدِّثْنَا فَضَحِكَ، وَقَالَ: خُلِقَ الإِنْسَانُ عَجُولًا مَا ذَكَرْتُهُ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدَّثَنِي كَمَا حَدَّثَكُمْ بِهِ، قَالَ: "ثُمَّ أَعُودُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ المَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ ائْذَنْ لِي فِيمَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَيَقُولُ: وَعِزَّتِي وَجَلاَلِي، وَكِبْرِيَائِي وَعَظَمَتِي لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" [صحيح البخاري، كِتَابُ التَّوْحِيدِ، بَابُ كَلاَمِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ القِيَامَةِ مَعَ الأَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ،



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



[147-146/9

183لَئِن بَسَطتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ ۖ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿28﴾ إِنِّي أُرِيدُ أَن تَبُوءَ بِإِثْمِي وَإِثْمِكَ فَتَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ﴿29﴾ فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿30﴾ فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ لِيُرِيَهُ كَيْفَ يُوَارِي سَوْءَةَ أَخِيهِ ۚ قَالَ يَا وَيْلَتَىٰ أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَٰذَا الْغُرَابِ فَأُوَارِيَ سَوْءَةَ أَخِي ۖ فَأَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِينَ ﴿31﴾ [المائدة]

184أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ ﴿30﴾ قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُتَرَبِّصِينَ ﴿31﴾ أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُم بِهَٰذَا ۚ أَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ﴿32﴾ [الطور]؛ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ، فَجَاءَنَا اللهُ بِهَذَا الْخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، فَقُلْتُ: هَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَفِيهِ دَخَنٌ»، قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ: «قَوْمٌ يَسْتَنُّونَ بِغَيْرِ سُنَّتِي، وَيَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي، تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ»، فَقُلْتُ: هَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: «نَعَمْ، دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا»، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، صِفْهُمْ لَنَا، قَالَ: «نَعَمْ، قَوْمٌ مِنْ جِلْدَتِنَا، وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَمَا تَرَى إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ؟ قَالَ: «تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ»، فَقُلْتُ: فَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ؟ قَالَ: «فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا، وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ عَلَى أَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ» [صحيح مسلم، كِتَابُ الْإِمَارَةِ، بَابُ الْأَمْرِ بِلُزُومِ الْجَمَاعَةِ عِنْدَ ظُهُورِ الْفِتَنِ، 1475/3]

185وَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿216﴾ [البقرة]

186عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ، وَأَبْغَضَ لِلَّهِ، وَأَعْطَى لِلَّهِ، وَمَنَعَ لِلَّهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ» [سنن أبي داود، كِتَاب السُّنَّةِ، بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى زِيَادَةِ الْإِيمَانِ وَنُقْصَانِهِ، 220/4]؛ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَجِدَ طَعْمَ الْإِيمَانِ، فَلْيُحِبَّ الْعَبْدَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ» [مسند الإمام أحمد بن حنبل: 431/16]؛ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، «أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى، فَأَرْصَدَ اللهُ لَهُ، عَلَى مَدْرَجَتِهِ، مَلَكًا فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ، قَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: أُرِيدُ أَخًا لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ، قَالَ: هَلْ لَكَ



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا، غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: فَإِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكَ، بِأَنَّ اللهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ» [صحيح مسلم، كتاب الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ، بَابٌ فِي فَضْلِ الْحُبِّ فِي اللهِ، 1988/4]؛ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ ۖ رَّبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴿4﴾ [الممتحنة]

187قُل لِّلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿14﴾ [الجاثية]؛ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُم مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿123﴾ [التوبة]؛ اذْهَبَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ﴿43﴾ فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ ﴿44﴾ [طه]؛ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنتَهُونَ ﴿12﴾ أَلَا تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نَّكَثُوا أَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ وَهُم بَدَءُوكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ أَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَوْهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿13﴾ قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ ﴿14﴾ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ ۗ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿15﴾ [التوبة]؛ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُونِ الْأُولَىٰ ﴿51﴾ قَالَ عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي فِي كِتَابٍ ۖ لَّا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنسَى ﴿52﴾ [طه]؛ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا هَٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ ﴿52﴾ قَالُوا وَجَدْنَا آبَاءَنَا لَهَا عَابِدِينَ ﴿53﴾ قَالَ لَقَدْ كُنتُمْ أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمْ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿54﴾ [الأنبياء]

188عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ: «الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ، وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ» [صحيح مسلم، كتاب الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ، بَابُ تَفْسِيرِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ، 1980/4]؛ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا شَيْءٌ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ المُؤْمِنِ يَوْمَ القِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ، وَإِنَّ اللهَ لَيُبْغِضُ الفَاحِشَ البَذِيءَ» [سنن الترمذي، أَبْوَابُ البِرِّ وَالصِّلَةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي حُسْنِ الخُلُقِ، 362/4]

189قَالَ أَشَجُّ بْنُ عَصَرٍ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ فِيكَ خَلَّتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ»، قُلْتُ: مَا هُمَا؟ قَالَ: «الْحِلْمُ، وَالْحَيَاءُ» قُلْتُ: أَقَدِيمًا كَانَ فِيَّ أَمْ حَدِيثًا؟ قَالَ: «بَلْ قَدِيمًا» قُلْتُ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَبَلَنِي عَلَى خَلَّتَيْنِ يُحِبُّهُمَا» [مسند الإمام أحمد بن حنبل: 361/29]؛ «فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي؟ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فِي الْإِسْلَامِ، إِذَا فَقُهُوا» [صحيح المسلم، كتاب الْفَضَائِلِ، بَابُ مِنْ فَضَائِلِ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، 1846/4]؛ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَرَّ عَلَى رَجُلٍ. وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: «دَعْهُ. فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ» [الموطأ، كتاب حُسْنُ الْخُلُقِ، باب مَا جَاءَ فِي الْحَيَاءِ، 1331/5]

[190]عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَ: «لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ، وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ» [مسند الإمام أحمد بن حنبل: 33/20]؛ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ «الإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً، وَالحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الإِيمَانِ، بَابُ أُمُورِ الإِيمَانِ، 11/1 ]؛ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ، لَا وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ، لَا وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ» قَالُوا: وَمَنْ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «جَارٌ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ»، قِيلَ: وَمَا بَوَائِقُهُ؟ قَالَ: «شَرُّهُ» [ مسند الإمام أحمد بن حنبل: 153/14]؛ «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ» [صحيح مسلم، كِتَابُ الْإِيمَانَ، بَابُ الْحَثِّ عَلَى إِكْرَامِ الْجَارِ وَالضَّيْفِ، وَلُزُومِ الصَّمْتِ إِلَّا عَنِ الْخَيْرِ وَكَوْنِ ذَلِكَ كُلِّهِ مِنَ الْإِيمَانِ، 68/1]

[191]عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَكْمَلُ المؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ» [سنن الترمذي، أَبْوَابُ الرَّضَاعِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي حَقِّ المَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا، 458/3]

[192]عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ» [البيهقي، أبو بكر أحمد بن الحسين بن علي بن موسى، السنن الكبرى، دار الكتب العلمية، بيروت، الثالثة، 1424 هـ - 2003 م، 323/10]

[193]لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ﴿21﴾ [الأحزاب]

◘◘◘◘◘◘◘◘◘◘◘◘